عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ماہنامہ
لولاک
ملتان

شمارہ ۱۱ جلد ۳۹/۹

ذوالقعدہ ۱۴۲۶ھ
دسمبر 2005ء

جناب پرویز مشرف کی توجہ کیلئے

پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ

حج .... کیسے .... اور کیوں؟

فضائل مکہ مکرمہ

مرزا غلام احمد قادیانی کے انگریزی الہام

www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: mahanamalolaak@yahoo.com

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ ۱۱ .... جلد ۳۹/۹

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ — مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ — مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ — حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ — شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ — حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ — حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

بانی: مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمہ اللہ

سرپرست: خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

سرپرست: پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مد ظلہ العالی

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود

ایڈیٹر: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس مشاورت

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا عزیز الرحمٰن ثانی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن	مولانا محمد نذر عثمانی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا غلام حسین
مولانا محمد طیب فاروقی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا عبدالستار حیدری	مولانا عبدالحکیم نعمانی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا عبدالرزاق

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ ملتان

فون: ۴۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ	صاحبزادہ طارق محمود	3

مقالات ومضامین!

جناب پرویز مشرف کی توجہ کیلئے	حضرت مولانا اللہ وسایا	6
فضائل مکہ مکرمہ	حضرت مولانا محمد انوریؒ	8
سیدنا حضرت عثمان غنیؓ	حضرت مولانا محمد اجمل خانؒ	16
حج......کیوں......اور کیسے	حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ	19

ردقادیانیت!

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت	ادارہ	35
مرزا غلام احمد قادیانی کا انگریزی الہام	جناب حاجی اشتیاق احمد	40

متفرقات!

حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ	حضرت مولانا محمد اسماعیل	46
جماعتی سرگرمیاں!	ادارہ	52
تبصرہ کتب	ادارہ	54

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ!

روزنامہ نوائے وقت لاہور کی 18 اکتوبر 2005ء میں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق غیرملکی عیسائی مشنری تنظیموں نے گزشتہ دس برس کے دوران سترہ ہزار مسلمانوں کو عیسائی بنالیا ہے۔شائع شدہ خبر دینی جماعتوں اور اسلامی تنظیمات کے لئے لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتی ہے۔پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ اور کامیابی کی دعویدار عیسائی مشنری کی رپورٹ سے اہل وطن اور دینی حلقوں کا تشویش میں مبتلا ہونا ایک فطری امر ہے۔روزنامہ نوائے وقت کی خبر کے مطابق اسلامی جمہوریہ پاکستان میں متعدد عیسائی ادارے پاکستانی مسلمانوں کو عیسائیت کے جال میں پھنسانے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔یہ ادارے تقریباً تمام چھوٹے بڑے شہروں میں قائم ہیں۔ان کی سرگرمیوں کا ہدف تعلیمی ادارے اور بالخصوص وہ پسماندہ علاقے ہیں جہاں غربت' پسماندگی اور مفلوک الحالی کے باعث پریشان حال لوگوں کو مالی امداد اور ملازمتوں کا لالچ دے کر عیسائیت کا شکار بنایا جارہا ہے۔خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ شفائیہ دعائیہ اجتماعات منعقد کرکے مسائل سے نجات اور جسمانی بیماریوں سے خلاصی دلانے کے فریب میں سادہ لوح مسلمانوں کو مبتلا کرکے عیسائیت کی طرف راغب کرنے میں نفسیاتی حربے اختیار کئے جاتے ہیں۔تعلیمی اداروں' یونیورسٹیوں اور کالجوں میں فیشن ایبل لڑکے لڑکیوں کی خدمات کے ذریعہ مسلمان نوجوانوں کو محبت کے نام پر جنسی بے راہ روی میں مبتلا کرکے اور انہیں بیرون ملک میں اعلیٰ تعلیم کے حصول اور پرکشش ملازمتوں کا جھانسہ دے کر عیسائی مذہب اختیار کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ایک مسیحی تنظیم جس کا مرکزی دفتر میانوالی میں بتایا جاتا ہے۔اس کی طرف سے 27 اگست 2000ء کو ایک کتابچہ بعنوان ''عیسائیت کیلئے اسلام کو فتح کریں'' شائع کیا گیا۔عیسائی مذہب کا پرچار کرنے والے مبلغین نے پاکستان کو عیسائیت کی تبلیغ کے لئے موزوں ترین ملک قرار دیا ہے۔ان کا دعویٰ ہے کہ دنیا میں بہت جلد عیسائیت کا غلبہ ہوجائے گا۔

خبر کے مطابق عیسائی مشنری کی کامیابی کے بلند بانگ دعوؤں پر یقین تو نہیں کیا جاسکتا۔تاہم ملک بھر میں عیسائی مشنری اداروں کی سرگرمیوں اور ایک نظریاتی مملکت میں کھلم کھلا عیسائیت کی تبلیغ' اس کی نشرواشاعت اور مفلوک الحال مسلمانوں کو ورغلانے اور دام ہمرنگ میں پھنسانے جیسی مکروہ سازشوں اور عیسائی مبلغین کی دیدہ دلیری پر تشویش کا اظہار ضرور کیا جاسکتا ہے۔عیسائی مبلغین اور مشنری اداروں کے ذریعہ عیسائیت کے غلبہ کی دعویٰ کو وقت کے ناخدا اور مطلق العنان امریکی صدر بش کے بیان سے تقویت ملتی ہے۔جنہوں نے ایک مدت سے کروسیڈ کی اصطلاح استعمال کرکے پورے جنگی' اقتصادی وسائل جھونک کر عالم اسلام کو زیر اور اسلام کو فتح کرنے کا عزم کررکھا ہے۔گزشتہ دنوں

سانگلہ ہل میں سرعام ایک عیسائی یوسف مسیح کے ہاتھوں قرآن مجید جلانے کا واقعہ اسی سلسلہ کی کڑی محسوس ہوتا ہے۔ اس سے قبل بھی قرآن مجید کی بے حرمتی اور جناب رسالت مآب ﷺ کی شان میں اہانت کے واقعات میں عیسائی ہی ملوث پائے گئے۔ مذمت اور مرمت کی بجائے انہیں عزت و تکریم کے ساتھ بیرون ملک بھیج کر حوصلہ افزائی کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی برادری سے تعلق رکھنے والوں نے تواتر کے ساتھ اہانت قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کے جرم کا ارتکاب کیا۔ موقع پر پکڑے گئے۔ الزام سچ ثابت ہونے کے باوجود انہیں دشمنان اسلام نے ہیرو سمجھ کر اپنے ہاں پناہ دی اور پذیرائی بھی بخشی۔ یہ سوال ہمیشہ جواب طلب رہا ہے کہ پاکستان میں بسنے والے دیگر اقلیتوں خواہ وہ ہندو' سکھ' پارسی اور بدھ مت کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں کبھی بھی پیغمبر اسلام کی اہانت یا قرآن مجید کی بے حرمتی کے مرتکب نہیں ہوئے۔ مسلمان جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین برداشت نہیں کرتے۔ ان کی عزت و تکریم کرتے ہیں تو عیسائی ہمارے رسول ﷺ کی اہانت کے کیونکر مرتکب ہوتے ہیں؟۔ مقصد عیاں ہے کہ مسلمانوں کی غیرت دینی اور پیغمبر اسلام سے قلبی عشق کا ٹیسٹ لیا جائے۔ قرآن مجید کی بے حرمتی ہو یا جناب رسول اللہ ﷺ کی اہانت' ایک سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہے۔ سانگلہ ہل میں قرآن مجید کی بے حرمتی کے واقعہ پر مسلمانوں کا ردعمل بلاجواز نہیں تھا۔ اصولی طور پر اس واقعہ کی تحقیقات کسی ہائی کورٹ کے جج سے ہونی چاہئے۔ غیر جانب دارانہ اور آزادانہ تحقیقاتی رپورٹ نہ صرف منظر عام پر لائی جائے۔ بلکہ عیسائی اقلیت کی مظلومیت کا ڈھنڈورہ پیٹنے والے اداروں تک حکومتی طور پر پہنچانے کا اہتمام بھی کیا جائے۔ تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

عیسائی مشنری اداروں کی طرف سے مسلمانوں کو عیسائی بنانے سے متعلق دعوؤں کی رپورٹیں یقیناً کذب بیانی پر مشتمل ہیں۔ ہم اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ ایسی خود ساختہ رپورٹوں کے ذریعہ عیسائی مشنری و یگین عیسائی ممالک خاص طور پر برطانیہ سے مالی وسائل اور فنڈز بٹور رہی ہیں۔ اپنی جعلی کارکردگی کے ذریعہ انہیں نہ صرف مطمئن کیا جارہا ہے۔ بلکہ عیسائی برادری کو طفل تسلیاں دے کر حوصلہ دیا جارہا ہے کہ اگر امریکہ' یورپ اور افریقہ کے ہزاروں عیسائی اسلام قبول کر رہے ہیں تو جواباً عیسائی مشنریوں کے ذریعہ اسلامی ممالک اور بالخصوص پاکستان میں بھی ہزاروں مسلمان عیسائی مذہب اختیار کر رہے ہیں۔

دعائیہ اور شفائیہ اجتماعات کے ذریعہ سادہ لوح مسلمانوں کو راغب کیا جاسکتا ہے۔ لیکن انہیں اسلام سے گمشتہ نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ اسلام کی محبت ان کے رگ و ریشہ میں سرائیت کیے ہوئے ہے۔ عیسائی مشنریوں نے ایک مدت سے ملک کے مختلف شہروں میں دعائیہ اور شفائیہ اجتماعات کے انعقاد کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ پرخلوص اجتماعات کا حقیقی مقصد عام مسلمانوں کی ہمدریاں حاصل کر کے انہیں عیسائیت کے لئے تیار کرنا ہے۔ اب تو ان شفائیہ اور دعائیہ اجتماعات کا بھید بھی کھل رہا ہے۔ یہ سوال لوگوں کے ذہنوں میں شدت سے ابھر رہا ہے کہ امریکہ' برطانیہ اور دیگر یورپی ممالک کے عیسائی مشنری کے مسیحا ہمارے ہاں لوگوں کو شفایاب کرنے آئے ہیں تو یہ خدمات وہ ان ممالک میں کیوں سرانجام نہیں دیتے۔ کیا ان کے ہسپتال بیماروں سے خالی ہوگئے ہیں۔ آیا وہاں ان کی دعائیہ اور شفائیہ

اجتماعات کی ضرورت کیوں محسوس نہیں کی جاتی؟۔ اگر عیسائی مسیحا دکھی انسانیت کے غم میں اس قدر مخلص ہیں کہ انہیں پاکستان کے پسماندہ علاقوں کا رہ رہ کر خیال آتا ہے تو وہ زلزلہ سے متاثرہ شمالی علاقہ جات اور آزاد کشمیر میں جا کر اپنے اخلاص کا مظاہرہ کیوں نہیں کرتے؟۔ انہیں پاکستان کے علاوہ مفلوک الحال افغانی انسان کیوں نظر نہیں آتے جو غربت' افلاس' بیماریوں اور ناداریوں کی وجہ سے ان کی خاص توجہ کے مستحق ہیں۔

عیسائی مشنری اداروں کے منتظمین عیسائی قوم کی بیٹیوں کو مسلمان نوجوانوں کو گمراہ کرنے اور انہیں جنسی بے راہ روی میں مبتلا کرنے کا جو خوفناک حربہ اختیار کر رہے ہیں انہیں عیسائیت کی طرف راغب کرنے کی بجائے عیسائی مذہب سے متنفر کرنے کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ کیا عیسائی راہب' رہنما اس بات پر غور کریں گے کہ وہ عیسائیت کی کیا خدمت سرانجام دے رہے ہیں؟۔ کیا یہ سوال انسانی ذہنوں میں پیدا نہ ہوگا کہ یہ کیسا مذہب ہے جو اخلاق و کردار کی بجائے بدکاری اور بے راہ روی کو فروغ دے کر پھیلایا جا رہا ہے۔

عیسائی مذہب کے پیشوا مشنری اداروں کے ذریعہ پرفریب اعداد و شمار کے ذریعہ عیسائیت کی سرپرستی کرنے والے ممالک کو دھوکہ دے کر کیا ضمیر فروشی کا مظاہرہ نہیں کر رہے۔ کوئی مسلمان اپنی غربت' افلاس' بیماری' ناداری اور مالی مجبوریوں کی وجہ سے کسی غیر مسلم ادارے کی طرف قدم بڑھاتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ دین محمدی کا سودا کرنے کے لئے تیار ہے۔ ہزاروں اور لاکھوں مسلمان اپنے مسائل سے پریشان ضرور ہیں۔ انسانی فطرت ہے کہ پریشانی ہی اسے غیر کے دروازے کی دہلیز پر پہنچا دیتی ہے۔ وہ بھی کوئی مذہب ہے جو انسان کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر انہیں اپنے دامن میں جگہ دے۔ مسلمان بھوک' افلاس' غربت' تنگدستی سے مر سکتا ہے لیکن رسول عربی ﷺ کا دامن نہیں چھوڑ سکتا۔ عیسائی مشنریوں کی مبالغہ آمیز رپورٹوں سے قطع نظر اس بات کو رد نہیں کیا جا سکتا کہ پاکستان میں بہر حال عیسائی مشنریاں اپنا وجود رکھتی ہیں اور وہ عیسائیت کی تبلیغ و تشہیر میں برابر سرگرم عمل ہیں۔ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ جو کلمہ لا الــــــہ الا اللہ! کی بنیاد پر معروض وجود میں آیا تھا۔ دنیا کے نقشہ پر دو مملکتیں خالصتاً نظریاتی بنیادوں پر قائم ہوئی ہیں۔ ایک پاکستان دوسرا اسرائیل.......... حقائق و شواہد گواہ ہیں کہ اسرائیل میں کسی دوسرے مذہب کی تبلیغ و تشہیر کا کوئی تصور نہیں۔ اسرائیل کے قیام کے بعد وہاں قائم شدہ عیسائی مشنری ادارے بند کر دیئے گئے۔ بلکہ انہیں ملک بدر کر دیا گیا۔ البتہ قادیانیوں کے مراکز وہاں بدستور موجود ہیں۔ قادیانیت کسی مذہب کا نام ہوتا تو یقیناً قادیانی مشن بھی بند کئے جاتے۔ قادیانیت اور یہودیت ملت اسلامیہ کے لئے جڑواں ناسور ہیں۔ قادیانی مراکز عربوں کی جاسوسی اور عالم اسلام کو کمزور کرنے کے لئے اسرائیل میں قائم رہنے دیئے گئے ہیں۔

پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ اور مشنری اداروں کے قیام کے حوالہ سے ان کی سرگرمیوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اسلامی تنظیموں' دینی جماعتوں اور ان کے قائدین کے لئے عیسائی مشنری اداروں کی سرگرمیاں چیلنج کی حیثیت رکھتی ہیں۔

جناب پرویز مشرف کی توجہ کیلئے!

حضرت مولانا اللہ وسایا

مرزا غلام احمد قادیانی کا پڑپوتا اور قادیانی جماعت کے تیسرے چیف گرو مرزا ناصر احمد قادیانی کے بیٹے مرزا فرید احمد کے متعلق صدر پاکستان بالخصوص وزارت داخلہ سے گزارش ہے کہ وہ ذیل کی خبر ملاحظہ فرمائے:

’’کراچی...... ایف آئی اے نے مسلمانوں کو قادیانی ظاہر کر کے بیرون ملک لے جا کر سیاسی پناہ دلوانے والے قادیانی فرقے کے ایک رہنما کو گرفتار کر لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ایف آئی اے پاسپورٹ سرکل کے ڈپٹی ڈائریکٹر محمد مالک کو گل رحمن نامی شخص نے شکایت کی تھی کہ کراچی کے ایک فائیو سٹار ہوٹل میں مقیم مرزا فرید احمد نامی شخص نے اسے برطانیہ بھجوانے کا جھانسہ دے کر تیرہ لاکھ پچاس ہزار روپے وصول کئے ہیں۔ لیکن نہ تو اسے برطانیہ بھجوایا اور نہ ہی اس کی رقم واپس کی۔ مذکورہ شکایت پر ایف آئی اے پاسپورٹ سیل کے سب انسپکٹر سراج پنہور نے مذکورہ ہوٹل پر چھاپہ مار کر مرزا فرید احمد کو گرفتار کر لیا۔ ملزم سے ابتدائی تفتیش میں معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ پانچ سال سے مذکورہ ہوٹل میں اس کا کمرہ بک ہے۔ ملزم قادیانی فرقے کا ایک اہم رہنما ہے جو سینکڑوں افراد کو قادیانی ظاہر کر کے جماعت میں بیرون ملک لے جا چکا ہے۔ بعد ازاں ان افراد نے بیرون ملک جا کر سیاسی پناہ کی درخواست دے دی ہے۔ ذرائع کے مطابق ملزم لوگوں کو کینیڈا، امریکا، جرمنی، برطانیہ کے علاوہ دیگر یورپی ممالک لے کر جاتا تھا۔ ملزم کے متعدد سفارت خانوں میں اچھے مراسم ہیں جس کے باعث وہ آسانی سے ویزا حاصل کر لیتا تھا۔ مقامی عدالت نے ملزم کو 26 ستمبر تک ریمانڈ پر ایف آئی اے کے حوالے کر دیا ہے۔‘‘ (روزنامہ امت کراچی 22 ستمبر 2005ء)

مرزا فرید احمد پنجاب کے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کا پڑپوتا ہے۔ عرصہ دراز سے مسلمانوں کو قادیانی ظاہر کر کے بیرون ملک کے ویزے دلوانا، سیاسی پناہ دلوانے کے لئے جعلی کاغذات تیار کرنے کے جہاں یہ مکروہ دھندہ میں ملوث ہے وہاں پاکستان کی بدنامی کا بھی باعث ہے۔ کروڑوں روپے جعل سازی سے اکٹھا کر کے مرزا قادیانی کے بہشتی مقبرہ کی آگ کے جلاؤ کو روشن رکھنے کے لئے سرگرم ہے۔ پوری قادیانی لابی وزارت داخلہ میں ان کے لئے نرم گوشہ رکھنے والے افراد جو کاروبار میں حصہ کا بھتہ بھی وصول کرتے ہوں گے۔ ایف آئی اے کا شعبہ وزارت داخلہ توجہ کرے کہ ملک میں یہ لابی کیا کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ملتی جلتی یہ خبر بھی ملاحظہ کی جائے کہ:

’’سابق ائیر چیف ظفر چوہدری کے کرنل (ر) بیٹے کا غیر قانونی انٹرنیشنل فون گیٹ وے پکڑا گیا۔ عامر چوہدری نے کمپیوٹر ٹریننگ کی آڑ میں پوسٹل کالج سے معاہدہ کر کے اسلام آباد، لاہور اور کراچی میں گیٹ وے

بنا رکھے تھے۔انٹرنیشنل کالز لوکل کالز میں ٹرانسفر کی جاتیں۔خزانے کو کروڑوں کا نقصان۔ماہانہ 70 ہزار منٹ غیر قانونی ٹریفک استعمال کی۔ملزم کا اعتراف۔کروڑوں کی ناجائز آمدنی مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کرائی جاتی۔ گرفتاری کے وقت دھمکیاں۔سفارشی فونوں کا تانتا بندھ گیا۔" (روزنامہ خبریں ملتان 10 مارچ 2005)

پاکستان بحریہ کا چیف ظفر چوہدری سکہ بند قادیانی تھا۔کرنل (ر) عامر چوہدری نسلی قادیانی ہے۔اس دہندہ سے بیس لاکھ روپے کا ماہانہ پی ٹی سی ایل کو نقصان پہنچایا۔کروڑوں کی اس قادیانی نے جائیداد بنائی۔چونکہ خود سابق فوجی آفیسر ہے۔باپ سابق فوجی سربراہ تھا۔اس وقت مملکت کے سربراہ بھی اپنے بلند و بالا تمام تر دعوؤں کے باوجود فوجی ہیں۔اس قادیانی کھلپے بازی کا اور وہ بھی فوج سے وابستہ رہنے والے افراد کے ذریعہ ایک خوفناک سانحہ ہے۔ اس ملک میں قانون نافذ کرنے والے ادارے وضاحت فرمائیں گے کہ اس کیس کی ہوا تک نہیں لگنے دی جارہی۔آخر کیوں؟۔کیا اس ملک کا کوئی وارث ہے۔اگر ہے تو وہ بتائے کہ قادیانی کیا کر رہے ہیں۔کیا اتصالات اور پی ٹی سی ایل سے معاہدہ پر عمل درآمد میں رکاوٹ یہ کالی بھیڑیں تو نہیں۔اس کے ساتھ ایک اور خبر بھی ملاحظہ کی جائے کہ:

"پنڈی بھٹیاں (نمائندہ خبریں) رسول پور تارڑ سے بھارتی ایجنسی را کا قادیانی ایجنٹ دو ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ان کے قبضہ سے دو ہینڈ گرنیڈ اور دو کلاشنکوفیں برآمد ہوئیں۔ایس پی پنڈی بھٹیاں عمران محمود نے گزشتہ روز پریس کانفرنس میں بتایا کہ ایک خفیہ اطلاع پر انہوں نے پولیس کی نفری کے ساتھ رسول پور تارڑ میں چھاپہ مار کر قادیانی مبشر احمد کو اس کے دو ساتھیوں ذوالفقار اور ذکاء اللہ سمیت گرفتار کر لیا۔انہوں نے بتایا کہ قادیانی مبشر احمد کی بہن گوگی کی شادی گزشتہ دنوں بھارت میں قادیانی حبیب احمد سے ہوئی تھی جو را کا ایجنٹ ہے۔اس نے مبشر احمد سے رابطہ قائم کر رکھا تھا۔گرینڈ بم اس نے آٹھ سال سے بوری میں چھپا رکھے تھے اور گرفتاری سے بچنے کے لئے کلاشنکوفوں کو اپنے دوستوں ذوالفقار ذکاء اللہ کے پاس رکھا ہوا تھا۔مبشر احمد اپنے بہنوئی حبیب احمد کو معلومات فراہم کرتا تھا۔انہوں نے بتایا مبشر کا والد بشارت اور خاندان کے دیگر افراد فرار ہو گئے ہیں۔مبشر احمد نے دوران تفتیش را کا ایجنٹ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔اے ایس پی نے بتایا کہ پندرہ روز تک ہم دہشت گردوں کے نیٹ ورک کا پتہ چلا لیں گے۔ (روزنامہ خبریں لاہور 5 ستمبر 2004ء)

اس کیس کو سال سے زائد عرصہ بیت گیا ہے۔ہوا تک نہیں لگنے دی جارہی۔آخر کونسی وہ مجبوری ہے کہ قادیانی لاکھوں کروڑوں کا ملک کو نقصان پہنچائیں۔بیرونی دنیا میں ملک کو بدنام کریں اور اندرون ملک بم چلائیں۔ دہشت گردی کریں۔اس کے باوجود حکومت کے نزدیک محب وطن اور مولوی دہشت گرد۔صدر مملکت انصاف کیا جائے اور قادیانی دہشت گردوں سے ملک کو محفوظ بنایا جائے۔اگر ان حقائق کے باوجود قادیانی لابی پر ہاتھ نہیں ڈالا جاتا تو اسلامیان وطن یہ سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ قادیانی نوازی کے پیچھے کون سے عوامل کام کر رہے ہیں؟۔

فضائل مکہ مکرمہ!

﴿تحریر: حضرت مولانا محمد انوری﴾

حضرت حسن بصریؒ نے اہل مکہ کے نام ایک مکتوب تحریر فرمایا تھا۔ ۱۳۵۷ھ میں حضرت مولانا محمد انوری فیصل آبادیؒ کو مدت کی تلاش کے بعد حج کے موقعہ پر کسی کتاب کے حاشیہ میں مل گیا۔ حضرت مولانا مرحوم نے حج سے واپس آنے کے بعد اس کا اردو ترجمہ کیا اور ''فضائل مکہ مکرمہ'' کے نام سے رسالہ کی شکل میں شائع کیا۔ جو کہ اپنے قارئین کے لئے ہم اس شمارے میں شامل کر رہے ہیں۔ ادارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

اے برادر (مکتوب الیہ) خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو تمام بلاد پر فضیلت بخشی ہے اور اپنی کتاب عزیز میں اس کا ذکر مواضع عدیدہ میں فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

''ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبارک وھدی للعالمین ۰ فیه آیات بینات مقام ابراهیم ۰ ومن دخله کان آمنا ۰ آل عمران '' ترجمہ:...... ''یقیناً سب سے پہلا مکان جو لوگوں کی عبادت کے لئے مقرر کیا گیا وہ یہی مکان ہے جو مکہ میں ہے۔ اس مکان کی حالت یہ ہے کہ وہ برکت والا ہے اور وہ اقوام عالم کے لئے موجب ہدایت ہے۔ اس مکان میں بہت سی واضح نشانیاں ہیں۔ از انجملہ ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس گھر کے حرم میں داخل ہوا وہ امن یافتہ ہوا۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ''واذ قال ابراهیم رب اجعل هذا بلداً آمنا وارزق اهله من الثمرات من آمن منهم بالله والیوم الاخر ۰ بقرہ '' ترجمہ:...... ''اور جب ابراہیم نے عرض کیا اے میرے رب اس جگہ کو ایک امن والا شہر بنادے اور اس شہر کے رہنے والوں میں سے جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اس کو کھانے کے لئے قسم قسم کے میوے عطا فرما۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ''ثم لیقضوا تفثهم ولیوفوا نذورهم ولیطوفوا بالبیت العتیق ۰ حج '' ترجمہ:...... ''پھر قربانی کے بعد لوگوں کو چاہئے کہ اپنا میل کچیل اتار دیں اور اپنی منتوں یعنی واجبات حج کو پورا کریں اور بیت عتیق یعنی کعبہ کا طواف کریں۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ''واذ بوانا لابراهیم مکان البیت ان لا تشرک بی شیئا وطهر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود ۰ حج '' ترجمہ:...... ''اور وہ واقعہ قابل ذکر ہے جبکہ ہم نے

ابراہیم کو خانہ کعبہ کی جگہ بتائی اور حکم دیا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے میرے گھر کو پاک رکھیو۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:" واذ جعلنا البیت مثابة للناس وامنا · واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی · بقرہ "ترجمہ:......"اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے واسطے مرجع اور پناہ کی جگہ مقرر کیا اور کہا کہ مقام ابراہیم علیہ السلام کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیا کرو۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:" واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسماعیل · ربنا تقبل منا · انك انت السمیع العلیم · "ترجمہ:......"اور جب ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ کی بنیادیں اونچی کررہا تھا اور اس کے ساتھ اسماعیل علیہ السلام بھی۔ اے ہمارے پروردگار ہم سے قبول فرما۔ بے شک تو ہی ہے سننے والا جاننے والا۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:" انما امرت ان اعبد رب ھذہ البلدة الذی حرمھا · نمل "ترجمہ:...... "بس مجھ کو تو یہی حکم ملا ہے میں اس شہر کے مالک حقیقی کی عبادت کروں۔ جس نے اس شہر کو محترم بنایا ہے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:" بلدة طیبة ورب غفور · سبا "ترجمہ:......"اور پاکیزہ شہر ہے اور معاف کرنے والا رب غفور ہے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:" ان الصفا والمروة من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیه ان یطوف بھما · ومن تطوع خیراً فان اللہ شاکر علیم · بقرہ "ترجمہ:...... "بے شک صفا اور مروہ پہاڑ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ یعنی مواقع عبادت کی علامتیں سو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کرتے ہیں اس کے ذمہ ذرا بھی گناہ نہیں اور جو اپنے شوق سے کوئی نیکی کرے تو اللہ تعالیٰ بڑا قدردان ہے۔ بہت جاننے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:" فاذآ افضتم من عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام · واذکروہ کماھدا کم · بقرہ · "ترجمہ:......"پھر جب تم عرفات سے مزدلفہ کے لئے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس خدا کا ذکر کرو اور خدا کا ذکر بھی اس طرح کرو جس طرح تم کو بتا رکھا ہے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:" اولم نمکن لھم حرماً آمناً ویجبیٰ الیه ثمرات کل شئ رزقاً من لدنا · قصص · "ترجمہ:......"کیا ہم نے ان کو امن والے حرم میں جگہ نہیں دی۔ جہاں ہر قسم کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں جو ہماری طرف سے بطور رزق کے دیئے جاتے ہیں۔"

پس اے برادر! یہ تمام آیات اللہ تعالیٰ نے خاص مکہ کی شان میں نازل فرمائی ہیں اور کسی شہر کے متعلق اس کے سوا نازل نہیں فرمائیں۔ ان تمام کے بعد اے عزیز میں وہ احادیث پیش کرتا ہوں جو حضور نبی کریم ﷺ نے فضیلت مکہ اور فضائل اہل مکہ و مجاورین کے متعلق ارشاد فرمائی ہیں۔

۱...... جان لو! کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ سے بوقت ہجرت نکلے تو آنحضرت ﷺ ایک ٹیلے پر چڑھ کر مستقبل ہوکر فرمایا کہ اللہ کی قسم اے مکہ! میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں سے مجھے تو زیادہ محبوب ہے اور تو اللہ عزوجل کے نزدیک تمام زمین سے زیادہ محبوب ہے اور تو روئے زمین پر بہترین بقعہ (ٹکڑا) ہے اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ اگر مجھے مشرکین تجھ سے نکلنے پر مجبور نہ کرتے تو میں کبھی تیری سرزمین سے نہ نکلتا۔

۲...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ زمین کو اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ سے پھیلانا شروع فرمایا۔ پس اس کا نام ام القریٰ فرمایا اور پہلا پہاڑ جو زمین پر رکھا گیا وہ جبل ابوقبیس تھا اور پیدائش آدم علیہ السلام سے ہزار سال قبل سب سے پہلے ملائکہ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور جب کسی فرشتے کو آسمان سے زمین کی طرف ارسال کیا جاتا ہے تو وہ فرشتہ احرام باندھ کر کعبہ منیفہ کا قصد کرتا ہے۔ پہلے طواف کے سات شوط کر کے پھر مقام ابراہیم علیہ السلام پر نماز ادا کرتا ہے۔ بعد ازاں جہاں جانے کا اس کو حکم تھا جاتا ہے اور جس نبی علیہ السلام کی تکذیب اس کی قوم نے کی اس نے ان کو چھوڑ کر مکہ معظمہ کا رخ فرمایا۔ بعد ہلاک قوم بقیہ عمر وہاں ہی قیام فرما کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ تاآنکہ یقین آپہنچا۔ یقین سے مراد موت ہے اور کعبۃ اللہ کے گرد تین سو انبیاء کی قبور ہیں اور رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان ستر انبیاء مدفون ہیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ میزاب رحمت کے نیچے حجر میں مدفون ہیں اور حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت شعیب، حضرت صالح علیٰ نبینا وعلیہم السلام کی قبور زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان ہیں۔

اور روئے زمین پر کوئی اس نشان کا شہر نہیں ہے کہ جمیع الانبیاء ملائکۃ اللہ اور مرسلین اور صالحین عباد اللہ، جن اور انس نے وہاں کا قصد فرمایا ہو۔ سوائے مکہ مکرمہ کے اور مکہ کے سوا بسط ارض پر کوئی مقام ایسا نہیں کہ جہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہو۔ جو شخص مکہ مکرمہ ایک روزہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک لاکھ دن کے روزوں کا ثواب لکھتا ہے۔ اور جو شخص وہاں ایک نماز ادا کرتا ہے۔ اس کی ایک لاکھ نمازیں پڑھتی ہیں۔ جو ایک درہم وہاں صدقہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک لاکھ درہم لکھتا ہے اور جو وہاں ایک دفعہ قرآن مجید ختم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک لاکھ بار ختم کرنا لکھتا ہے۔ جو شخص ایک دفعہ تسبیح کہتا ہے۔ ایک لاکھ تسبیح لکھتے ہیں۔ اور حرم شریف میں اگر ایک نیکی کی جائے اس کا ایک لاکھ کے برابر ثواب ہے۔ غرض ہر نیک عمل ایک لاکھ گنا لکھا جاتا ہے اور میرے علم میں کوئی ایسا شہر نہیں ہے جہاں انبیاء، اولیاء، اصفیا، اتقیا، ابدال، صدیقین، شہداء، صالحین، علماء، فقہاء، فقراء، حکماء، زہاد، عباد، احبار، اخیار، مردوں اور عورتوں میں سے قیامت کے دن زیادہ محشور ہوں گے۔ سوائے مکہ مکرمہ کے یہ سب لوگ قیامت کے دن محشور ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مامون ہوں گے اور حرم باری تعالیٰ میں ایک دن کا قیام نہایت افضل اور مقبول ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ حرم شریف کے سوائے کسی شہر میں صوم دہر اور قیام دہر ہو۔

اور تمام روئے زمین پر کوئی ایسا قطعہ نہیں جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سو بیس رحمتیں روزانہ نازل ہوتی ہوں۔ سوائے مکہ مکرمہ کے۔ ان میں ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لئے

اور ہیں کعبۃ اللہ کو دیکھنے والوں کے لئے۔ کعبۃ اللہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے اور نفاق سے امان ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایمان سے حسبۃً للہ کعبۃ اللہ کی عمارت اٹھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرماتا ہے اور قیامت کے دن اس کو اللہ کے عذاب سے امن والوں میں اٹھایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اہل مکہ کو آمنین میں اٹھائے گا۔

اور روئے زمین پر کوئی ایسا شہر نہیں کہ جس کی طرف جنت کے دروازے کھلتے ہوں اور جنت کے دروازے آٹھ ہیں جو تمام کے تمام مکہ کی طرف کھلتے ہیں۔ پس ایک دروازہ تو میزاب کے نیچے ہے اور ایک دروازہ رکن یمانی کے پاس ہے اور ایک دروازہ رکن اسود کے پاس ہے اور ایک دروازہ مقام ابراہیم کے پیچھے ہے اور ایک زمزم کے پاس ہے اور ایک صفا پر اور ایک مروہ پر اور ایک کعبہ میں داخل ہونے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ داخل ہوتا ہے اور اسی کی رحمت کے اور مغفرت کے ساتھ اس سے نکلتا ہے اور جو اس میں داخل ہوا سو وہ امن میں ہوگا۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے امن والا ہوگا۔ ﴿یعنی آمنا من النار﴾ اور ایسا کوئی شہر نہیں جہاں پندرہ جگہ دعا قبول ہوتی ہو سوائے مکہ مکرمہ کے:

۱...... کعبہ شریف کے اندر دعا قبول ہوتی ہے۔ ۲...... میزاب رحمت کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے۔ ۳...... حجر اسود کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔ ۴...... رکن یمانی کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔ ۵...... مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔ ۶...... حطیم میں دعا قبول ہوتی ہے۔ ۷...... ملتزم کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔ ۸...... بیر زمزم کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔ ۹...... صفا پر دعا قبول ہوتی ہے۔ ۱۰...... مروہ پر دعا قبول ہوتی ہے۔ ۱۱...... صفا اور مروہ کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ ۱۲...... حجر اسود اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ ۱۳...... منیٰ میں دعا قبول ہوتی ہے۔ ۱۴...... عرفات میں دعا قبول ہوتی ہے۔ ۱۵...... مشعر حرام میں دعا قبول ہوتی ہے۔

اے برادر عزیز! یہ پندرہ مقام قبولیت دعا کے ہیں۔ ان میں اپنی مغفرت کے لئے دعا کرنا غنیمت سمجھو اور ان عظیم الشان مشاہد کے پاس دعا میں خوب کوشش کرو۔ کیونکہ جب تو اللہ تعالیٰ کے حرم اور ان سے نکلا تو ان مشاہد کی برکات تجھ سے دور ہو جائیں گی۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین بقاع اور سب سے زیادہ مطہر اور مزکی اور سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کے نزدیک رکن اسود اور مقام ابراہیم علیہ السلام کا درمیانی حصہ ہے۔ سرور کائنات ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور نیز فرمایا آنحضور ﷺ نے کہ کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو حجر اسود کے پاس دعا کرے اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو۔ یعنی ضرور قبول ہوتی ہے۔

اے برادر! یہ بھی یاد رکھ کہ جو شخص وہاں سے نکلتا ہے نادم ہوتا ہے۔ آنحضور ﷺ کا فرمان ہے کہ مکہ میں قیام کرنا سعادت ہے اور نکلنا شقاوت ہے اور وہاں فسق و فجور سے بچتا رہے۔ کیونکہ یہ افعال شیطان سے ہے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص حج یا عمرہ کرتا ہوا مر گیا نہ اس کو پیش کیا جائے گا۔ نہ حساب لیا جائے گا۔ بلکہ حکم ہوگا کہ

’’ادخل الجنة بسلام مع الآمنین، ‘‘جنت میں امن والوں کے ہمراہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جا۔

فرمایا حضور نبی کریم ﷺ نے کہ جس شخص نے پورا ماہ رمضان مکہ معظمہ میں روزے سے گزارا تو اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے شہروں کی نسبت ایک لاکھ ماہ رمضان کا ثواب عطا کرے گا اور مسجد حرام کی نماز دوسری مساجد کی نسبت ایک لاکھ کی نسبت رکھتی ہے۔ اگر مسجد حرام میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے تو پندرہ لاکھ نماز لکھی جاتی ہے۔ جو شخص مکہ مکرمہ میں ایک دن مریض رہے اللہ تعالیٰ اس کے گوشت اور پوست کو آگ پر حرام کر دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص مکہ مکرمہ میں ایک دن مریض ہو جائے اس کے اعمال صالحہ کا ایک دن کا اجر غیر مکہ کے ساٹھ سال کے اجر کے برابر ہوگا اور جو شخص مکہ کی گرمی پر ایک گھڑی دن کی صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو نار جہنم سے پانچ صد سال کی مسافت تک دور کر دے گا اور دو صد کی مسافت تک جنت کے قریب کر دے گا اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ان میں داخل ہونے والے کا میل اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح آگ کی بھٹی لوہے کا میل اپنے اندر کاٹ دیتی ہے اور یہ بھی محقق ہے کہ مکہ مکرمہ تکالیف اور درجات سے پر ہے اور جو شخص اس کی تکالیف و شدائد پر صابر ہوگا۔ میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور شہید ہوں گا اور جو شخص مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں مر گیا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اٹھائے گا۔ درآنحالیکہ وہ اس کے عذاب سے مامون ہوگا اور نہ اس کا حساب ہوگا اور نہ اس کو عذاب ہوگا اور جنت میں سلام کے ساتھ داخل ہوگا اور میں اس کا شفیع ہوں گا۔

یاد رکھو اہل مکہ ہی اہل اللہ ہیں اور اس کے بیت کے پڑوسی اور ہمسائے ہیں اور روئے زمین پر کوئی شہر ایسا نہیں جہاں مشرب ابرار اور مصلی اخیار ہو۔ سوائے مکہ مکرمہ کے۔ حضرت ابن عباسؓ سے سوال ہوا کہ مصلی اخیار سے کیا مراد ہے۔ فرمایا تحت المیزاب! (میزاب رحمت کے نیچے) سوال ہوا کہ مشرب الابرار کا مطلب کیا ہے۔ فرمایا ماء زمزم! روئے زمین کی تمام وادیوں میں سے بہترین وادی ابراہیم علیہ السلام ہے اور روئے زمین پر بہترین کنواں زمزم ہے اور کوئی شہر روئے زمین پر ایسا نہیں جہاں ایسی شئی پائی جاتی ہو جس کے مس کرنے سے انسان اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو آج جنا ہو۔ سوائے مکہ مکرمہ کے کیونکہ وہاں حجر اسود ہے جس کو مس کرنے سے انسان اس طرح گناہ سے پاک ہو جاتا ہے گویا آج پیدا ہوا ہو اور دنیا کے کسی شہر کی کسی خاص جگہ کی نسبت نماز کا حکم نہیں ہوا۔ مکہ معظمہ کے سوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى! جو شخص خلف مقام ابراہیم پر دو رکعت ادا کرتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اگلے پچھلے تمام گناہوں کی اور جو شخص کعبہ شریف کے پرنالے (میزاب رحمت) کے نیچے دو رکعت ادا کرتا ہے وہ گناہوں سے اس طرح صاف ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن اور جو شخص کعبۃ اللہ کے ارد گرد کہیں دو رکعت ادا کرتا ہے وہ بھی گویا آج والدہ کے پیٹ سے پیدا ہوا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ٹکڑا زمین کا وہ ہے جو مقام ابراہیم اور ملتزم کے درمیان ہے اور زمین کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں جہاں طواف، سعی، حج اور عمرہ کیا جاتا ہو مکہ مکرمہ کے سوا اور زمزم کے کنوئیں میں، یمین بھی

عبادت ہے اور کعبہ مکہ مکرمہ کے گرد طواف کرنے والا عرش رحمٰن کے گرد طواف کرنے والا ہے اور حجر اسود زمین میں یمین اللہ! (اللہ تعالیٰ کا ہاتھ) ہے۔ اس کے بندوں میں سے جو چاہے اس سے مصافحہ کرے اور حجر اسود اور مقام ابراہیم دونوں قیامت کے دن آئیں گے۔ ان میں سے ہر ایک ابوقبیس کی مثل ہوگا۔ ان کو زبان اور آنکھیں عطا کی جائیں گی۔ وہ اپنے زائرین کے حق میں شہادت دیں گے اور نبی علیہ السلام سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم ملائکہ وہ ہیں جو اس کے بیت کا طواف کرتے ہیں اور جو شخص ایک نظر کعبۃ اللہ کو دیکھتا ہے اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کی مثل ہوں اللہ تعالیٰ وہ سب معاف کر دے گا۔

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سرخ یاقوتی لوح میں نظر فرماتا ہے۔ روزانہ دو سو ساٹھ نظریں۔ ایک سو بیس نظر رحمت اور ایک سو بیس نظر غضب اور سب سے پہلی نظر رحمت اہل حرم کی طرف ہوتی ہے۔ پس جو شخص کعبہ کے پاس نماز پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جو طواف کرتا ہو وہ بھی مغفور ہوتا ہے اور جو اس کے پاس مستقل کعبہ بیٹھا ہوا پایا جاتا ہے وہ بھی بخش دیا جاتا ہے۔ پس ملائکۃ اللہ عرض کرتے ہیں (حالانکہ باری تعالیٰ اس کو زیادہ جانتا ہے) اے اللہ! اب تو وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جو کعبہ کے ارد گرد سو رہے ہیں۔ تو ارشاد ہوتا ہے کہ میرے گھر کے آس پاس سونے والوں کو بھی انہیں کے ساتھ ملا دو جن کی مغفرت ہو چکی ہے۔ (یعنی وہ بھی بخشے جاتے ہیں)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ایک ہفتہ کعبہ کا طواف کرتا ہے اس کے ستر ہزار درجات بلند ہوتے ہیں اور اس کو ستر ہزار شفاعتیں عطا ہوتی ہیں۔ جس کے لئے اپنے اہل بیت مسلمین میں سے چاہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بیت اللہ کے گرد شدید گرم دن میں سات شوط ننگے سر کئے اور ہر شوط میں حجر اسود کا استلام کرتا رہا اور اس نے کسی کو ستایا بھی نہیں اور سوائے ذکر اللہ کے کوئی کلام بھی نہیں کیا تو اس کو ہر قدم کے بدلے جس کو وہ رکھتا رہا یا اٹھاتا رہا ستر ہزار نیکی عطا ہوتی ہے اور اس کے ستر ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں اور ستر ہزار درجات بلند ہوتے ہیں اور پیدل چلنے والے کی بزرگی پر ایسی ہے جیسے چاند رات میں بدر کو تمام ستاروں پر فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر ملائکۃ اللہ کسی سے مصافحہ کرتے تو غازی فی سبیل اللہ اور والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے اور کعبہ کے گرد طواف کرنے والے سے کرتے۔ نیز ارشاد حضور ﷺ ہے کہ کعبہ گھرا ہوا ہے ستر ہزار فرشتوں سے (یعنی ارد گرد موجود رہتے ہیں) وہ اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور رحمت بھیجتے ہیں اور حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ طواف کرنے والا خدا کی رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور اللہ تعالیٰ طواف کرنے والوں سے فخر کرتا ہے۔ فرشتوں کے پاس اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ طواف کثرت سے کیا کرو۔ قبل اس کے کہ تمہارے اور اس کے درمیان کوئی مانع پیش آ جائے۔ گویا میں ایک حبشی کو دیکھتا ہوں۔ سیاہ فام افحج! (جو چلنے میں ایڑیاں دور رکھے اور دونوں پاؤں کے اگلے حصے قریب قریب رکھے) کعبۃ اللہ پر بیٹھا ہے اور اس کو گرا رہا ہے۔

حجاج کرام اللہ پاک کے مہمان

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے وفد ہیں۔ اگر وہ اس سے سوال کریں تو ان کو عطا کرتا ہے۔ جب دعا کریں قبول کرتا ہے۔ اگر خرچ کریں تو ایک درہم کے عوض سات لاکھ درہم کا ثواب دیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ دس لاکھ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص تلبیہ کہتا ہے اور تکبیر کہتا ہے اس کے تلبیہ اور تکبیر کے ساتھ ہر شے تکبیر اور تلبیہ کہتی ہے۔ تا آنکہ زمین منقطع ہو جاتی ہے (زمین کے اس کنارے سے اس کنارے تک)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص احد الحرمین! (مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ) میں مرنا چاہے تو ان مقامات میں مرنے کی سعی کرے۔ (یعنی ان مقامات میں عمر گزار دے) کیونکہ میں سب سے پہلے ان لوگوں کی شفاعت کروں گا اور اللہ کے عذاب سے وہ شخص مامون ہوگا۔ نہ اس پر حساب نہ عتاب۔

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں سے کفارہ ہے اور حج مبرور کے برابر ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے میرے ساتھ حج مبرور کیا ہو رمضان کا عمرہ اس کے برابر ہے اور آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان کا کوئی عمل حج سے زیادہ افضل نہیں ہے اور آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے جس شخص نے حج کیا اس میں فسق و فجور اور جماع سے بچتا رہا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا اور جس شخص نے حج کے لئے وصیت کی اللہ تعالیٰ اس کے تین حج لکھتا ہے:

۱...... وہ حج جو اس پر فرض تھا۔ ۲...... وہ حج جس کی اس نے وصیت کی۔ ۳...... وہ حج جس کا اس کی طرف سے احرام باندھا گیا۔

اور جس شخص نے اپنے والدین کی طرف سے حج کیا اس کے دو حج لکھے جاتے ہیں۔ ایک اس کا حج دوم اس کے والدین کا حج اور جو شخص کسی میت کی جانب سے اس کی وصیت کے بغیر حج کرتا ہے اس کا ایک حج لکھا جاتا ہے اور ستر حج اس کے جس کی جانب سے حج کیا اور جب عرفہ کے دن کی شام ہوتی ہے باری تعالیٰ عزاسمہ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں پس اپنے بندوں کو دیکھتے ہیں اور ملائکۃ اللہ میں فخر فرماتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے اے فرشتو دیکھو! میرے بندوں کو کہ ہر کشادہ اور دور دراز راہوں سے (یعنی دور دراز سے) بال بکھرے ہوئے غبار آلود حاضر ہوتے ہیں۔ اے فرشتو! تم سب شاہد رہو میں نے ان کے بروں کو نیکوں کے طفیل بخش دیا اور بعض کو بعض کا شفیع بنایا اور ان سب کو بخش دیا۔ پس تم سب کو بشارت ہو۔ اے میرے بندو میں نے تم سب کو معاف فرمائے تمام گناہ پرانے نئے، چھوٹے، بڑے۔

اور حضور ﷺ فرماتے ہیں حجة مقبولة! (حج مقبول) دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے جو آدمی گناہوں سے نکل جاتا ہے وہ اس طرح پاک ہو گیا جیسے اس دن اس کی والدہ نے جنا اور جس کو خدا معاف فرماتا ہے۔ اس کے

متعلق حکم ہوتا ہے قد فاز فوزاً عظیماً ! وہ کامیاب ہو گیا بڑی کامیابی۔ اور حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے جس نے میری زیارت کی میری وفات کے بعد وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے میری زیارت میری حیات میں کی۔ اور جس شخص نے نہ مجھے پایا (یعنی زیارت نہ کی) اور نہ بیعت کی پھر وہ مدینہ منورہ آیا میرے وصال کے بعد اور مجھ پر سلام کیا اور قبر کی زیارت کی اور اس نے ابوبکرؓ اور عمرؓ پر سلام کہا تو اس نے مجھ سے بیعت کی۔ اور جو شخص رکن اسود کے پاس آیا اور اس کو بوسہ دیا تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے بیعت کی اور نیز فرمایا حضور ﷺ نے حجر اسود زمین میں یمین اللہ! ہے اس کے بندوں میں سے جو چاہتا ہے مصافحہ کرے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ زمین میں حجر اسود کے سوا کوئی چیز جنت کی باقی نہیں ہے اور اگر مشرکین کے نجس ہاتھوں نے اس کو مس نہ کیا ہوتا تو جو آفت رسیدہ اس کو (حجر اسود کو) مس کرتا ضرور صحت یاب ہو جاتا اور جو آدمی حرم شریف میں مرتا ہے وہ گویا چھٹے آسمان پر مرتا ہے اور جو آدمی بیت المقدس میں انتقال کر گیا وہ گویا پہلے آسمان پر مرا اور جو شخص حج بیت اللہ پیدل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم اٹھانے اور رکھنے کے عوض ستر ہزار نیکی عطا فرماتا ہے۔ (نیکی سے مراد حرم کی نیکی ہے) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حرم کی ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے۔ اور حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ سوار حاجی کے ہر قدم پر ستر نیکیاں ہیں اور پیدل کے ہر قدم پر ستر ہزار نیکیاں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ حسنات حرم کیا ہیں؟۔ فرمایا ہر نیکی ایک لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ اور حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مکہ کے قبرستان سے ایسے ستر ہزار شہید اٹھائے گا جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک ستر ہزار کی شفاعت کرے گا۔ عرض کیا گیا وہ کون لوگ ہیں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا غربا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حرم میں مر گیا یا مکہ اور مدینہ کی راہ میں مر گیا وہ حاجی ہو یا عمرہ کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز آمنین! میں سے اٹھائے گا۔

یہ بات یاد رکھو کہ خوب پیٹ بھر کر زمزم کا پانی پینا نفاق سے بری کرتا ہے اور جو شخص حطیم میں دو رکعت رکن شامی کی طرف ادا کرتا ہے گویا اس نے ستر راتیں عبادت کی اور اس کو ہر مومن اور مومنہ کی عبادت کی طرح ثواب ہوگا اور گویا اس نے چالیس حج کئے اور جو شخص کعبہ شریف کے مقابل چار رکعت نماز ادا کرتا ہے گویا اس نے تمام مخلوق کے برابر عبادت کی اور اس کے لئے ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں جس نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کی۔ اس کے تمام سابقہ گناہ معاف ہوتے ہیں اور ثواب اتنی تعداد میں ملتا ہے۔ جتنے افراد نے وہاں نماز ادا کی ہے۔ بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ اور اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فزع اکبر (یعنی بہت بڑی گھبراہٹ) سے امن میں رکھے گا اور اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور جمیع ملائکہ کو حکم دیتا ہے اور وہ اس کے لئے قیامت تک طلب مغفرت فرماتے رہتے ہیں۔

اے برادر! اس تمام نیکی کو غنیمت جان اور ہرگز ہرگز تجھ سے اس کا بعض حصہ بھی ضائع نہ ہونے پائے اور تجھ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

سیدنا حضرت عثمان غنی ذوالنورینؓ!

﴿حضرت مولانا محمد اجمل خانؒ﴾

حضرت عثمانؓ کا اسم مبارک عثمان' ابوعبداللہ' کنیت' ذوالنورین' لقب' والد کا نام عفان اور والدہ کا نام اروی تھا۔ آپ نسب کے اعتبار سے نجیب الطرفین ہیں۔

سرکار دوعالم آقائے دوجہاں ﷺ کے ساتھ والد اور والدہ دونوں کی طرف سے قرابت داری کا شرف حاصل تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں فخر دوعالم ﷺ سے مل جاتا ہے۔ آپ کو امیرالمومنین' ذوالنورین' صاحب ذوالھجرتین' احد من عشرۃ المبشرۃ یعنی دس آدمیوں میں سے ایک ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے زندگی ہی میں جنت کی بشارت دی تھی۔

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کی پیدائش

سیدنا حضرت عثمانؓ واقعہ فیل کے چھٹے سال یعنی ہجرت نبوی سے ۴۷ برس قبل کے چھٹے سال یعنی ہجرت نبوی سے ۴۷ برس قبل پیدا ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کی دعوت اسلام پر سب سے پہلے لبیک کہنے والے چار اشخاص تھے۔ مردوں میں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ عورتوں میں سے حضرت خدیجہؓ بچوں میں حضرت علی المرتضیٰؓ۔ غلاموں میں حضرت زید ابن حارثہؓ ہیں۔ ان چاروں شخصیات میں سے حضرت ابوبکرؓ نے تبلیغ وتلقین میں سرکار دوعالم ﷺ کا ہاتھ سب سے زیادہ بٹایا اور دیگر صحابہ کرامؓ کی نسبت زیادہ عزم وجرات اور حوصلہ مندی سے اسلام کی خدمت کی۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایمان لانے کے بعد دین مبین کی تبلیغ واشاعت کو اپنا نصب العین قرار دیا اور اپنے حلقہ احباب میں تلقین وہدایت شروع کردی۔

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کا قبول اسلام

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کے ساتھ سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کا تعلق ایام جاہلیت ہی سے زیادہ تھا۔ ایک روز حضرت ابوبکرؓ نے اس خوبی سے تبلیغ اسلام کی کہ حضرت عثمانؓ فوراً سرکار دوعالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عثمانؓ نے اسلام قبول کرلیا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو دیکھ کر فرمایا کہ عثمانؓ! خدا تعالیٰ کی حیثیت قبول کر میں تمہاری اور تمام مخلوق کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ حضرت عثمانؓ نے حضور ﷺ کے دست مبارک کو چوما اور حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کے فضائل ومناقب

حضرت عثمانؓ کے فضائل ومناقب احادیث میں سب سے زیادہ آئے ہیں۔ ترمذی شریف میں آیا ہے کہ ایک دفعہ حضور ﷺ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ہمراہ احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ لرزنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسکن یا احد! اے احد ٹھہر جا۔ پھر فرمایا کہ تجھ پر ایک رسول ﷺ ایک صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں۔

بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوموسیٰ تم دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور بغیر اجازت کے کسی کو اندر نہ آنے دو۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے اور اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا انہیں آنے دو اور ان کو جنت کی خوشخبری دو۔ پھر حضرت عثمانؓ تشریف لائے اور اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا انہیں بھی آنے دو اور جنت کی خوشخبری دو۔ پھر حضرت عمرؓ تشریف لائے اور اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا انہیں بھی آنے دو اور جنت کی خوشخبری دو۔

مسلم شریف میں ام المومنین حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کی پنڈلیاں کھلی تھیں کہ حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے اور حاضری کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے ان کو اندر بلالیا اور اسی حالت میں لیٹے رہے۔ حضرت ابوبکرؓ کچھ دیر بیٹھے رہے اور آپ ﷺ سے باتیں کرتے رہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے حاضری کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے ان کو اندر بلالیا اور اسی طرح بے تکلفی سے لیٹے رہے۔ حضرت عمرؓ کچھ دیر بیٹھے رہے اور آپ ﷺ سے باتیں کرتے رہے۔ پھر حضرت عثمانؓ نے حاضری کی اجازت چاہی۔ اجازت ملنے پر اندر داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو درست کیا اور پنڈلیاں مبارک ڈھانپ لیں۔ کچھ دیر حضرت عثمانؓ سے باتیں کرتے رہے۔ جب یہ تینوں حضرات چلے گئے تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ آئے تو آپ ﷺ نے نہ جنبش کی اور نہ ہی پنڈلیاں مبارک ڈھانکیں اور حضرت عثمانؓ کی آمد کے فوراً بعد آپ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنی پنڈلیوں کو ڈھانپ لیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عائشہؓ کیا اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

ترمذی شریف اور مسند احمد میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمام امت میں سب سے زیادہ رحمدل حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے دین پر سختی سے عمل کرنے اور کرانے والے حضرت عمرؓ ہیں۔ اور سب سے زیادہ باحیاء حضرت عثمانؓ ہیں۔ اور سب سے زیادہ حلال وحرام کو جاننے والے حضرت معاذؓ ہیں۔ اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھنے والے حضرت علیؓ ہیں۔ اور سب سے زیادہ وراثت کے مسائل کو جاننے والے حضرت زید بن ثابتؓ ہیں۔ اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ میری امت کے امین حضرت ابوعبیدہ بن الجراح ہیں۔

حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ سے نکاح

حضرت عثمانؓ کو قبول اسلام کے بعد وہ شرف حاصل ہوا جو ان کی کتاب منقبت کا سب سے درخشاں باب ہے۔ یعنی یہ کہ آپ ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو اپنی فرزندی میں قبول فرمایا اور اپنی لخت جگر حضرت رقیہؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کر دیا اور جب حضرت رقیہؓ فوت ہوگئیں تو آپ ﷺ نے اپنی دوسری لخت جگر ام کلثومؓ کو آپ کے نکاح میں دے کر ذوالنورین کے لقب سے نوازا۔ جب حضرت ام کلثومؓ کا انتقال ہوگیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ عثمانؓ میری دس (دوسری روایت کے مطابق چالیس) بیٹیاں ہوتیں اور یکے بعد دیگرے مرتی چلی جاتیں میں تجھے دیتا چلا جاتا۔

کفر و اسلام کے سب سے پہلے معرکے بدر میں حضرت عثمانؓ حضرت رقیہؓ کی شدید علالت کے باعث شریک نہ ہو سکے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا عثمانؓ تم میری بیٹی اور اپنی بیوی کی تیمارداری کرو۔ میرا پروردگار جو بدر کے میدان میں نبرد آزما میرے جاں نثاروں کو بدلہ دے گا وہ تجھے گھر میں بیوی کی تیمارداری کے بدلے میں دے گا۔

کنز العمال میں روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بدر میں کامیابی کے فوراً بعد حضرت زید بن حارثہؓ کو بھیجا کہ جا کر حضرت عثمانؓ کو کامیابی کی اطلاع کرو۔ جب حضرت زیدؓ یہ خبر لے کر حضرت عثمانؓ کے پاس پہنچے تو حضرت عثمانؓ حضرت رقیہؓ کو سپرد خاک کر رہے تھے۔ شریعت اسلامی میں تدفین میت میں عجلت سے کام لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے حضرت عثمانؓ نے حضرت رقیہؓ کو وفات کے فوراً بعد دفنا دیا۔ سرکار دو عالم ﷺ کو جہاں فتح بدر کی خوشی تھی وہاں اپنی پیاری بیٹی حضرت رقیہؓ کی دائمی مفارقت کا بھی شدید صدمہ تھا۔

حضرت عثمانؓ کو تحریر و کتابت میں عبارت حاصل تھی۔ اسی بناء پر حضور علیہ السلام نے آپ کو کتابت پر مامور فرمایا۔ جب کوئی آیت نازل ہوتی تو ان کو بلوا کر لکھوا دیتے۔ خدا تعالیٰ کی شان ہے کہ کسی کی شہادت کی گواہی احد و بدر و حنین کی سرزمین دے گی اور حضرت عثمانؓ کی شہادت کی گواہی قرآن مجید دے گا۔ حضرت عثمانؓ کی فضیلت و اہمیت کا علم بیعت رضوان سے ہو جاتا ہے۔ جب حضور علیہ السلام کو چند میل کے فاصلہ پر حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ عثمانؓ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے صحابہ کرامؓ آؤ اور میرے ہاتھ پر بیعت کرو۔ چنانچہ ساڑھے چودہ سو صحابہ کرامؓ نے حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی اور بعد میں آنحضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دے کر بیعت فرمائی۔

ترجمہ:...... ”بے شک اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہوگیا جنہوں نے درخت کے نیچے بیٹھ کر آپ ﷺ سے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے قلوب کو جانتا ہے۔ اس میں طمانیت اور سکون اتارا ان پر اور فتح ان کے بہت قریب ہے۔“

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور نبی کریم ﷺ اور حضرات صحابہ کرامؓ کی محبت نصیب فرمائے اور اس ملک میں خلافت راشدہ کی طرز پر حکومت قائم کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

حج کیوں......اور......کیسے!

﴿مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ﴾

عبادت حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ قرآن وحدیث میں عبادت حج کی بہت زیادہ فضیلت اور ترغیب آئی ہے۔ قرآن مجید میں عبادت حج کو صاحب حیثیت انسان کے لئے فرض اور ضروری قرار دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ:''اور ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج فرض ہے جو اس راہ میں سفر کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔''

خاتم النبیین ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ۹ ہجری میں حج کی فرضیت کا اعلان فرماتے ہوئے خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی امارت میں مسلمانوں کا پہلا قافلہ حج کے لئے روانہ فرمایا اور اس کے دوسرے سال یعنی ۱۰ ہجری میں خاتم الانبیاء ﷺ مسلمانوں کے ایک قافلے کے ساتھ جو کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار جانثاران صحابہ کرامؓ پر مشتمل تھا حج کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے بذات خود ایک لاکھ سے زائد صحابہ کرامؓ کو حج کا طریقہ سکھایا۔ یہی وجہ ہے کہ حج جیسی اہم عبادت کا ایک ایک حکم بالکل واضح اور صاف ہے۔ حج کی فضیلت کے لئے خاتم النبیین ﷺ کی ایک ہی حدیث کافی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ:''جس شخص نے ایسا حج کیا کہ اس میں گناہ اور بے حیائی کا کوئی عمل نہ کیا ہو تو وہ حج سے ایسا واپس لوٹے گا جیسے آج پیدا ہوا ہو۔''

یعنی تمام گناہ معاف ہو جائیں گے اور بالکل معصوم بچے کی طرح پاک وصاف ہو جائے گا۔ عبادت حج میں دونوں عبادات یعنی مالی عبادت اور بدنی عبادت کا اشتراک ہے۔ اس لئے فقہائے امت نے اس عبادت کو مشترک عبادت قرار دیا۔ اس عبادت میں اللہ تعالیٰ کے بندے ایک محبوبانہ اور عاشقانہ شان میں ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ عبادت اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔ اس عبادت کی شان اللہ تعالیٰ نے اتنی عظیم فرمائی کہ اس میں ایک خاص لباس کی شرط عائد فرمادی۔ تاکہ انسانی تقابل وتفاخر کے تمام دروازے بند ہو جائیں اور لوگ اس طرح ایک طرز پر خداتعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو جائیں جس طرح قیامت کے دن میدان حشر میں انسانوں کا اجتماع ہوگا۔

حج کی تعریف

حج کے معنی ارادہ اور قصد کے ہیں اور شرعی اصطلاح میں حج اس عبادت کا نام ہے جو ایک خاص لباس میں مخصوص دنوں میں مکہ مکرمہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کے مقام پر مخصوص ارکان کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔ حج چونکہ زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے اور اس عبادت کی عظمت اور اہمیت بھی تمام عبادات سے زیادہ ہے۔ اس لئے اس

عبادت میں جانے سے پہلے ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کے تمام ارکان اور مناسک کی ادائیگی کا طریقہ بہت اچھی طرح سیکھ لے۔ تاکہ یہ عبادت ضائع اور باطل نہ ہو۔ کیونکہ اس عبادت کے ضائع ہونے کی صورت میں اس کی قضا کہیں ایک سال بعد ہو سکے گی اور زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ ان سطور کے ذریعے ہم اس عبادت کا آسان طریقہ بتائیں گے۔ تاکہ لوگ آسانی سے اس فریضہ کو ادا کرلیں۔ چونکہ اس مضمون میں صرف انہی مسائل کی نشاندہی کی جائے گی جو کہ بہت ضروری ہیں۔ اس لئے تفصیلی مسائل کے لئے حج کی بڑی کتابوں یا سعودیہ میں علمائے کرام کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔

حج کی عبادت صرف انہی خوش نصیبوں کو حاصل ہوتی ہے جن کی لبیک خدا کے دربار میں قبول ہوچکی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت اسماعیل علیہ السلام نے مل کر خانہ کعبہ کی تعمیر مکمل فرمائی تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عالم دنیا کے لئے حج کی فرضیت و فضیلت کا اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس اعلان کو قیامت تک کے آنے والے انسانوں کی ارواح تک پہنچایا۔ جن ارواح نے اس اعلان کے جواب میں لبیک کہا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے مقدر میں حج متعین و مقرر فرمادیا۔

اس عبادت کا سب سے اہم شکرانہ یہ ہے کہ اس عبادت کا طریقہ سیکھنا شروع کردے اور اس کے لئے ایک ایک مسئلہ کو ذہن نشین کرے اور اس دوران جن دعاؤں کی ضرورت ہوتی ہے ان کو بھی یاد کرلیا جائے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہمارے لوگ طواف کررہے ہیں یا حج کی کوئی عبادت اور ہاتھ میں کتاب لی ہوئی ہے اور وہاں ہجے کرکے پڑھ رہے ہیں جس سے عبادت کرنے میں تکلیف بھی ہوتی ہے اور عبادت کا صحیح لطف بھی نہیں آتا۔ اکثر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ حج جیسی اہم عبادت کرنے جارہے ہیں اور نماز تک صحیح طور پر نہیں آتی۔ اس میں جہاں گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے وہاں عالم اسلام کی نظر میں بھی ملک کی سبکی ہوتی ہے کہ پاکستان جیسے اسلامی ملک کے افراد نماز کے صحیح طریقہ ادائیگی سے واقف نہیں۔ اس لئے حج کے مسائل کے ساتھ اپنی نمازیں اور دیگر اعمال کو بھی کسی عالم دین سے درست کرالینے چاہئیں۔

حج کی نیت

حج کی ادائیگی میں سب سے اہم مسئلہ نیت کا ہے۔ کیونکہ عبادت کا مدار ہی نیت پر ہے۔ اس لئے حج کے ارادہ سے پہلے ہی یہ نیت کرے کہ یہ عمل صرف اور صرف خدا کی رضا کے لئے کررہا ہوں۔ اس میں یہ مقصد نہیں کہ لوگ مجھے حاجی کہیں یا میرے بھائی نے حج کیا ہے۔ اس لئے میں بھی کروں۔ بلکہ یہ نیت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دولت اور صحت سے نوازا ہے اور اس کے بدلے حج کی عبادت بطور شکرانہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے حکم کی تعمیل اور اس کی خوشنودی کے لئے یہ حج کی عبادت کا ارادہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس عبادت کو آسان فرما اور مقبول فرما۔

ابتدائی اطلاع کے بعد وزارت مذہبی امور کی طرف سے حجاج کرام کو ایک خط جاری کیا جاتا ہے جس میں

جہاز نمبر اور روانگی کی تاریخ اور حاجی کیمپ میں پہنچنے کی تاریخ درج ہوتی ہے۔ اس مقررہ تاریخ سے ایک دن قبل ہی اگر حاجی کیمپ پہنچ جائیں تو احتیاط کے تقاضے کے مطابق ہے۔ تاکہ وقت مقررہ پر کاغذات کا حصول آسان ہو۔ وقت مقررہ پر متعینہ کھڑکیوں پر جہاز کا نام اور نمبر لگا دیا جاتا ہے۔ اس قطار میں کھڑے ہو کر آپ اپنے کاغذات وصول کرلیں۔ کاغذات میں پاسپورٹ اور کرنسی کے لئے کاغذات ہوتے ہیں۔ ان کاغذات کے حصول کے بعد متعلق بینک جس میں آپ نے پیسے جمع کرائے تھے ان بینکوں سے اپنی کرنسی' حج کے نوٹ' ٹریولرز چیک وغیرہ کی صورت جو آپ کے لئے مناسب ہو حاصل کرلیں۔ بینک میں کاغذات کے ساتھ پاسپورٹ بھی رکھ لیا جائے گا اور یہ پاسپورٹ اب ائیرپورٹ پر ملے گا۔ اس لئے پاسپورٹ کی فکر نہ کریں۔ کاغذات اور کرنسی کے حصول کے بعد اب مرحلہ روانگی کا ہے۔ ہوائی جہاز کی روانگی سے آٹھ گھنٹے قبل سامان کی وصولیابی شروع ہو جاتی ہے۔ اپنے نمبر کے مطابق ان مقامات پر سامان جمع کرادیں اور اپنے اپنے وقت پر ائیرپورٹ پہنچ کر اپنے اپنے جہازوں پر چلے جائیں۔ ہوائی جہازوں کے لئے روانگی سے قبل حاجی کیمپ' گھر یا ائیرپورٹ پر احرام باندھنا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ جدہ سے احرام نہیں باندھ سکتے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اس سفر کے دوران لوگ نماز کا اہتمام نہیں کرتے اور اس مبارک سفر کو بھی عام سفر کی طرح گزار دیتے ہیں۔ یہ بہت ہی محرومی اور بدقسمتی کی بات ہے۔ فرائض اور ارکان اسلام میں کلمہ شہادت کے بعد سب سے اہم مرتبہ نماز کا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ قیامت میں ایمان کے بعد سب سے پہلا سوال نماز کے بارے میں ہوگا۔ پھر ایک فریضہ کی ادائیگی کے لئے جانے کی صورت میں دوسرے فریضہ کو ترک کرنا کسی بھی طرح عقل میں نہیں آتا۔ اس لئے گھر سے لے کر واپسی تک اس بات کا خاص طور پر اہتمام کریں کہ کوئی نماز بھی فوت نہ ہو۔ بلکہ کوئی نماز بھی بغیر جماعت کے نہ رہ جائے۔ اگرچہ سفر میں فرض نماز اور وہ بھی قصر کر کے ادا کی جاتی ہے۔ لیکن اس مبارک سفر کے دوران اہتمام کریں کہ فرض نماز تو قصر میں ادا کی جائے۔ لیکن سنتیں اور نوافل کو بھی بلا امر مجبوری اور شدید معذوری کے ترک نہ کریں۔ اکابر علمائے کرام نے لکھا ہے کہ فریضہ حج کی ادائیگی کی قبولیت کی علامت یہ ہے کہ اس سفر کے دوران اتباع سنت کا بہت زیادہ اہتمام رہے۔ اس لئے اگر مسجد میں جماعت نہ ملے تو ساتھی آپس میں جماعت کا اہتمام کرلیا کریں۔

باہمی محبت والفت

اس سفر میں دوسری اہم چیز ساتھیوں کا آپس میں محبت والفت سے رہنا ہے۔ کیونکہ یہ سفر بہت ہی مشکلات اور نفسا نفسی کا سفر ہوتا ہے۔ اکثر و بیشتر دیکھا گیا ہے کہ حج میں ساتھی آپس میں لڑتے جھگڑتے اور پھر واپس آکر ان قصوں کا دنیا بھر میں ذکر کرتے ہیں۔ یہ چیز اس سفر کے لئے بہت مضر ہے۔ اس لئے قرآن میں اس کو چھوڑنے کو

خصوصی طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ:''پس جس شخص پر حج فرض ہوا تو اس کو چاہئے کہ دوران حج وہ فحش گوئی فسق و فجور اور لڑائی جھگڑے سے دور رہے۔''

اس لئے ضروری ہے کہ ساتھی آپس میں ایک دوسرے کا احترام کریں۔ ہر شخص کوشش کرے کہ اس کے کسی عمل سے اس کے دوسرے ساتھی کو تکلیف نہ پہنچے۔ ہر بات میں درگزر کا خیال رکھا جائے۔ ہر ساتھی یہ کوشش کرے کہ وہ ہر کام میں ایک دوسرے کا تعاون کریں۔ کسی ایک ساتھی پر تمام کاموں کا بوجھ ڈالنا لڑائی کا باعث ہوگا۔ اس لئے ساتھی تمام کام آپس میں تقسیم کرلیں۔ اگر کبھی ساتھی کسی بات پر آپس میں تلخ کلامی کرنے لگیں تو دوسرے ساتھی فوراً درمیان میں پڑ کر معاملے کو رفع دفع کرادیا کریں۔ ورنہ یہ مبارک سفر اپنی برکتوں سے محروم کردے گا۔

حج کی پہلی سیڑھی احرام

ہوائی جہاز میں سوار ہونے سے قبل آپ نے حج کا اہم رکن احرام باندھنا ہے۔ احرام کی مثال حج میں ایسی ہے جیسے نماز میں وضو۔ جس طرح بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی اسی طرح احرام کے بغیر حج کا تصور ممکن نہیں۔ احرام باندھ کر گویا اب حج اور عمرہ کی ابتداء ہوگئی۔ چونکہ احرام حج کی پہلی سیڑھی ہے اور اس کی شرائط بھی بہت مشکل ہیں۔ اس لئے اس کا اہتمام بھی بہت زیادہ ضروری ہے۔ عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ احرام باندھنے کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے اور سرسری انداز میں ایک لباس اتار کر دوسرا پہن لیتے ہیں۔ یہ بہت ہی محرومی کی بات ہے۔ احرام باندھنا گویا حج کی نیت کرنا ہے اور تمام اعمال کا مدار اس نیت کے اوپر ہے۔ اگر نیت کی اصلاح ہوجائے تو تمام اعمال کی خود بخود اصلاح ہوجائے گی۔ احرام باندھنے کی حالت حج کی نیت ہے اور حدیث شریف میں پیغمبر آخرالزماں ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے ذریعہ تمام مسلمانوں کو اس بات کی سخت تاکید فرمادی کہ حج کے ارادہ سے جب نکلو تو صرف خدا تعالیٰ کی رضا کی نیت ہونی چاہئے۔ کسی دنیاوی منفعت یا اور کوئی لالچ وغرض اس میں شامل نہ ہو۔ ورنہ تمام کا تمام حج بالکل باطل یا لغو ہوجائے گا۔ علمائے کرام نے اس بات کی تشریح کی ہے کہ ایک زمانے میں حج کرنے والوں کی تعداد پہلے کے مقابلے میں بہت زیادہ ہوجائے گی۔ لیکن ان کی نیت صحیح نہ ہونے کی بناء پر حج کے فوائد اور ثمرات مرتب نہیں ہوں گے۔ پہلے یہ بات ہر شخص میں مشہور تھی کہ جو شخص حج جیسی بابرکت عبادت کا فریضہ ادا کرلیتا تھا۔ اس کی ظاہری وباطنی دونوں حالتوں میں تبدیلی آجاتی تھی اور اس کا ہر عمل حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق ہوجاتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگ صرف اور صرف خدا کی رضا کی نیت سے اس عبادت کو ادا کرتے تھے۔ آج کل اس کے برعکس نظر آتا ہے اور ہر شخص مالی منفعت کے لئے سعودی عرب کا رخ کرتا ہے۔ اس لئے جن حجاج کرام کا اس سال حج کے لئے انتخاب ہوا ہے ان کے لئے ضروری ہے کہ ہوائی جہاز میں سوار ہونے سے قبل اپنی نیت کی اصلاح کرلیں اور اب تک حج کے ساتھ کوئی اور بھی غرض دل میں تھی تو فوراً اس سے توبہ کرلیں اور صدق دل سے خدا سے معافی مانگ کر یہ قصد کریں کہ اس

سفر میں صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنی ہے اور اپنے تمام گناہوں کو خدا تعالیٰ سے معاف کرا کرایسا واپس لوٹتا ہے گویا کہ آج ہی اپنی زندگی شروع کر رہا ہے۔

سامان جمع کرانے کے بعد احرام کی تیاری میں مصروف ہو جائے۔ اگر کراچی ہی میں گھر ہے تو گھر پر احرام باندھنا افضل ہے۔ ورنہ حاجی کیمپ ہی میں احرام باندھے۔ گھر یا حاجی کیمپ میں جو اطمینان وسکون حاصل ہوگا وہ ائیر پورٹ پر ملنا مشکل ہے۔ اس لئے احرام صحیح طور پر خشوع وخضوع کے ساتھ نہیں باندھا جا سکے گا۔ اس لئے سامان جمع کراتے ہی فوراً سب سے پہلے غسل کرے۔ یہ غسل کرنا سنت ہے۔ اگر پانی میسر نہ ہو یا نہانے سے تکالیف کا اندیشہ ہو تو صرف وضو کرے۔ غسل یا وضو کے بعد دو چادریں جو احرام کے لئے خریدی گئی ہیں۔ ایک چادر لنگی کی طرح ناف سے لے کر ٹخنوں کے اوپر تک باندھے اور ایک چادر جسم کے اوپری حصے پر اوڑھ لے۔ اس لباس کو پہن کر گویا کہ وہ بہ زبان حال یہ کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! میں تیرے حکم کا غلام ہوں۔ جب تک تیرا حکم تھا سلا ہوا لباس پہن۔ میں نے وہ لباس اختیار کیا۔ اب تیری طرف سے حکم آیا کہ سلا ہوا لباس ترک کر دے۔ میں نے اس لباس کو چھوڑ کر تیری خوشنودی کے لئے تیرا پسندیدہ لباس زیب تن کر لیا۔ اس عملی ثبوت کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ نے اس وقت دو رکعت نماز نفل نیت احرام کا حکم دیا ہے۔ اس لئے ٹوپی پہن کر دو رکعت نماز ادا کرے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ سر پر کچھ اوڑھے بغیر نماز ادا کرنے لگتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ابھی سے احرام کی پابندیاں شروع ہوگئیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ نماز تو سر پر ٹوپی وغیرہ پہن کر ادا کرے اور نماز کے بعد سر سے ٹوپی یا کپڑا اتار لے اور اب حج یا عمرے کی نیت کرے۔

حج کی اقسام: حج کی تین قسمیں ہیں۔ اس لئے نیت کرتے وقت کسی کا تعین کرنا ضروری ہے۔

حج قران: حج قران جو کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک افضل ہے۔ اس طریقہ میں ایک ہی احرام سے حج اور عمرہ دونوں ادا کرنا ہوتا ہے۔ چونکہ آج کل کے دور میں اتنی طویل مدت تک احرام کی شرائط کی پابندی مشکل ہے۔ اس لئے عام طور پر لوگ اس طریقہ حج کی نیت نہیں کرتے۔ اگر کوئی شخص ان شرائط کی پابندی کر سکتا اور حج کے ایام تک احرام کی حالت میں رہ سکتا ہو تو اس طریقہ حج کی نیت کرے۔

حج تمتع: دوسرا طریقہ حج تمتع ہے۔ اس میں بھی عمرہ اور حج دونوں کے لئے احرام باندھا جاتا ہے۔ لیکن اس میں عمرہ کے بعد حلق (سر منڈانا) کر کے احرام اتار لیا جاتا ہے۔ حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک یہ طریقہ پسندیدہ ہے۔ عام طور پر حجاج کرام اسی طریقہ سے نیت کرتے ہیں۔

حج افراد: تیسرا طریقہ حج افراد کا ہے۔ اس میں صرف حج کیا جاتا ہے اور حج سے قبل عمرہ نہیں ہوتا۔ اس میں احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کر کے لباس تبدیل کیا جاتا ہے اور پھر اسی احرام سے حج کے ارکان شروع کئے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ اکثر وہ حضرات اپناتے ہیں۔ جو کہ حج کے عین وقت پر پہنچیں یا مکہ اور اطراف کے رہنے

والے ہوں۔ بہرحال پاکستانی حضرات کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ حج تمتع کی نیت کریں اور اس کے مطابق احرام باندھیں۔ بہت سے لوگ احرام کراچی کے بجائے جدہ سے باندھتے ہیں۔ اگر کسی حاجی نے ایسی صورت اختیار کی تو اس پر ایک دم (بکری ذبح کرنا) لازم آجائے گا۔ کیونکہ ہوائی جہاز سے جانے کی صورت میں حاجی میقات سے گزر جاتا ہے اور میقات سے بغیر احرام گزرنے کی صورت میں دم لازم ہوجاتا ہے۔

نیت کا مکمل طریقہ اس طرح ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر دعا مانگنے کے بعد زبان سے یہ الفاظ ادا کرے اور دل سے اس کا تصور کرے کہ اے اللہ! میں عمرہ اور حج کی نیت کرتا ہوں۔ اے اللہ! اسے آسان فرما اور قبول فرما۔ اس کے بعد تین مرتبہ ان الفاظ کی تلبیہ پڑھے: لبیك اللهم لبیك ، لبیك لاشریك لك لبیك ، ان الحمد والنعمة لك والملك لاشریك لك ! یہ نیت کرتے ہی حاجی محرم بن گیا۔ اب اس پر وہ تمام احکام مرتب ہوں گے جو کہ احرام باندھنے کے بعد لازم ہوجاتے ہیں۔ اس لئے اب حاجی کو احتیاط کرنا پڑے گی۔ اب وہ نہ خوشبو استعمال کرسکتا ہے اور نہ ہی سلا ہوا لباس پہن سکتا ہے اور نہ ہی جانور وغیرہ ذبح کرسکتا ہے اور نہ ہی بال اور ناخن وغیرہ کاٹ سکتا ہے۔ اس کے تفصیلی مسائل کے لئے تفصیلی کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔

اب مرحلہ ہے جہاز میں سوار ہونے کا۔ نہایت اطمینان اور نظم وضبط کے ساتھ جہاز میں سوار ہوں۔ راستہ بھر دعائیں اور تلبیہ پڑھتے رہیں۔ کیونکہ اس حالت میں کثرت تلبیہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں۔ عمرہ شروع ہونے تک تلبیہ پڑھی جائے گی۔

جدہ ائیرپورٹ پر اترتے ہی سامان وغیرہ حاصل کرکے آپ اگر قافلے کے ساتھ جارہے ہیں تو امیر قافلہ آپ کے استقبال کے لئے موجود ہوں گے۔ اگر انفرادی طور پر جارہے ہیں تو خدام الحجاج موجود ہوں گے۔ ان کی رہنمائی سے آپ مکہ کے لئے سواری کا بندوبست کریں۔ ائیرپورٹ سے بسیں بھی جاتی ہیں جو کہ ایک حاجی سے ۲۵ ریال کرایہ لیتی ہیں۔ اسی طرح ٹیکسیاں بھی سواری کے حساب سے لی جاتی ہیں۔ حج کے دنوں میں چالیس سے ساٹھ ریال تک ایک شخص کا کرایہ ہوگا۔ اس کے ذریعے مکہ روانہ ہوجائیں۔ مکہ اور جدہ کے درمیان ایک مقام آتا ہے جہاں سے حرم کی حدود شروع ہوجاتی ہے۔ اس مقام پر بورڈ لگا ہوا ہے کہ اس جگہ سے آگے کسی غیرمسلم کو جانے کی اجازت نہیں۔ اس مقام پر ایک دعا ہے جو کہ کتاب میں درج ہے۔ آپ اس جگہ وہ دعا پڑھیں اور ساتھ ہی دوسری دعائیں بھی مانگیں۔ کیونکہ یہاں سے حرم کعبہ کی ابتداء ہورہی ہے۔ اس سے کچھ دیر بعد مکہ شہر کے آثار نظر آئیں گے۔ کتاب میں مکہ شہر نظر آنے کے بعد بھی دعا موجود ہے۔ اس کو دیکھ کر پڑھیں اور یہاں اب آپ تصور کریں کہ کچھ ہی دیر بعد آپ اللہ تعالیٰ کی تجلیات کے مرکز بیت اللہ میں پہنچنے والے ہیں اور یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک ایک لاکھ سے زائد پیغمبران کرام اور آخری نبی ﷺ اور لاکھوں صحابہ کرامؓ اور کروڑوں بزرگان

کرام تشریف لا چکے ہیں۔ ان کے قدموں کی برکات اس جگہ منقش ہیں۔ یہ وہ مقام ہے جہاں پر بے شمار مقامات ایسے ہیں جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اگر اس تصور کے ساتھ آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو انشاء اللہ! آپ پر خشوع وخضوع کی ایک خاص کیفیت طاری ہوگی جو کہ خدا تعالیٰ کے یہاں پسندیدہ ہے۔

مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے آپ اپنا سامان محفوظ جگہ پر رکھ لیں۔ اگر آپ قافلے کے ساتھ ہیں تو آپ کے امیر نے آپ کے لئے جگہ لے لی ہوگی وہاں جاکر اپنا سامان رکھ لیں۔ اگر تنہا ہیں تو اپنے معلم کی جگہ پر چلے جانا چاہئے اور سامان کو محفوظ جگہ پر رکھ لیں۔ قضائے حاجت اور وضو وغیرہ سے فارغ ہوکر اگر نماز کا وقت ہو تو نماز کی ادائیگی کے لئے حرم شریف چلے جائیں۔ بیت اللہ میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔ پورے قیام کے دوران اس بات کا خیال رکھیں کہ کوئی بھی نماز بیت اللہ کی جماعت سے چھوٹ نہ جائے۔ اگر کوئی نماز چھوٹ گئی تو یہ بہت ہی بدقسمتی کی بات ہوگی۔ اگر نماز کا وقت نہیں ہے تو کچھ دیر سفر کی تھکان اتار کر عمرے کے ارادے سے بیت اللہ کی طرف روانہ ہوں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ جب تک آپ عمرہ شروع نہیں کرتے تلبیہ آپ کی زبان پر کثرت سے جاری رہے۔

بیت اللہ میں اگر باب السلام کی طرف سے داخل ہوں تو بہتر ہے۔ کیونکہ آخری نبی ﷺ اسی دروازے سے داخل ہوئے تھے۔ لیکن آج کل اژدحام بہت ہوتا ہے اور مختلف علاقوں میں مکانات ہونے کی بناء پر باب السلام سے داخلہ مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے جو دروازہ بھی مکان سے قریب ہو اسی سے داخل ہوجائیں۔ دروازے میں داخل ہوتے ہی آپ کی نگاہ تجلیات الٰہی کے مرکز بیت اللہ پر پڑے گی۔

احادیث میں آتا ہے کہ پہلی مرتبہ بیت اللہ پر نگاہ پڑتے ہی جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ اس لئے بیت اللہ پر نگاہ پڑتے ہی دعائیں مانگیں۔ کوشش کریں کہ دعا میں تضرع اور آہ وزاری کی کیفیت پیدا ہوجائے اور آنکھوں سے کچھ آنسو بھی جاری ہوجائیں تو بہت ہی اچھا ہے۔ اس وقت اپنے گناہوں کی معافی اور آئندہ زندگی کے لئے نیک اعمال کی توفیق اور بیت اللہ پہنچنے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اپنے والدین' اولاد اور رشتہ دار' دوست احباب اور اساتذہ کرام کے لئے خوب دعائیں مانگیں۔ دعا سے فارغ ہوکر نہایت اطمینان کے ساتھ بیت اللہ کی طرف چلیں اور حجر اسود کے سامنے پہنچ جائیں۔

حجر اسود: حجر اسود بیت اللہ کے ایک کونے میں پیوست ایک پتھر کا نام ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق یہ جنت کا پتھر ہے اور لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے اس کا رنگ سیاہ پڑ چکا ہے۔ اس پتھر کی نشانی یہ ہے کہ بیت اللہ کے دروازے سے متصل ہے اور اس کے پاس ایک سپاہی کھڑا ہوتا ہے جو لوگوں کو ترتیب کے ساتھ اس کے بوسے لینے کی اجازت دیتا ہے۔ اس حجر اسود سے طواف کی ابتداء ہوتی ہے۔ بعض لوگ حجر اسود کی غلط فہمی میں رکن یمانی

سے طواف شروع کردیتے ہیں اور ان کا بوسہ وغیرہ لیتے ہیں۔اس طرح طواف خراب ہونے کا اندیشہ ہوجاتا ہے۔

طواف کے لئے ضروری ہے کہ حجر اسود کے بالکل مقابل سے شروع کیا جائے۔اس کے لئے حجر اسود کے بالکل سیدھ میں دو لکیریں کھینچی ہوئی ہیں۔آپ حجر اسود کے مقابل کھڑے ہوکر طواف کی نیت کریں۔نیت سے پہلے احرام کی اوپری چادر کو اس طرح اوڑھیں کہ آپ کا سیدھا ہاتھ چادر سے باہر رہے۔طواف کی نیت یوں کریں کہ:

''اے اللہ! میں تیرے گھر کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں۔اے اللہ! میرے ان سات چکروں کو تو آسان فرما اور اس کو قبول فرمالے۔''

یہ نیت عمرے والے طواف میں بھی ہوگی اور اس عمرے سے فارغ ہونے کے بعد جب تک آپ بیت اللہ کے قریب مکہ مکرمہ میں رہیں زیادہ سے زیادہ طواف کریں۔اس صورت میں بھی یہی نیت ہوگی۔نیت طواف کرتے وقت آپ کا رخ بیت اللہ کی طرف ہوگا اور حجر اسود کی بالکل سیدھ میں ہوں گے۔نیت کرتے وقت اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی جانب کرلیں اور پھر بسم اللہ اللہ اکبر! کہہ کر اپنے پاؤں کو ایڑیوں کے بل اسی مقام پر موڑ لیں اور پھر مقام ابراہیم کی طرف منہ کر کے طواف شروع کردیں۔آپ کا بایاں کندھا بیت اللہ کی جانب ہوگا اور دایاں کندھا مقام ابراہیم کی جانب ہوگا۔طواف کے سات چکروں کے دوران آپ کے سینہ اور کمر کا رخ کسی بھی صورت بیت اللہ کی طرف نہیں ہونا چاہئے۔پہلے تین چکروں میں آپ پنجوں کے بل ہلکی رفتار سے دوڑیں گے۔اس کو حج کی اصطلاح میں رَمل کہتے ہیں۔لیکن اس میں اس بات کا خیال رکھیں کہ دوسروں کو دھکا وغیرہ نہ دیں۔اسی طرح حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت بھی لوگ دھکم پیل کرتے ہیں۔اگرچہ ان کا جذبہ تو بہت ہی اچھا ہوتا ہے۔لیکن ان کا یہ عمل ان کے ثواب کو ضائع کردیتا ہے۔حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات کی تلقین کی ہے کہ ہم ان تمام ارکان میں لوگوں کو ایذاء نہ دیں اور نہ ہی کسی صورت میں نظم وضبط کا دامن ہاتھ سے چھوڑیں۔اس لئے آپ نے بوسہ نہ ہونے کی صورت میں استلام کرنے کا حکم دیا کہ ہاتھ کا اشارہ کر کے ہاتھ کا بوسہ لے لو تو اسی بوسے کا ثواب ملے گا۔

طواف کی ابتداء

طواف کی ابتداء حجر اسود سے ہوتی ہے اور ایک چکر حجر اسود پر آ کر مکمل ہوتا ہے۔اس چکر کے دوران جو دعائیں یاد ہوں وہ پڑھیں۔اگر دعائیں یاد نہ ہوں تو اردو میں ہی دعائیں مانگیں۔اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ ہاتھوں میں کتاب لے کر مخصوص دعائیں پڑھتے رہتے ہیں۔یہ کوئی مسنون دعائیں نہیں ہیں کہ جن کو لازمی طور پر پڑھا جائے۔یہ تو چکر یاد رکھنے کی سہولت کے لئے لکھی گئی ہیں۔بہتر تو یہی ہے کہ اپنی دعاؤں کو خشوع وخضوع سے پڑھے اور صرف طوطے کی طرح بلاسوچے سمجھے ان دعاؤں کو نہ پڑھے۔صرف رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان والی جگہ کے لئے مسنون دعا حدیث میں وارد ہوئی ہے۔جو درج ذیل ہے: ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة

حسنة وقنا عذاب النار وادخلنا الجنة مع الابرار یا عزیز یا غفار !اگر موقع ملے تو رکن یمانی پر (جو کہ حجر اسود سے پہلے والا کونہ ہے اور اس کونہ سے غلاف کعبہ کا کچھ حصہ ٹوٹا ہوا ہے) ہاتھ پھیر لے۔ تین چکر رمل کی صورت میں مکمل ہوں گے اور بقیہ چار چکر اپنے معمول کی رفتار کے ساتھ مکمل کئے جائیں۔ اس طرح عمرہ کا ایک اہم رکن طواف ادا ہو گیا۔

ملتزم پر حاضری

طواف کی تکمیل کے بعد اب ملتزم پر حاضری ہوگی۔ ملتزم خانہ کعبہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیانی جگہ کا نام ہے اور یہ جگہ بہت ہی عظمت اور رحمت والی جگہ ہے۔ حاجی اس مقام پر اس تصور کے ساتھ کھڑے ہو کر دعائیں مانگے کہ وہ ارحم الراحمین اور غفور رحیم کے دروازے پر کھڑا ہو گیا ہے جو کہ کسی کو اپنے دروازے سے محروم نہیں کرتا تو انشاء اللہ! اس کی تمام دعائیں قبول ہوں گی۔ کوشش کرے کہ بالکل دروازے پر جگہ مل جائے۔ اس صورت میں اپنے ہاتھوں سے چوکھٹ کو تھام لے اور اپنے سینے کو بیت اللہ سے چپکا لے اور خوب رو رو کر دعائیں مانگے۔

مقام ابراہیم

ملتزم سے فارغ ہو کر آپ کو مقام ابراہیم پر آنا ہوگا۔ مقام ابراہیم خانہ کعبہ کے دروازے والے حصہ کے سامنے والے حصہ کو کہتے ہیں۔ آج کل اس مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم مبارک والے پتھر کو ایک شیشے میں بند کر کے نصب کیا گیا ہے۔ یہ وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر فرمائی تھی اور یہ پتھر بیت اللہ کی تعمیر کی اونچائی کے ساتھ خدا کے حکم سے اونچا ہو جاتا تھا۔ اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم مبارک کے نشانات نقش ہیں۔ اس کے سامنے دو رکعت نماز ادا کرنا ہر حاجی کے لئے لازم ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ہر حاجی کو اس مقام پر نماز پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ نماز سے قبل احرام کے اوپر والی چادر کو صحیح طریقہ سے اپنے جسم پر اوڑھ لیجئے۔ دو رکعت نماز پڑھ کر کتاب دیکھ کر مقام ابراہیم کی دعا پڑھ لیں۔

مقام ابراہیم سے فارغ ہو کر آپ زم زم پئیں۔ زم زم کا پانی پینے کے بعد اب ''سعی'' عمرہ کا اہم رکن ادا کرنا ہے۔ حاجی اگر ضعیف اور کمزور ہے تو کچھ دیر آرام کرے۔ کیونکہ عمرہ میں سب سے مشکل مرحلہ سعی کا ہے۔ سعی کے لئے صفا کی طرف جاتے ہوئے پہلے حجر اسود کی سیدھ میں کھڑے ہو کر حجر اسود کو استلام کر کے سعی کی نیت کرے۔ اس میں ضروری نہیں کہ حجر اسود کے قریب ہوں۔ بلکہ حرم کی عمارت جہاں سے شروع ہو رہی ہے اس کی سیڑھیوں سے کھڑے ہو کر حجر اسود کی طرف رخ کر کے استلام کر لیں اور پھر صفا کی پہاڑی کی طرف جائیں۔ صفا پر پہنچ کر کچھ اوپر چڑھیں اور اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کر لیں۔ ایسی جگہ پر کھڑے ہوں جہاں سے بیت اللہ نظر آئے اور بیت اللہ کو دیکھ کر صفا پہاڑی کی دعا دیکھ کر کتاب سے پڑھیں۔ دعا سے فارغ ہو کر آپ پہاڑ سے اترتے ہوئے اس طرف چلیں جس

طرف مروہ ہے۔ تھوڑی دور جا کر آپ کو سبز رنگ کے ستون نظر آئیں گے اور ہری رنگ کی ٹیوب لائٹ بھی جلی ہوئی نظر آئے گی۔ یہاں سے آپ کو اپنی رفتار تیز کر دینا ہوگی۔ گویا کہ آپ دونوں سبز ستونوں کے درمیان کا حصہ دوڑ کر پورا کریں گے۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت حاجرہ علیہا السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بے قراری میں اس جگہ دوڑ لگائی تھی۔ اللہ تعالیٰ کو یہ عمل اتنا پسند آیا کہ اس عمل کو قیامت تک کے لئے یادگار بنا دیا اور ہر حاجی کے لئے اس کو لازم قرار دے دیا۔ اس مقام کی بھی ایک خصوصی دعا ہے جو کہ کتابوں میں مذکور ہے۔ اس کو دیکھ کر پڑھ لیں۔ چکروں کے درمیان جو دعائیں آپ کو یاد ہوں ان کا ورد جاری رکھیں۔ اردو میں بھی اپنے والدین اور احباب کے لئے دعائیں مانگی جا سکتی ہیں۔ صرف صفا اور مروہ پہاڑی پر وہ مخصوص دعا اور سبز ستونوں کے درمیان کی دعا سنت سے ثابت ہے۔ صفا سے مروہ تک ایک چکر مکمل ہوگا۔ مروہ پر پہنچ کر پھر وہ مسنون دعا پڑھیں گے اور ساتھ ہی دعائیں مانگیں گے۔ پھر وہاں سے دوسرا چکر صفا کی طرف شروع ہوگا۔ صفا پر پہنچ کر حسب سابق بیت اللہ کی طرف رخ کریں گے۔ مروہ سے پھر صفا کی طرف چوتھا اور صفا سے مروہ کی طرف پانچواں چکر اور مروہ سے صفا کی طرف چھٹا چکر اور صفا سے مروہ کی طرف ساتواں اور آخری چکر ہوگا۔ عمرہ کا یہ آخری رکن تھا۔ اس کی ادائیگی کے بعد حاجی عمرے کے ارکان سے فارغ ہو گیا۔ اب اہم مرحلہ احرام سے فارغ ہونے کا ہے۔ جس کے لئے سر کے بال منڈوانے ہیں۔ اس سلسلے میں حجاج کرام بہت کوتاہی کرتے ہیں۔ جس سے اندیشہ ہے کہ ان کا حج اور عمرہ بھی خراب ہو جائے گا اور ان پر قربانی (دم) بھی لازم آ جائے۔

حلق کرنا: سعی سے فارغ ہو کر سب سے پہلے اپنے سر کے بال منڈوائے۔ حالت احرام سے فارغ ہونے کے لئے حاجی خود اپنے بال کاٹ سکتا ہے۔ عورتیں بال کی چٹیا کے کونے کو انگلی پر لپیٹ کر اتنا کاٹ لیں گی۔ اب اگر حاجی نے قران کا احرام نہیں باندھا ہے تو وہ احرام اتار لے گا۔ قران والے حاجی حلق اور قصر بھی نہیں کریں گے اور اپنا لباس بھی نہیں پہنیں گے۔ بلکہ احرام ہی میں رہیں گے۔

مناسک حج

اب آپ آٹھ ذی الحجہ تک فارغ ہیں۔ کیونکہ حج کے ارکان کی ادائیگی آٹھ ذی الحجہ سے شروع ہوگی۔ جب آپ کو احرام باندھ کر منیٰ کی طرف کوچ کرنا ہوگا۔ اس لئے اب اگر آپ کے پاس وقت کافی ہے تو آپ حج سے قبل مدینۃ النبی ﷺ کی زیارت اور روضہ اقدس ﷺ پر حاضری سے فارغ ہو جائیں اور اگر وقت کم ہے تو مدینۃ النبی ﷺ کی حاضری حج کے بعد ہوگی۔ اس دوران آپ کا قیام مکہ مکرمہ میں ہوگا۔ اس کا خیال رکھیں کہ آپ کے پاس ۳۵ یا ۴۰ دن ہیں۔ کیونکہ آپ کی سیٹیں مخصوص ہیں۔ اسی مدت میں آپ کو واپس آنا ہے۔ اس لئے کوئی وقت بھی آپ کا عبادت سے فارغ نہیں ہونا چاہئے۔ شیطان نے آپ کو غفلت میں ڈالنے اور راہ سے بھٹکانے کے لئے بے شمار

انتظامات کر رکھے ہیں۔ بازار اشیاء سے بھرے ہوئے ہیں۔ رنگ رنگ کی چیزیں موجود ہیں۔ اگر آپ اس میں مشغول ہوگئے تو سمجھ لیجئے کہ آپ عبادات سے گئے۔ اس لئے بازاروں سے بچنے کی حتی الامکان کوشش کریں۔ حرم کی نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔ کوئی نماز ضائع نہ ہو۔ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ اور حرم کعبہ میں بے شمار مقدس مقامات ہیں ان کی زیارت کرنا ہر حاجی کے لئے ضروری ہے۔ مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران سب سے اہم عبادت فرائض نماز کے بعد طواف ہے۔ اس میں نہ وقت کی قید ہے اور نہ کپڑوں کی قید۔ بس جب وقت ملے فجر' ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور تہجد کے وقت خوب طواف کریں۔ اپنے لئے' والدین کے لئے' اساتذہ اور دوست احباب کی طرف سے طواف کریں۔ ایک بات کا خیال رکھیں کہ طواف کے بعد دو رکعت نماز واجب ہوتی ہے۔ اس کی ادائیگی عصر کے بعد اور فجر کے بعد حنفیہ کے ہاں مکروہ ہے۔ اس لئے اشراق کے وقت یا مغرب کے بعد ان رکعتوں کی ادائیگی ہوگی اور پانچ دس طوافوں کی ایک مرتبہ رکعتیں پڑھ سکتے ہیں۔ بس سات چکر مکمل ہونے پر دوسرے طواف کی نیت کر لی جائے۔ طواف کے بعد دوسرے نمبر پر عبادت بیت اللہ کو دیکھنا ہے۔ بس جتنی دیر حرم میں بیٹھنا ہو خالق دو جہاں کی تجلیات کے مرکز بیت اللہ پر نگاہ رکھے۔

حجر اسود: جنت کا پتھر ہے۔ اس کا بوسہ لینا سنت اور باعث برکت ہے۔ رش کی بناء پر بوسہ لینا ممکن نہ ہوگا۔ اس لئے اس کی طرف اشارہ کر کے استلام (ہاتھ چوم لینا) کرتا رہے۔ کوشش کرے کہ کم از کم ایک مرتبہ بوسہ لے لے۔

رکن یمانی: حجر اسود سے پہلے والا کونہ یہ بھی متبرک مقامات میں سے ہے۔ اس پر ہاتھ پھیرنا باعث برکت وثواب ہے۔

ملتزم: اللہ تعالیٰ کے دربار کا دروازہ ہے بہت ہی بابرکت اور قبولیت دعا کی جگہ ہے۔ جب وقت ملے ملتزم سے چمٹ جائیں اور خوب رو رو کر دعائیں مانگیں۔ یہاں سے کوئی بھی صدق دل سے توبہ کرنے والا محروم نہیں جاتا۔

حطیم: بیت اللہ کا حصہ جو کہ تعمیر سے رہ گیا۔ قریش نے جب تعمیر کی تو حلال رقم نہ ہونے کی بناء پر یہ حصہ پورا نہ کیا جا سکا اور کعبۃ اللہ سے باہر رہ گیا۔ سنگ مرمر کی دیوار کھینچی ہوئی ہے۔ طواف اس دیوار سے باہر کیا جاتا ہے۔ اس جگہ نماز پڑھنا بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا ہے۔ اس لئے جب بھی موقع ملے زیادہ وقت اس مقام پر گزاریں۔ کیونکہ یہ تجلیات ربانی کا مرکز ہے۔

میزاب رحمت: بیت اللہ کی چھت پر لگا ہوا پرنالہ۔ اس مقام پر دعا قبول ہوتی ہے۔ اس کے نیچے بیٹھ کر خوب دعائیں مانگیں۔

غلاف کعبہ: بہت ہی متبرک ہے۔ کیونکہ ہر وقت بیت اللہ کے ساتھ چپکا ہوا ہے۔ اس کو پکڑ کر رو رو کر خدا

تعالیٰ سے دعائیں مانگی جائیں۔

چاہ زم زم: زم زم کا کنواں جو کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدم مبارک سے پھوٹا تھا جو کہ ہزاروں سال سے اسی طرح ہے۔ قیام مکہ کے دوران کوشش یہی ہو کہ جب بھی پیاس لگے زم زم کا پانی پئے۔ جہاں رہائش پذیر ہے وہاں بھی زم زم کا پانی بھر کر لے جایا کرے۔

ایام حج: سات ذوالحجہ کو حرم کے امام صاحب بعد نماز ظہر خطبہ دیتے ہیں۔ یعنی تقریر کرتے ہیں اور حج کے پانچوں دنوں کے احکام بیان کرتے ہیں۔ یہ خطبہ دینا اور اس کا سننا سنت ہے۔ ضرور سنئے۔

حج کا پہلا دن ۸ ذی الحجہ

آج سورج نکلنے کے بعد منیٰ جانا ہے۔ مفرد اور قارن تو پہلے ہی سے احرام باندھے ہوئے ہیں۔ لیکن متمتع احرام کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو چکے۔ وہ اور اہل حل وحرم آج پہلے حج کا احرام باندھیں۔ سنت کے مطابق غسل کریں۔ احرام کی چادریں باندھ کر سر ڈھانک کر مسجد حرام میں آئیں۔ مستحب یہ ہے کہ پہلے طواف تحیہ ادا کریں اور حطیم میں میزاب رحمت کے نیچے یا جس جگہ بھی ممکن ہو دوگانہ احرام ادا کریں اور حج کی نیت کریں کہ: ''اے اللہ! میں نے حج کا ارادہ کیا ہے تو اس کو میرے لئے آسان اور قبول فرمالے۔'' اس کے بعد سر کھول کر قدرے بلند آواز سے تلبیہ کہیں۔ آہستہ آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ مسنون دعا مانگیں: ''اللھم انی اسئلك رضاك والجنة واعوذبك من غضبك والنار۔ '' ..... ''اے اللہ! میں تیری رضا کا سوال کرتا ہوں اور جنت کا۔ تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے غضب سے اور جہنم سے۔'' اب احرام کی پابندیاں آپ پر عائد ہو گئیں اور احرام پوش آفاقی وغیر آفاقی آگے پیچھے دوپہر تک منیٰ پہنچ جاتے ہیں اور ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور نویں کی فجر' پانچ نمازیں منیٰ میں پڑھتے ہیں۔ منیٰ میں رات گزارتے ہیں۔ یہی حضور سرور کائنات ﷺ کی سنت ہے۔

حج کا دوسرا دن ۹ ذی الحجہ

۹ ذی الحجہ کو آفتاب نکل آنے اور دھوپ پھیل جانے کے بعد منیٰ سے عرفات روانہ ہو جایئے۔ اگر سویرے پہنچ جائیں تو کچھ دیر آرام کرلیں۔ اس کے بعد زوال سے پہلے وقوف کے لئے غسل کریں۔ وضو بھی کافی ہے۔ زوال سے پہلے توبہ استغفار تسبیح وتہلیل میں مصروف رہیں۔ زوال ہوتے ہی مسجد نمرہ کے ساتھ ظہر کے وقت میں ظہر وعصر کی نماز ملا کر پڑھیے۔ اس جمع بین الصلوٰتین کے جواز کی مذکورہ پانچ شرطیں ہیں۔ ۱...میدان عرفات۔ ۲...نویں ذی الحجہ۔ ۳...دونوں نمازوں میں احرام بندھا ہوا ہو۔ ۴...امام المسلمین یا اس کا نائب امیر الحج جماعت کرائے۔ ۵...ظہر پہلے اور اس کے بعد ظہر کے وقت میں بلافصل عصر پڑھی جائے امام مسافر ہو تو قصر کرے یعنی ظہر اور عصر دو دو رکعتیں پڑھے۔ مقیم ہو تو پوری یعنی چار رکعتیں پڑھے۔ چونکہ آج کل ہجوم زیادہ ہوتا ہے اور حجاج کرام کے گم ہونے کا اندیشہ

ہوتا ہے اس لئے اپنے اپنے خیموں میں ظہر اور عصر اپنے اپنے وقت میں ادا کر لی جائے۔ اگر امام مقیم ہونے کے باوجود قصر کرے تو حنفی حضرات ایسے امام کے پیچھے نماز ادا نہ کریں۔ اپنے خیموں میں ادا کریں۔

وقوف عرفات

حجاج خداوند ذوالجلال والاکرام کے حضور میں انتہائی عاجزی وزاری اور خشوع وخضوع کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ دونوں ہاتھ دعا کی طرح آسمان کی طرف اٹھائیں۔ نظریں جھکائے انتہائی ادب واحترام کے ساتھ بآواز بلند لبیک اللھم لبیک! کہہ کر دربار خداوندی میں حاضری دیتے ہیں۔ اس یقین کے ساتھ کہ ہم اللہ جل جلالہ کے حضور میں کھڑے ہیں اور وہ ہمیں بنظر کرم دیکھ رہے ہیں۔ تسبیح وتحمید وتکبیر کا نذرانہ عقیدت اور حبیب رب العالمین ﷺ پر صلوٰۃ وسلام کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ یہ وقت اور مقام دعاؤں اور مناجاتوں اور استغفار کی قبولیت کا ایسا قیمتی وقت ہے کہ ایسا وقت سال میں ایک ہی مرتبہ آتا ہے اور وہ بھی ہر جگہ نہیں بلکہ اسی میدان عرفات کے مقدس خطہ میں۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس قیمتی وقت کو دل سے نکلی ہوئی دعاؤں اور التجاؤں میں صرف کیجئے اور جو کچھ مانگنا ہے مانگ لیجئے۔ پتہ نہیں دوبارہ اس بارگاہ رحمت میں حاضری کی توفیق نصیب ہو یا نہ ہو۔ ان دعاؤں کو پڑھئے نہیں بلکہ مانگئے یعنی ہر دعا کے متعلق علم ہو کہ میں نے کیا مانگا ہے یا کیا مانگ رہا ہوں۔ دعا کی قبولیت کا خاص الخاص وقت عصر اور مغرب کے درمیان کا ہوتا ہے۔ غرض غروب آفتاب تک یہی مانگنے اور لینے دینے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

مزدلفہ: وقوف عرفات سے فارغ ہو کر غروب آفتاب کے بعد عرفات سے روانہ ہو جائیے۔ راستہ میں تسبیح وتہلیل اور ذکر اللہ اور بآواز بلند تلبیہ کہنے میں مصروف رہئے۔ مزدلفہ پہنچتے پہنچتے عشاء کا وقت ہو ہی جائے گا۔ مزدلفہ پہنچ کر مشعر حرام کے آس پاس ٹھہرنے کی کوشش کیجئے کہ سرور کائنات ﷺ نے مشعر حرام کے پاس قیام فرمایا تھا۔ ورنہ حدود مزدلفہ میں جہاں بھی جگہ مل جائے راستہ سے ہٹ کر ٹھہریئے۔ ٹھہرنے کے فوراً بعد پہلا کام یہ کیجئے کہ عشاء کے وقت میں اول مغرب کی نماز ادا کیجئے اس لئے کہ آج کے دن مغرب کا یہی وقت ہے۔ مغرب کے فرض پڑھ کر عشاء کے فرض پڑھئے۔ اس کے بعد مغرب کی سنتیں پھر عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھئے۔ اگر اتفاق سے مزدلفہ جلدی پہنچ جائیں تو عشاء کا وقت ہونے کا انتظار کیجئے۔ چاہے جماعت کے ساتھ چاہے تنہا۔ ان دو نمازوں کو جمع کرنے کی چار شرطیں ہیں:

۱...احرام بندھا ہو۔ ۲...وقوف عرفہ پہلے کر لیا ہو۔ ۳...دسویں ذی الحجہ کی شب ہو۔ ۴...عشاء کا وقت ہو چکا ہو۔ اس شب میں تمام رات جاگنا، ذکر اللہ، صلوٰۃ وسلام اور توبہ استغفار وغیرہ میں مصروف رہنا چاہئے۔ بعض علماء کے نزدیک مزدلفہ کی یہ رات شب قدر اور شب جمعہ سے بھی افضل ہے۔

پہلا واجب وقوف مزدلفہ

صبح صادق ہوتے ہی آج کل سعودی حکومت کی طرف سے صبح ہونے کی اطلاع کی غرض سے توپ چلتی

ہے۔ فجر کی نماز اول وقت میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ باجماعت پڑھیے۔ نماز پڑھتے ہی رب العالمین کے دربار میں شکریہ ادا کرنے' واپسی کی اجازت لینے اور رخصت ہونے کی غرض سے پھر پیش ہو جایئے۔ یعنی وقوف کیجئے۔ سورج نکلنے سے چند منٹ پہلے وقوف کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور حاجی شاداں وفرحاں منیٰ روانہ ہو جاتے ہیں۔ بیمار مرد اور عورتیں رات ہی کو منیٰ جا سکتے ہیں۔ شیطان کو مارنے (رمی کرنے کے لئے) مزدلفہ سے کنکریاں چن لینا ہوں گی۔

دوسرا واجب جمرہ عقبہ کی رمی

افضل یہ ہے کہ مزدلفہ سے سیدھے جمرۃ العقبہ (بڑے شیطان) پر آیئے۔ یہ جمرہ منیٰ کے آخری کنارے پر واقع ہے۔ اس کو جمرۃ الاخریٰ بھی کہتے ہیں۔ ہر کنکری پر بسم اللہ اللہ اکبر رضا للرحمن رغماللشیطان! کہہ کر سات کنکریاں ماریں اور جمرۃ العقبہ کی رمی کرتے ہی تلبیہ ختم کر دیجئے۔ اللہ کے نام اللہ کے نام سے (شیطان کو مارتا ہوں) اللہ ہی بڑا ہے (رحمٰن کو خوش کرنے اور شیطان کو ذلیل کرنے کی غرض سے) جمرہ عقبہ کی رمی کا وقت طلوع فجر کے بعد سے زوال تک مستحب ہے۔ اس کے بعد مباح ہے۔ کثرت اژدھام کی وجہ سے دسویں کی رات بلا کراہت جائز ہے۔ اگر دسویں کی رات گزر گئی اور گیارہویں کی صبح ہو گئی تو اس کی رمی کی قضا بھی کرے گا اور تاخیر کا دم بھی لازم ہو گا۔ بوڑھے یا بیمار مرد' عورتیں اور بچے اگر صبح ہونے سے پہلے نویں کی رات میں ہی رمی کر لیں تو ان کے لئے اجازت ہے۔ مرد' عورت بوڑھے' بیمار' کمزور۔ غرض ہر شخص پر اپنے ہی ہاتھ سے رمی کرنا لازم ہے۔ کسی دوسرے کو اپنا نائب بنانا یا دوسرے شخص کا از خود کسی کی طرف سے رمی کر دینا جائز نہیں۔ سوائے اس بیمار شخص کے جس کو اگر کمر پر لاد کر جمرہ کے پاس لے جائیں تب بھی اپنے ہاتھ سے کنکریاں نہ مار سکے۔ ایسے معذور کے لئے دوسرے شخص کو اپنی رمی کا نائب بنانا جائز ہے۔

تیسرا واجب قربانی

افضل یہ ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد ہی قربانی کریں کہ سرور کائنات ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے۔ لیکن اس زمانے میں یہ قربانی کرنا اتنا کٹھن کام ہے کہ جو لوگ کبھی منیٰ میں جا کر جانور ذبح کر چکے ہیں وہی اس دشواری کو جانتے ہیں۔ بہر حال اگر آپ مفرد ہیں اور صرف حج کا احرام باندھا ہے تو آپ کے لئے یہ قربانی کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔ آپ قربانی کئے بغیر حلق کرا کے احرام سے باہر آ سکتے ہیں۔ پھر ایام نحر میں جس وقت اور جس دن آسانی سے قربانی کر سکیں کر دیجئے۔ نہ کر سکیں نہ کیجئے۔ آپ پر واجب نہیں۔ لیکن اگر آپ قارن یا متمتع ہیں تو آپ پر قربانی واجب ہے۔ قربانی کئے بغیر آپ حلق نہیں کرا سکتے اور احرام سے باہر نہیں آ سکتے۔ اسی لئے اللہ پاک نے قربانی کے تین دن رکھے ہیں۔ تین دنوں میں بغیر کسی دشواری کے آپ قربانی کر سکیں کریں اور حلق کیجئے۔ احرام سے باہر آیئے اور نہا دھو کر دن ہی میں طواف زیارت کر آیئے۔ اگر تیسرے دن بھی آپ قربانی نہ کر سکیں تو حلق کرا کے احرام سے باہر آیئے اور طواف زیارت کر لیجئے۔ اس صورت میں آپ کو دو دم دینے پڑیں گے۔ ایک قران یا تمتع کا اور ایک تاخیر واجب کا اور اگر طواف

زیارت بھی بارہ تاریخ کے غروب آفتاب تک نہ کیا تو تیسرا دم تاخیر طواف زیارت کا بھی لازم ہوگا۔

چوتھا واجب حلق

قربانی کے بعد تمام سر کے بال منڈوایئے کہ یہی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور اس کی آپ ﷺ نے تاکید فرمائی ہے۔ سارے سر کے بال کٹوانے سے بھی یہ واجب ادا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ناخن کاٹیں' خط بنوائیں اور غسل یا وضو کر کے احرام کی چادریں اتاریئے۔ باقاعدہ سلا ہوا لباس پہنئے' خوشبو لگایئے۔ اب احرام کی پابندیوں سے آزاد ہیں۔ بجز بیوی کے کہ وہ طواف زیارت کے بعد حلال ہوگی۔ عورتوں کے لئے سر کے بال منڈوانا حرام ہے۔ وہ سر کے بالوں کو اکٹھا کر کے ایک پور کے بقدر بال کٹوا دیں۔ عورتیں اپنے مرد محرم سے بال کٹوا دیں یا خود اپنے بال کاٹ لیں۔

دسویں تاریخ کا سب سے اہم اور ضروری فرض طواف زیارت ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ آپ جمرہ عقبہ کی رمی اور قربانی کرتے ہی احرام کھول کر نہا کر عید کا لباس پہن کر خوشبو لگا کر مکہ مکرمہ جائیں اور بیت اللہ کی زیارت یعنی طواف زیارت کریں کہ یہی آج کی عید اور سب سے شاندار عید ہے اور وہاں سے واپس آ کر ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کریں کہ سرور کائنات ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔ حج کے اس دوسرے فرض کے ادا کرنے سے بارھویں کی شام تک جس وقت بھی ہو یہ طواف زیارت کر لینا چاہئے۔ چاہے احرام کھولا یا نہیں۔ حلق کرایا ہو یا نہیں۔ ہر صورت میں یہ فرض ادا ہو جائے گا۔ باقی یہ ترتیب کہ اول رمی جمرہ عقبہ اس کے بعد قربانی پھر حلق پھر احرام کھولنا اور طواف زیارت کرنا یہ ترتیب سنت ہے۔ مگر علاوہ طواف زیارت کے باقی مناسک میں یہ ترتیب واجب ہے۔

ایام رمی: ۱۰/۱۱/۱۲/۱۳ ذی الحجہ مناسک کی اصطلاح میں ایام رمی کہلاتے ہیں۔ اس لئے ان دنوں میں رمی ہی وہ عبادت ہے جس کے لئے منیٰ میں قیام کرنا سنت موکدہ اور بعض علمائے کرام کے نزدیک واجب ہے اور منیٰ سے باہر مکہ میں یا کسی اور جگہ رات گزارنا ممنوع ہے۔

تین جمرے اور ان کی رمی

منیٰ کی بڑی مسجد جس کا نام مسجد خیف ہے زوال کے بعد ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ مسجد خیف میں یا اپنی قیام گاہ پر پڑھ کر شارع جمرات پر چلیں تو راستہ میں پہلا جمرہ جو آئے گا اس کو جمرہ اولیٰ کہتے ہیں۔ بالکل اسی طرح کھڑے ہو کر جس طرح جمرہ عقبہ کی رمی کی تھی اس جمرہ پر سات کنکریاں پوری احتیاط کے ساتھ ماریئے۔ ہر کنکری کے ساتھ بسم اللہ اللہ اکبر کہئے۔ ہجوم نہ ہو تو رضا للرحمن رغما للشیطان ! بھی کہئے۔ رمی کے بعد دائیں جانب ہٹ آیئے اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر توبہ استغفار اور تسبیح و تمجید کے بعد مناسک حج کے صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق دیئے اور قبول فرما لینے کی دعا کیجئے اور جو جی چاہے دعا کیجئے کہ مقام قبول دعا ہے۔ اتنی دیر ٹھہریئے جتنی دیر قرآن کریم کی بیس آیات پڑھی جا سکیں۔ اس کے بعد آگے چلئے۔ جمرہ وسطیٰ پر آیئے اور اسی طرح سات کنکریاں ماریں جس طرح جمرہ اولیٰ پر ماری تھیں اور اسی طرح ہٹ کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر تسبیح و تہلیل کے بعد دعا مانگئے۔ جس طرح جمرہ اولیٰ پر مانگی تھی اور اتنی

ہی دیر ٹھہریئے جتنی دیر جمرہ اولیٰ پر ٹھہرے تھے۔ اس کے بعد آگے چلئے اور جمرہ عقبہ پر آیئے جس کو اس ترتیب کی بنا پر جمرہ اخریٰ بھی کہا جاتا ہے۔ اسی طرح سات کنکریاں ماریئے جس طرح اس سے پہلے ماری ہیں۔ مگر اس جمرہ پر ٹھہرنے اور دعا مانگنے کا ثبوت نہیں ہے۔ واضح ہو کہ ان جمروں کی رمی کے وقت اس قدر ہجوم ہوتا ہے کہ دو چار موتیں ضرور ہو جاتی ہیں۔ اس لئے سعودی حکومت نے شارع جمرات کو کافی کشادہ کر دینے کے علاوہ جمرات کے حصہ میں سڑک کو اوپر نیچے ڈبل کر دیا ہے۔ اب جمرہ پر اوپر سے بھی رمی ہو سکتی ہے اور نیچے سے بھی۔ اسی طرح ۱۲ تاریخ کو تینوں جمروں کی رمی بھی کیجئے۔ تیرھویں تاریخ کی رمی قرآن کی تصریح کے مطابق اختیاری ہے۔ ضرورت کی بنا پر ترک کی جا سکتی ہے۔

ایام رمی میں رمی کا وقت

گیارہ اور بارہ دو تاریخوں میں رمی کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے۔ اس سے پہلے رمی کرنا جائز نہیں ہے۔ زوال کے بعد غروب آفتاب تک بلا کراہت جائز ہے اور مغرب کے بعد سے صبح صادق سے پہلے کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ لیکن آج کل اس بے پناہ ہجوم کے زمانہ میں رات کو رمی کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ خصوصاً بوڑھوں، بیماروں اور عورتوں کو دن میں رمی نہیں کرنی چاہئے۔ رات میں کرنی چاہئے۔ تیرھویں تاریخ کی رمی اختیاری ہے۔ معقول ضرورت یا عذر کی وجہ سے ترک کرنے میں گناہ نہیں۔ لہٰذا اگر تیرھویں تاریخ کی رمی نہ کرنے کا ارادہ ہو تو افضل یہ ہے کہ عصر کے بعد غروب سے پہلے رمی کرتے ہی منیٰ سے نکل جائیں۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ جمرہ عقبہ منیٰ کے آخری کنارے پر حدود منیٰ سے باہر ہے۔ بظاہر تو اس میں کوئی دشواری نہیں۔ لیکن ٹریفک کی دشواری کی بناء پر اگر غروب بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ بہرحال غروب کے بعد بھی بہ کراہت تیز یہی واپس جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر صبح صادق ہو گئی تو تیرھویں کی رمی بھی واجب ہو گئی۔ اگر بغیر رمی کے جائیں تو دم لازم ہوگا۔ اتنی سہولت ہے کہ تیرھویں کی رمی زوال سے پہلے کر کے بھی جا سکتے ہیں۔ مگر افضل یہی ہے کہ زوال کے بعد رمی کر کے جائے۔ منیٰ سے واپسی پر محصب میں جو کہ مکہ مکرمہ میں واقع ہے اور آج کل اس کو معبدہ کہتے ہیں ٹھہرنا چاہئے۔ خواہ تھوڑی ہی دیر کے لئے ٹھہرے۔ مگر کمال نیت یہ ہے کہ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی چار نمازیں محصب میں پڑھیں اور قدرے آرام کر کے مکہ میں آئیں۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب کہ آپ پا پیادہ مکہ میں آئیں مگر کاروں اور بسوں کی سواری میں ٹھہرنا دشوار ہے۔ بجز اس کے کہ اپنی گاڑی ہو۔ بہرصورت اگر محصب میں نہ ٹھہر سکے تو کوئی حرج نہیں۔

حج کا آخری واجب طواف وداع ہے۔ طواف وداع واجب ہے۔ یہ واجب ادا تو ہر اس طواف نفل سے بھی ہو جاتا ہے جو طواف زیارت کے بعد کیا جائے۔ لیکن ایک شریف مہمان کا جیسے اخلاقی فرض ہے کہ وہ اپنے معزز اور کریم میزبان سے الوداعی ملاقات اور مصافحہ کر کے جائے۔ لہٰذا ہر حاجی پر یہ فرض ہے کہ وہ بیت اللہ کی آخری زیارت اور حجر اسود کا استلام کر کے فراقیہ اور حزنیہ کلمات کہتا ہوا زار زار روتا ہوا اور آئندہ ملاقات کا شوق ظاہر کرتا ہوا الٹے پاؤں بیت اللہ کی طرف دیکھتا ہوا رخصت ہو اور مسجد حرام سے نکلے اور وطن کی طرف روانہ ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت!

ادارہ

مرزا قادیانی کا آخری عقیدہ

حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا آخری عقیدہ جس پر ان کا خاتمہ ہوا یہی تھا کہ وہ نبی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے آخری خط میں جو ٹھیک ان کے انتقال کے دن اخبار عام میں شائع ہوا واضح الفاظ میں لکھا تھا کہ۔

’’میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کرسکتا ہوں؟۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔‘‘

(اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء منقول از حقیقت النبوت مرزا محمود ص ۲۷۱ و مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۶)

یہ خط ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا گیا اور ۲۶ مئی کو اخبار عام میں شائع ہوا۔ ٹھیک اسی دن مرزا قادیانی کا انتقال ہوگیا۔

غیر تشریعی نبوت کا افسانہ

بعض مرتبہ مرزائی صاحبان کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی نے غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور غیر تشریعی نبوت عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں۔ لیکن دوسری مرزائی تاویلات کی طرح اس تاویل کے بھی صغریٰ کبریٰ دونوں غلط ہیں۔ اول تو یہ بات ہی سرے سے درست نہیں کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ صرف غیر تشریعی نبوت کا تھا۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت تشریعی

حقیقت تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے روز افزوں دعاوی کے دور میں ایک مرحلہ ایسا بھی آیا ہے جب انہوں نے غیر تشریعی نبوت سے بھی آگے قدم بڑھا کر واضح الفاظ میں اپنی وحی اور نبوت کو تشریعی قرار دیا ہے اور اسی بناء پر ان کے متبعین میں سے ظہیر الدین اروپی کا فرقہ انہیں کھلم کھلا تشریعی نبی مانتا تھا۔ اس سلسلے میں مرزا قادیانی کی چند عبارتیں یہ ہیں۔ اربعین نمبر ۴ میں لکھتے ہیں کہ:

’’ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام: ’’قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلك ازکی لھم ۔‘‘ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تئیس برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔ اور

اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان ھذا لفی لصحف الاولیٰ صحف ابراھیم وموسیٰ! یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔'' (اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵،۴۳۶)

مذکورہ بالا عبارت میں مرزا قادیانی نے واضح الفاظ میں اپنی وحی کو تشریعی وحی قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ دافع البلاء میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا ہے جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔'' (دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام تشریعی نبی تھے اور جو شخص آپ سے ''تمام شان میں'' یعنی ہر اعتبار سے بڑھ کر ہو تو وہ تشریعی نبی کیوں نہیں ہوگا؟۔ اس لئے یہ کہنا کسی طرح درست نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کبھی اپنی تشریعی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

اس کے علاوہ مرزائی صاحبان عملاً مرزا قادیانی کو تشریعی نبی ہی قرار دیتے ہیں۔ یعنی ان کی ہر تعلیم اور ان کے ہر حکم کو واجب الاتباع مانتے ہیں۔ خواہ وہ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ہو۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے اربعین نمبر۴ میں ص۱۵ کے حاشیہ پر لکھتا ہے کہ:

''جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کردیا گیا۔'' (اربعین نمبر۴ ص۱۳ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۴۳)

حالانکہ نبی کریم ﷺ کا واضح اور صریح ارشاد موجود ہے کہ: ''الجهاد ماض منذ بعثنی الله الیٰ ان يقاتل آخر امتی الدجال . ابوداؤد ج۱ ص۲۵۲ باب الغزو مع آئمة الجور'' ﴿یعنی جہاد بعثت نبوی ﷺ سے قیامت تک جاری رہے گا۔﴾

مرزائی صاحبان شریعت محمدیہ کے اس صریح اور واضح حکم کو چھوڑ کر مرزا قادیانی کے حکم کی اتباع کرتے ہیں۔ اس طرح شریعت محمدیہ میں جہاد، خمس، فئی، جزیہ اور غنائم کے تمام احکام جو حدیث اور فقہ کی کتابوں میں سینکڑوں صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ان سب میں مرزا قادیانی کے مذکورہ بالا قول کے مطابق تبدیلی کے قائل ہیں۔ اس کے

بعد تشریعی نبوت میں کون سی کسر باقی رہ جاتی ہے۔

ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں

اگر بالفرض یہ درست ہو کہ مرزا قادیانی ہمیشہ غیر تشریعی نبوت ہی کا دعویٰ کرتے رہے ہیں تب بھی ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ عقیدہ ختم نبوت میں یہ تفریق کرنا کہ فلاں قسم کی نبوت ختم ہوگئی ہے اور فلاں قسم کی باقی ہے۔ اسی دجل وتلبیس کا ایک جزو ہے جس سے سرکار دو عالم ﷺ نے خبردار فرمایا تھا۔ سوال یہ ہے کہ قرآن کریم کی کون سی آیت یا سرکار دو عالم ﷺ کے کون سے ارشاد میں یہ بات مذکور ہے کہ ختم نبوت کے جس عقیدے کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے سینکڑوں بار دہرایا جارہا ہے۔ وہ صرف تشریعی نبوت کے لئے ہے اور غیر تشریعی نبوت اس سے مستثنیٰ ہے؟۔ اگر غیر تشریعی انبیاء کا سلسلہ آپ ﷺ کے بعد بھی جاری تھا تو قرآن کریم کی ابدی آیات نے سرکار دو عالم ﷺ کی لاکھوں احادیث میں سے کسی ایک حدیث نے یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بے شمار اقوال میں سے کسی ایک قول ہی نے یہ بات کیوں بیان نہیں کی؟۔ بلکہ کھلے لفظوں میں ہمیشہ یہی واضح کیا جاتا رہا کہ ہر قسم کی نبوت بالکل منقطع ہوچکی اور اب کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ختم نبوت کی سینکڑوں احادیث میں سے خاص طور پر مندرجہ ذیل احادیث دیکھئے:

”ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی · رواه الترمذی ج۲ ص۵۳ ابواب الرؤیا وقال صحیح · “ ﴿بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہوچکی۔ پس نہ میرے بعد کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔﴾

یہاں اول تو نبی اور رسول کے ساتھ نبوت اور رسالت کے وصف ہی کو بالکلیہ منقطع قرار دیا گیا۔ دوسرے رسول اور نبی دو لفظ استعمال کر کے دونوں کی علیحدہ علیحدہ نفی کی گئی اور یہ بات طے شدہ ہے کہ جہاں یہ دونوں لفظ ساتھ ہوں وہاں رسول سے مراد نئی شریعت لانے والا اور نبی سے مراد پرانی شریعت ہی کا متبع ہوتا ہے۔ لہٰذا اس حدیث نے تشریعی اور غیر تشریعی دونوں قسم کی نبوت کو صراحتاً ہمیشہ کے لئے منقطع قرار دے دیا۔

آنحضرت ﷺ نے اپنے آخری اوقات حیات میں جو بات بطور وصیت ارشاد فرمائی۔ اس میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت کے مطابق یہ الفاظ بھی تھے کہ:

”یا ایها الناس لم یبق من مبشرات النبوة الا الرؤیا الصالحة · رواه مسلم ج۱ ص۱۹۱ باب النهی عن قراءة القرآن فی الرکوع والسجود النسائی وغیره · “ ﴿اے لوگو! مبشرات نبوت میں سے سوائے اچھے خوابوں کے کچھ باقی نہیں رہا۔﴾

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

’’كانت بنواسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وانه لانبي بعدي وسيكون خلفاء فيكثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببيعت الاول فالاول اعطرهم حقهم. صحيح بخاري ص ۴۹۱ ج ۱ كتاب الانبياء ومسلم ص ۱۲۶ ج ۲ كتاب الامارة ‘‘﴿بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء علیہم السلام کرتے تھے۔ جب کوئی نبی وفات پاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت زیادہ ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا خلفاء کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا ارشاد ہے۔ فرمایا یکے بعد دیگرے ان کی بیعت کا حق ادا کرو۔﴾

اس حدیث میں جن انبیائے بنی اسرائیل کا ذکر ہے وہ کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے۔ بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی کی شریعت کا اتباع کرتے تھے۔ لہٰذا غیر تشریعی نبی تھے۔ حدیث میں آنحضرت ﷺ نے بتادیا کہ میری امت میں ایسے غیر تشریعی نبی بھی نہیں ہوں گے۔ نیز لا نبی بعدی! کہنے کے ساتھ آپ ﷺ نے اپنے بعد آنے والے خلفاء تک کا ذکر کردیا۔ لیکن کسی غیر تشریعی یا ظلی بروزی نبی کا کوئی اشارہ بھی نہیں دیا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مرزائی اعتقاد کے مطابق دنیا میں ایک ایسا عظیم نبی آنے والا تھا جو تمام انبیائے بنی اسرائیل سے افضل تھا۔ اس میں (معاذ اللہ) تمام کمالات محمد یہ ﷺ دوبارہ جمع ہونے والے تھے اور اس کے تمام انکار کرنے والے کافر، گمراہ، شقی اور عذاب الٰہی کا نشانہ بننے والے تھے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے نہ صرف یہ کہا کہ آپ کے بعد تمام نبوت کا دعویٰ کرنے والے دجال ہوں گے اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔ بلکہ آپ ﷺ کے بعد خلفاء تک کا ذکر کیا گیا۔ لیکن ایسے عظیم الشان نبی کی طرف کوئی اشارہ تک نہیں کیا گیا۔ اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا نکلتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے (معاذ اللہ) اپنے بندوں کو جان بوجھ کر ہمیشہ کے لئے ایک گمراہ کن دھوکے میں مبتلا کردیا۔ تاکہ وہ علی الاطلاق ہر قسم کی نبوت کو ختم سمجھیں اور آنے والے غیر تشریعی نبی کو جھٹلا کر کافر، گمراہ اور مستحق عذاب بنتے رہیں؟۔ کیا کوئی شخص دائرہ اسلام میں رہتے ہوئے اس بات کا تصور بھی کرسکتا ہے۔

عربی صرف ونحو کا ابتدائی طالب علم بھی جانتا ہے کہ عربی زبان کے قواعد کی رو سے لانبی بعدی! ﴿میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا﴾ کا جملہ ایسا ہی ہے جیسے لا الٰہ الا اللہ! ﴿اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں﴾ لہٰذا اگر اول الذکر جملے میں کسی چھوٹے درجے کے غیر تشریعی یا طفیلی نبی کی گنجائش نکل سکتی ہے تو کوئی شخص یہ کیوں نہیں کہہ سکتا کہ موخر الذکر جملے میں ایسے چھوٹے خداؤں کی گنجائش ہے جن کی معبودیت (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کا ظل، بروز ہونے کی وجہ سے ہے اور جو مستقل بالذات خدا نہیں۔ ہر باخبر انسان کو معلوم ہے کہ دنیا کی بیشتر مشرک قومیں ایسی ہیں جو مستقل بالذات خدا صرف اللہ تعالیٰ کو قرار دیتی ہیں اور ان کا شرک صرف اس بناء پر ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ کچھ ایسے دیوتاؤں اور معبودوں کے بھی قائل ہیں جن کی خدائی مستقل بالذات نہیں۔ کیا ان کے بارہ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ لا الٰہ

الا اللہ! کے قائل ہیں؟۔ اگر بالواسطہ خداؤں کے اعتقاد کے ساتھ اسلام کا پہلا عقیدہ یعنی عقیدہ توحید سلامت نہیں رہ سکتا تو آپ ﷺ کے بعد بالواسطہ یا غیر تشریعی انبیاء کے اعتقاد کے ساتھ اسلام کا دوسرا عقیدہ یعنی عقیدہ ختم نبوت کیسے سلامت رہ سکتا ہے۔

یہاں یہ بھی واضح رہنا چاہئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات اور نزول ثانی کے عقیدے کو عقیدہ ختم نبوت سے متضاد قرار دینا اسی خلط مبحث کا شاہکار ہے جسے احادیث میں مدعیان نبوت کے دجل سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ختم نبوت کی آیات اور احادیث کو پڑھ کر ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی وہی مطلب سمجھے گا جو پوری امت نے اجماعی طور پر سمجھے ہیں۔ یعنی یہ کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔ اس سے یہ نرالا نتیجہ کوئی ذی ہوش نہیں نکال سکتا کہ آپ ﷺ کے بعد پچھلے انبیاء علیہم السلام کی نبوت چھن گئی ہے یا پچھلے انبیاء میں سے کوئی باقی نہیں رہا۔ اگر کسی شخص کو آخر الاولاد یا خاتم الاولاد! یعنی فلاں شخص کا آخری لڑکا قرار دیا جائے تو کیا کوئی شخص بقائمی حواس اس کا یہ مطلب سمجھ سکتا ہے کہ اس لڑکے سے پہلے جتنی اولاد ہوئی تھی وہ سب مرچکی؟۔ پھر آخر خاتم الانبیاء یا آخر الانبیاء کے لفظ کا یہ مطلب کونسی لغت، کونسی عقل اور کونسی شریعت کی روشنی میں لیا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے تھے وہ سب وفات پاچکے؟۔

خود مرزا قادیانی خاتم الاولاد کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:''سو ضرور ہوا کہ وہ شخص جس پر بکمال وتمام دورۂ حقیقت آدمیہ ختم ہو وہ خاتم الاولاد ہو۔ یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔'' (تریاق القلوب ص۱۵۶، خزائن ج۱۵ ص۴۷۹)

پھر اس کے بعد مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:''میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم اولاد تھا۔'' (تریاق القلوب ص۱۵۷، خزائن ج۱۵ ص ایضاً)

خود مرزا قادیانی کی اس تشریح کے مطابق بھی خاتم النبیین کے معنی اس کے سوا اور کیا ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی ماں کے پیٹ سے نہیں نکلے گا۔ لہٰذا حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات اور نزول کا عقیدہ عقل وخرد کی آخر کون سی منطق سے آیت خاتم النبیین کے منافی ہوسکتا ہے؟۔

ضروری اعلان!

قارئین لولاک سے گزارش ہے کہ جلد کی تبدیلی کے بعد جن حضرات کا سالانہ چندہ ختم ہوچکا ہے اور انہیں ماہنامہ لولاک کی طرف سے بذریعہ خط آگاہ بھی کیا جاچکا ہے۔ لیکن تاحال چندہ ارسال نہیں کیا گیا۔ براہ کرام! چندہ ارسال فرماکر مشکور فرمائیں۔ خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ ادارہ

مرزا غلام احمد قادیانی کے انگریزی الہام!

﴿تحریر: جناب اشتیاق احمد﴾

مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا تھا کہ مجھے الہام بھی ہوتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے باتیں اس کے دل میں ڈالی جاتی ہیں۔ مزے کی بات یہ کہ مرزا قادیانی کو الہام عربی زبان میں نہیں' اردو یا انگریزی زبان میں ہوتے تھے۔ اس نے اپنی کتابوں میں بے شمار الہامات درج کئے ہیں۔ آج ہم آپ کو وہ الہامات بھی سناتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ سب کے سب مرزا قادیانی کی اپنی کتابوں سے نقل کئے گئے ہیں۔ یعنی ہم اپنی طرف سے نہیں لکھ رہے۔ لیجئے ملاحظہ فرمایئے۔

مرزا قادیانی کو الہام ہوا کہ: ''آئی لو یو...... I Love you...... یعنی میں تم سے محبت کرتا ہوں۔''

پھر الہام ہوا کہ: ''آئی ایم ود یو........ I am with you........ یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں۔''

پھر الہام ہوا کہ: ''آئی شل ہلپ یو...... I shall help you........ یعنی میں تمہاری مدد کروں گا۔''

پھر الہام ہوا کہ: ''آئی کین' واٹ آئی ول ڈو I can what i will do میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔''

یہ غالباً وہیا انگریزی ترجمہ ہے جس طرح کا ابتدائی کلاسوں کے بچے سکولوں میں کرتے ہیں اور ٹیچر مزے لے لے کر ایسی کوششوں کے نمونے اپنے دوستوں کو سناتے ہیں۔

پھر اس کے بعد بہت ہی زور سے بدن کانپا (مرزا قادیانی کا) اور یہ الہام ہوا: ''وی کین واٹ وی ول ڈو...... We can what we wil; do........ ہم کر سکتے ہیں جو ہم کریں گے۔''

آگے مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''اور اس وقت ایسا معلوم ہوا گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا بول رہا ہے۔''

آپ نے اس الہام کے الفاظ پڑھے۔ آپ آخری جملے پر غور کریں۔ لکھتا ہے کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا بول رہا ہے۔

یہاں مرزا قادیانی نے اپنے خدا کا مزید تعارف کروا دیا ہے۔ اس نے خود اپنی کتاب میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ میں انگریز کا لگایا ہوا پودا ہوں۔ اب جس پودے کو انگریز نے لگایا' اسے الہامات بھی انگریز ہی کی طرف سے ہو سکتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ انسان لاکھ جھوٹا ہو' کبھی نہ کبھی اس کے منہ سے سچ نکل ہی جاتا ہے۔ شیطان تک بھی کبھار سچ بولنے پر مجبور ہوتا ہے۔

مزید ملاحظہ کیجئے کہ: ''گاڈ از کمنگ بائی ہزار آرمی........ God is coming by his army........ اللہ اپنی فوج کے ساتھ آرہا ہے۔''

بائی کے لفظ پر غور کریں۔’’The days دی ڈیز شل کم گاڈ شل ہلپ یو۔ وہ دن آئیں گے جب اللہ تمہاری مدد کرے گا۔‘‘ پہلے ’’Shell‘‘ کی فصاحت پر غور کریں۔

یہ الہامات مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب حقیقت الوحی سے لئے گئے ہیں۔

پنجابی الہام

غلط انگریزی کے علاوہ مرزا قادیانی کو پنجابی زبان میں بھی الہام ہوتے تھے۔

مرزا قادیانی کا ایک الہام ہے کہ: ’’پٹی پٹی گئی۔ یعنی پٹی تباہ ہوگئی‘‘

مرزا قادیانی نے اس فرشتے کا ذکر بھی کیا ہے جو یہ الہامات یا وحی اس تک پہنچاتا تھا۔ اس نے اس کا نام ٹیچی ٹیچی لکھا ہے۔ اسی کتاب میں لکھتا ہے کہ:

’’5 مارچ 1905ء کو میں نے خواب دیکھا۔ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا۔ اس نے بہت سا روپیہ میرے سامنے ڈال دیا (مرزا جی! خواب میں بھی روپے ہی دیکھتے تھے۔ کیا نبوت ہے؟) میں نے اس کا نام پوچھا۔ اس نے کہا: نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا: آخر کچھ تو ہوگا۔ اس نے کہا: میرا نام ٹیچی ٹیچی ہے۔ ٹیچی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں۔ یعنی عین ضرورت کے وقت آنے والا۔ تب میری آنکھ کھل گئی۔‘‘

(حقیقت الوحی ص 332، خزائن ج 22 ص 346)

مرزائیوں کی ایک عجیب بات چلتے چلتے آپ کو بتادوں۔ مرزائی خود کو مرزائی کہتے ہوئے بہت گھبراتے ہیں۔ خود کو احمدی کہتے ہیں۔ ان سے جب پوچھا جاتا ہے کہ کیا آپ مرزائی ہیں تو فوراً جواب دیتے ہیں کہ جی نہیں۔ ہم تو احمدی ہیں۔

تحریف قرآن

اب آپ مرزا قادیانی کا ایک الہام پڑھیں۔ آپ کو پڑھ کر حیرت ہوگی۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

’’اور یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے............’’انا انزلنا قریباً من القادیان۔‘‘

یعنی بے شک ہم نے نازل کیا قادیان میں۔ جس روز یہ الہام ہوا اس روز میرے بھائی مرزا غلام قادر میرے پاس بیٹھے قرآن پڑھ رہے تھے۔ پڑھتے پڑھتے انہوں نے یہ الفاظ پڑھے۔ یعنی ’’انا انزلنا قریباً من القادیان۔‘‘ تو میں سن کر بہت حیران ہوا کہ قادیان کا نام اور قرآن میں درج ہے۔ تب میں نے دل میں کہا کہ واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام قرآن میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ مکہ، مدینہ، قادیان۔

’’یہ کشف تھا۔ جو مجھے کئی سال ہوئے دکھایا گیا۔‘‘

آپ نے کشف ملاحظہ فرمایا۔ الہام پڑھا۔ اب ذرا مرزائی حضرات قادیان کا لفظ قرآن میں دکھادیں۔ کیونکہ کشف میں تو اگر کپڑوں پر سرخی کے قطرات گر جائیں تو وہ بھی محفوظ رہتے ہیں اور دیکھے اور دکھائے جاتے ہیں۔ تب پھر جب کشف میں مرزا قادیانی نے قرآن میں قادیان کا لفظ دیکھ لیا تو اب مرزائی ہمیں دکھادیں۔ اگر نہیں دکھا سکتے تو کم از کم غور ہی کر لیں کہ وہ کس دلدل میں پھنس گئے ہیں۔ فرشتے کا نام ٹیچی ٹیچی بوقت ضرورت جو رقم لے کر آتا تھا اور قرآن میں قادیان کا نام۔ اس پر دعویٰ نبوت کا.......... ہے نا کمال۔

اردو میں الہام

مرزا قادیانی کبھی کوئی سچ بول لیتے تھے اور یہ سچ تھا کہ انہوں نے بتادیا کہ ان کا خدا اور رقم لانے والا فرشتہ کس قسم کے ہیں۔ اب چند الہامات اردو زبان میں ملاحظہ فرمایئے:

''اے مرزا تو ہم سے میری اولاد جیسا ہے۔''

استغفر اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نہ اس (اللہ) نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے۔ اور مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے یہ فرمایا کہ تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے۔ اولاد جیسا کوئی اسی صورت ہی ہو سکتا ہے جب اولاد بھی موجود ہو۔ جس کسی کی کوئی اولاد نہیں۔ اس سے کوئی یہ کہہ سکتا ہے۔ میں تو آپ کی اولاد جیسا ہوں۔ یا کوئی کہہ سکتا ہے کہ آپ میرے لئے میری اولاد جیسے ہیں۔ کسی کے ہاں اولاد ہوگی تبھی یہ بات کہی جاسکے گی۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کو جو عقیدہ سکھایا گیا وہ عیسائیوں والا تھا۔ وہ بھی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا سمجھتا تھا۔ اس سے سکھانے والوں کا بھی پتا چلتا ہے اور اس بات کا بھی کہ مرزا قادیانی مرتد ہونے کے ساتھ مشرک بھی تھا۔

خطبہ الہامیہ نامی کتاب میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ''مجھے خدا کی طرف سے مارنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔''

ذرا غور فرمائیں۔ یہاں مرزا قادیانی نے جھوٹ کی انتہا کر دی۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اس تحریر میں مرزا قادیانی نے خود کو سب سے بڑا جھوٹا ہی ثابت کر دیا۔ یاد کیجئے۔ مرزا قادیانی نے پیش گوئی کی تھی کہ محمدی بیگم سے جس کا نکاح ہوگا وہ مر جائے گا۔ اس نے مدت بھی مقرر کر دی تھی کہ اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو زندہ کرنے اور مارنے کی صفت دی تھی تب تو مرزا قادیانی خود اپنی اس صفت سے کام لے کر محمدی بیگم کے والد احمد بیگ کو ہلاک کر سکتا تھا اور اپنی پیش گوئی کے مطابق خود کو سچا ثابت کر سکتا تھا۔ یہ تو اس کے لئے ایک سنہری موقع تھا۔ اسی طرح پادری عبداللہ آتھم کو بھی اس نے مرنے کا وقت بتادیا تھا۔ وہ بھی نہ مرا.......... اب مرزا قادیانی کو چاہئے تھا نا' اپنی اس صفت سے کام لے کر عبداللہ آتھم کو مقررہ وقت پر موت کی نیند سلا دیتا اور اعلان کر دیتا کہ دیکھو! میں نے عبداللہ آتھم کے اتنی مدت میں مر جانے کی پیش گوئی کی تھی اور یہ مر گیا۔ لیکن مرزا قادیانی نے

اپنے ہاتھوں سے یہ قیمتی مواقع ضائع کر دیئے۔

اسی سال تک مرزا قادیانی کی اشد ترین ضرورت تھی۔ ورنہ وہ جھوٹا ثابت ہوتا۔ وہ خود کو 68 سال سے اوپر زندگی نہ دے سکا۔ اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو ایسی ذلت اور کذب بیانی سے محفوظ رکھے۔

اب ایک اور الہام سن لیں۔ مرزا قادیانی نے حقیقت الوحی میں لکھا ہے کہ: ''اے مرزا! تیری شان یہ ہے کہ تو جس چیز کو ''کن'' کہہ دے۔ وہ فوراً ہو جاتی ہے۔''

کن! کہنا صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اس صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ لیکن مرزا قادیانی نے یہاں دعویٰ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس صفت میں اسے شریک کیا ہے۔ یہ اتنے بڑے جھوٹ ہیں کہ جن کی کوئی انتہا نہیں۔

مرزا قادیانی نے اپنے ایک الہام میں یہ بھی لکھا ہے کہ:

ایک دن میں نے دیکھا۔ میرے مقابلے میں چند لوگوں نے پتنگ اڑائی (یعنی مرزا قادیانی بھی اس الہام کے وقت پتنگ اڑا رہا تھا) چنانچہ ایک شخص کی پتنگ ٹوٹ گئی اور میں نے اس کو زمین پر گرتے دیکھا۔ پھر کسی نے کہا کہ: ''غلام احمد کی جے۔''

یہاں مرزا قادیانی نے اپنا رشتہ ہندوؤں سے جوڑنے کی کوشش کی ہے اور بتایا ہے کہ وہ ہندو بھی ہے۔

ایک روز مرزا قادیانی نے خواب دیکھا کہ برطانیہ کی ملکہ اس کے گھر میں رونق افروز ہوئی ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنے مرید عبدالکریم سے کہا کہ حضرت ملکہ معظمہ کمال مہربانی فرما کر ہمارے ہاں تشریف لائی ہیں اور دو روز قیام فرمایا ہے۔ ان کا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہیے۔

آپ نے دیکھا! انگریز کی طرف سے مقرر کئے جانے والے نبی کے ہاں انگریز ملکہ ہی آ سکتی ہے۔ مرزا قادیانی کا ایک اور الہام پڑھئے:

''21 رمضان المبارک کی رات میں نے ایک خواب دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ کسی نے مجھ سے درخواست کی کہ اگر تیرا خدا قادر ہے تو تو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پر ہے بھینس بن جائے۔ اسی وقت میں نے دیکھا کہ ایک وزنی پتھر میرے سر پر ہے جس کو کبھی میں پتھر خیال کرتا ہوں کبھی لکڑی تب میں نے اس کو زمین پر پھینک دیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اس پتھر کو بھینس بنا دے۔ میں اس دعا میں لگ گیا۔ جب سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں وہ پتھر بھینس بن گیا۔ سب سے پہلے میری نظر اس کی آنکھوں پر پڑی۔ وہ بڑی روشن اور لمبی تھیں۔ میں خدا کی قدرت کو دیکھ کر وجد میں آ گیا اور سجدے میں گر گیا۔''

آپ نے مرزا قادیانی کا خواب سنا۔ کیا نعوذ باللہ! کوئی نبی اس جیسی لغو اور بے ہودہ باتیں کر سکتا ہے۔ پتھر کو بھینس بنانے کی فکر میں مبتلا انسان کے بارے میں محض ایک بات کہی جا سکتی ہے کہ اس کا ذہنی توازن بگڑا ہوا ہے۔ کیا یہ

صاحب اللہ کا امتحان لے رہے تھے؟۔ اس قسم کے خواب اور الہام سنا سنا کر مرزا قادیانی اپنی دکان چمکاتا تھا کہ بس لوگ کسی طرح اسے نبی مان لیں۔

مرزا قادیانی نے ایک روز خواب دیکھا کہ وہ ایک جنگل میں ہے اور اس کے اردگرد بہت سے درندے، بندر اور سور ہیں۔ اس خواب سے مرزا قادیانی نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ احمدی جماعت کے لوگ ہیں۔

واہ! کتنا درست نتیجہ نکالا مرزا قادیانی نے۔ اللہ تعالیٰ مرزائیوں کو بھی یہی نتیجہ نکالنے کی توفیق دے۔ یوں بھی اپنے نبی کے الٹ وہ کوئی اور نتیجہ نکال بھی کیسے سکتے ہیں؟۔

مرزا قادیانی نے خواب میں دیکھا کہ ایک بلی اور ایک کبوتر مرزا قادیانی کے پاس ہے۔ جس پر وہ بلی حملہ کرتی ہے اور بار بار ہٹانے سے بھی باز نہیں آتی۔ آخر مرزا قادیانی نے اسے گردن سے پکڑ کر اس کا منہ زمین پر رگڑنا شروع کر دیا۔ بار بار رگڑتا تھا۔ لیکن وہ پھر بھی سر اٹھاتی تھی۔ آخر مرزا قادیانی نے کہا کہ: ''آؤ! اسے پھانسی دے دیں''

اس خواب میں سب سے پرلطف بات یہ ہے کہ بلی کے منہ میں کبوتر کی ناک آئی۔ جو اس نے چونچ کے اوپر سے کاٹ لی۔ آپ خود غور کریں۔ کیا ایسا ممکن ہے۔ مطلب یہ کہ مرزا قادیانی کو جھوٹ بولنے کا بھی بالکل سلیقہ نہیں تھا۔ یہ کام وہ تمام زندگی سلیقے کے بغیر کرتا رہا۔ دوسری بات اس خواب میں یہ ہے کہ آؤ بلی کو پھانسی دے دیں۔ گویا مرزا قادیانی کے نزدیک بلی کو پھانسی دے دینا بھی کوئی برا کام نہیں تھا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے بلی کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

مرزا قادیانی ایک اور خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ: ''میں نے دیکھا زار روس کا ڈنڈا میرے ہاتھ میں آ گیا ہے۔ وہ بڑا لمبا اور خوب صورت ہے۔ پھر میں نے غور سے دیکھا تو وہ بندوق تھی اور یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ بندوق ہے۔ بلکہ اس میں پوشیدہ نالیاں بھی ہیں۔ گویا ظاہر میں ڈنڈا ہے اور وہ بندوق بھی ہے اور پھر دیکھا کہ خوارزم بادشاہ جو بوعلی سینا کے وقت میں تھا اس کی تیر کمان میرے ہاتھ میں ہے۔ بوعلی سینا بھی میرے پاس ہی کھڑا ہے اور اس تیر کمان سے ایک شیر بھی شکار کیا گیا۔''

خواب آپ نے پڑھا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ شیخ بوعلی سینا خوارزم بادشاہ کے زمانے میں نہیں۔ اس سے بہت پہلے وفات پا چکے تھے۔ خوارزم بادشاہ کی حکومت بعد میں ہوئی۔ مرزا قادیانی اس خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھ گیا ہے کہ خوارزم بادشاہ بوعلی سینا کے وقت میں تھا۔

معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی تاریخ کے اعتبار سے بھی پیدل تھا۔ لیکن اس خواب میں زیادہ مزے کی بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے ایک ہاتھ میں تو ڈنڈا تھا وہ بھی زار روس کا اور بعد میں وہ بندوق بن گیا۔ دوسرے ہاتھ میں خوارزم بادشاہ کی تیر کمان تھی۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک ہاتھ سے تیر شیر پر کیسے چلایا گیا۔ ایک ہاتھ سے اس

زمانے کی بندوق چل سکتی تھی۔ نہ تیر۔

معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی جتنی بے وقوفانہ باتیں شاید ہی دنیا میں کسی نے کی ہوں گی۔ حیرت مرزائیوں پر ہے جنہوں نے ان سب باتوں کو درست سمجھ لیا اور آنکھوں پر پٹی باندھ لی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی طبیعت خراب تھی۔ خواب میں مرزا قادیانی کو ایک شیشی دکھائی گئی۔ اس پر لکھا تھا کہ ''خاک سار پیپر منٹ''

مطلب یہ کہ مرزا قادیانی کا علاج بھی بذریعہ وحی تجویز کیا گیا اور وہ بھی مہمل انداز میں۔ اب ایک واقعہ اور پڑھ لیں۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

''میں ایک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ کچہری میں گیا۔ تو میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت میں بیٹھا ہے۔ ایک طرف کارندہ ایک مثل اٹھائے کھڑا ہے۔ جسے وہ حاکم (اللہ تعالیٰ) کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ حاکم نے مثل اٹھا کر کہا کہ: ''مرزا حاضر ہو!.......... تو میں نے باریک نظر سے دیکھا کہ ایک کرسی ایک طرف خالی پڑی ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ: ''اس پر بیٹھو۔''

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی انگریز حاکموں کو خدا سمجھنے کی بیماری میں مبتلا تھا۔ ایک جگہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

''ایک روز کشف کی حالت میں ایک بزرگ کی قبر پر خود کو دعا مانگتے دیکھا۔ وہ بزرگ میری دعا پر آمین کہتے جاتے تھے۔ اس وقت میں نے سوچا کہ اپنی عمر پندرہ سال بڑھا لوں گا۔ تب میں نے دعا کی کہ میری عمر پندرہ سال بڑھ جائے۔ اس پر اس بزرگ نے آمین نہ کہی۔ تب میں اس بزرگ سے خوب لڑا جھگڑا (یعنی قبر میں سوئے ہوئے بزرگ سے اب لڑائی جھگڑا کیا جا رہا ہے) آخر اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو۔ میں آمین کہتا ہوں۔ اس پر میں نے اسے چھوڑ دیا اور دعا مانگی کہ میری عمر پندرہ سال بڑھ جائے۔ اس بزرگ نے آمین کہی۔''

نوٹ: غور کے قابل بات اس جھوٹے کشف میں یہ ہے کہ یہ کشف 1903ء میں لکھا۔ 1908ء میں مرزا قادیانی مرگیا۔ یعنی اس کشف کے صرف پانچ سال بعد۔ جب کہ کشف کے مطابق عمر 15 سال تو کم از کم بڑھتی۔ لیکن ایسا نہ ہوسکا۔ مرزا قادیانی اپنے ہی اس مذموم کشف کی رو سے صاف جھوٹا ثابت ہوگیا۔ اس کشف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی قبروں سے مانگنے کا بھی قائل تھا۔ بلکہ قبروں میں سوئے ہوؤں سے لڑ جھگڑ کر اپنی بات منوانے کا بھی قائل تھا۔

یہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اتنے بڑے جھوٹ ہیں جو اٹھائے جائیں نہ دھرے جائیں۔ بس! اللہ تعالیٰ مرزائیوں کو عقل عطا فرمائے۔ آمین!

حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

حیات وخدمات!

٭مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی٭

حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے جداعلیٰ جناب قاضی محمد سلطانؒ بانی شجاع آباد نواب شجاع کے اساتذہ میں سے تھے۔ جب نواب صاحب نے شجاع آباد شہر بسانے کا ارادہ کیا تو جناب قاضی محمد سلطانؒ کے مشورہ سے قصبہ کا نام شجاع آباد رکھا اور شہر کے وسط میں عالیشان مسجد تعمیر کرائی اور جناب قاضی صاحب موصوف کو اس کا امام وخطیب مقرر کیا اور ایک وسیع وعریض عیدگاہ بھی تعمیر کرائی اور جناب قاضی صاحب ہی اس کے خطیب مقرر ہوئے۔ اسی دور سے شاہی مسجد اور شاہی عیدگاہ کا انتظام وانصرام خطابت وامامت قاضی خاندان میں چلی آرہی ہے۔ جناب قاضی محمد سلطانؒ کے بعد حضرت مولانا قاضی حبیب اللہؒ ایک جید عالم دین گزرے ہیں۔ ان کے دو بیٹے ہوئے۔ حضرت مولانا قاضی غلام یاسینؒ اور حضرت مولانا قاضی محمد امینؒ۔ حضرت مولانا قاضی غلام یاسینؒ بھی اپنے زمانہ کے بڑے عالم دین جرأت مند وبہادر خطیب گزرے ہیں۔ موصوف حضرت مولانا قاضی عبداللطیف اخترؒ کے والد محترم تھے۔ حضرت مولانا قاضی محمد امینؒ بھی ایک اچھے اور جید عالم دین تھے۔

۱۹۰۸ء میں موصوف کے ہاں ایک بچے نے آنکھ کھولی۔ جس کا نام احسان احمد رکھا گیا۔ احسان احمد نے ابتدائی تعلیم اپنے والد اور چچا سے حاصل کی۔ کچھ عرصہ سکول میں بھی زیر تعلیم رہے۔ بعدازاں پرانا ملتان روڈ کے مغربی جانب واقع قصبہ خان پور قاضیاں میں حضرت مولانا اللہ وسایاؒ سے علم حاصل کیا۔ جبکہ حدیث وتفسیر کی کتب حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سے پڑھیں۔ جب قاضی احسان احمد کی عمر اٹھارہ برس کی ہوئی تو ۱۹۲۶ء میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ملتان تشریف لائے تو بادشاہی مسجد شجاع آباد کے خطیب حضرت مولانا قاضی محمد امینؒ اپنے ہونہار فرزند کے ساتھ ملتان تشریف لائے۔ مشہور احراری کارکن جناب ملک عبدالغفور انوریؒ کی وساطت سے حضرت شاہ جیؒ سے ملاقات ہوئی۔ حضرت مولانا قاضی محمد امینؒ نے حضرت شاہ جیؒ کو شجاع آباد تشریف لانے اور خطاب کرنے کی دعوت دی۔ حضرت شاہ جیؒ نے دوسری مرتبہ ملتان تشریف آوری پر شجاع آباد آنے کا وعدہ کرلیا۔ دوسال بعد جب حضرت شاہ جیؒ ملتان تشریف لائے تو شجاع آباد تشریف لانے پر آمادہ ہوگئے۔ چنانچہ حضرت شاہ جیؒ کے شاہی مسجد شجاع آباد میں ولولہ انگیز خطاب نے حضرت مولانا قاضی محمد امینؒ کو اتنا متاثر کیا کہ انہوں نے اپنے اکلوتے فرزند ارجمند کو حضرت شاہ جیؒ کے قدموں میں ڈال کر عرض کیا کہ میرے پاس اس کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ حضرت شاہ جیؒ

نے اس سوغات کو قبول فرمالیا۔ حضرت شاہ جیؒ کی صحبت اور فیضان نظر نے قاضی احسان احمدؒ کو عظیم خطیب بنادیا۔ نوجوان قاضی احسان احمدؒ نے حضرت شاہ جیؒ کا اتنا قرب حاصل کیا کہ جب ۱۹۲۹ء میں مجلس احرار اسلام کی بنیاد رکھی گئی تو نوجوان قاضی احسان احمدؒ کم عمر ہونے کے باوجود مجلس احرار ضلع ملتان کے صدر چن لئے گئے۔

ایک عجیب وغریب واقعہ

حضرت قاضی صاحبؒ جب خانپور قاضیاں میں حضرت مولانا اللہ وسایاؒ کے ہاں زیر تعلیم تھے تو جنگلوں سے جانوروں کے اوپلے (خشک گوبر) چن کر لاتے اور استاذ محترم کے لئے سردی کے موسم میں نماز تہجد کے لئے پانی گرم کر کے دیا کرتے۔ ایک رات سخت سردی پڑ رہی تھی اور بوندا باندی بھی ہو رہی تھی تو استاذ محترم نماز تہجد کے لئے بیدار ہوئے اور آواز دی کہ احسان احمد! تو حضرت قاضی صاحبؒ نے جی استاد جی! کہہ کر جواب دیا اور وضو کے لئے پانی کا لوٹا پیش کر دیا۔ بلکہ استاذ محترم کو خود وضو کرانے کے لئے جب ہاتھ پر پانی ڈالا۔ سخت ترین سردی میں گرم پانی اللہ پاک کی نعمت ہوتی ہے۔ استاذ محترم کے دل سے دعا نکلی اور سرائیکی زبان میں فرمایا کہ احسان احمد:

''میں تے تیں تے راضی ہاں۔ خدا راضی تھیوی۔ اک وقت آسی کہ بادشاہ تیڈیاں جتیاں سدھیاں کریسن'' (میں تجھ سے راضی ہوں۔ اللہ پاک راضی ہو جائیں۔ ایک وقت آئے گا جب بادشاہ تیری جوتیاں سیدھی کریں گے)

حضرت قاضی صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ میں والئی قلات نواب احمد یار خان کی دعوت پر قلات گیا۔ کھانے سے فارغ ہو کر جب جوتیاں پہننے کے لئے آگے بڑھا تو نواب صاحب نے آپ کی جوتیاں اٹھا کر سیدھی کر دیں۔ گویا آپ کے استاذ محترم کی پیشگوئی پوری ہوگئی۔

قادیان کانفرنس

مجلس احرار اسلام میں شمولیت کے بعد آپ پورے ہندوستان کے اجتماعات میں مدعو ہونے لگے۔ مجلس احرار اسلام نے ۱۹۳۴ء میں قادیان میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا اعلان کیا۔ جس کے اجتماع کو کنٹرول کرنے کے لئے پورے ہندوستان سے ہزاروں باوردی رضا کار شریک ہوئے۔ اس کانفرنس کے افتتاح کے لئے رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ نے حضرت قاضی صاحبؒ کا نام تجویز کیا۔ جبکہ کانفرنس میں برصغیر کے سینکڑوں علمائے کرام ومشائخ عظام شریک تھے۔

باپ اور بیٹے کی وفات

حضرت قاضی صاحبؒ کو اللہ پاک نے ایک ہی بیٹا عطا فرمایا۔ جب اس کی وفات ہوئی آپ تبلیغی

پروگراموں میں نکلے ہوئے تھے۔ اس وجہ سے بیٹے کو لحد میں نہ اتار سکے۔ اسی طرح ۱۹۵۳ء کی تحریک کے دوران آپ کے والد محترم کا انتقال ہوا تو آپ بوڑھے والد کے جنازہ کو کندھا دے سکے اور نہ آخری دیدار نصیب ہوا۔ پیرول پر رہائی آپ کا قانونی حق تھا۔ لیکن اس وقت کے حکمرانوں نے درخواست کے باوجود رہا نہ کیا۔ حضرت مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدیؒ لکھتے ہیں کہ آپ کے والد ماجد حضرت مولانا قاضی محمد امینؒ کی وفات کی خبر وحشت اثر جیل میں پہنچی تو آپ شجاعت واستقامت کا پہاڑ ثابت ہوئے۔ صبر' حوصلہ اور استقلال کی کیفیات دیکھ کر ہمارے ایمان تازہ ہو گئے۔ ہم تعزیت کناں تھے اور حضرت قاضی صاحبؒ کی زبان پر اس وقت مولانا ظفر علی خانؒ کے اشعار تھے:

میں بھی اور باپ بھی' شوہر بھی اور برادر بھی فدا
اے شہہ دین تیرے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم
یہ سب کچھ ہے گوارا پر دیکھا جا نہیں سکتا
کہ ان کے پاؤں کے تلوے میں ایک کانٹا بھی چبھ جائے

اتحاد بین المسلمین

حضرت قاضی صاحبؒ اپنے مسلک پر راسخ العقیدہ ہونے کے باوجود کسی فرد یا فرقہ کے خلاف غلط بات نہ کہتے۔ کسی کو گالی ہرگز نہ دیتے۔ بڑی میٹھی تنقید کرتے۔ مگر اخلاق کو زبان وہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ فرقہ واریت سے بڑی حکمت عملی کے ساتھ اپنا دامن بچائے رکھتے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام طبقات آپ کا احترام کرتے اور اسی وجہ سے حضرت قاضی صاحبؒ کے جنازہ میں تمام طبقات نے شرکت کی۔

تقریر کا آغاز

حضرت قاضی صاحبؒ تقریر کا آغاز اکثر وبیشتر اس شعر سے کیا کرتے:

خدا در انتظار حمد مانیست
محمد چشم برراہ ثنا نیست
محمد از تو مے خواہم خدارا
خدایا از تو عشق مصطفی را
خدا مدح آفرین مصطفی بس
محمد حامد حمد خدا بس

حضرت قاضی صاحبؒ ابتداء میں ہی تقریر کا رنگ جما دیتے۔ تقریر اکثر کھڑے ہوکر فرمایا کرتے۔ سر پر سفید رومال ہوتا۔ جب تقریر کے دوران رومال سر سے ہٹتا تو سر کے بال عجیب سماں باندھ دیتے۔ بال چمکتے تو خطابت

میں جولانی آجاتی۔ توحید رسالت، عظمت صحابہ واہل بیتؓ، عظمت قرآن، حجیت حدیث اور حالات حاضرہ پر اصلاحی گفتگو فرماتے۔ انگریز اور قادیانیت دشمنی رگ وریشہ میں رچ بس چکی تھی۔ رحمت دو عالم ﷺ کے ذکر خیر پر چہرہ مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔

فرسٹ کلاس میں سفر کی حکمت

حضرت قاضی صاحبؒ فرسٹ کلاس میں سفر کرنے کی حکمت بتلاتے ہوئے فرماتے کہ چونکہ اس کلاس میں بزعم خویش بڑے لوگ ہوتے ہیں۔ ان کی فرعونیت ختم کرنے اور انہیں ان کی حیثیت یاد دلانے کے لئے سفر کرتا ہوں۔

قید و بند کی صعوبتیں

حضرت قاضی صاحبؒ نے استخلاص وطن اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سالہا سال جیل میں گزارے۔ بڑے بڑے اعزہ واقارب کے جنازے اٹھے جو ماحول کو افسردہ کر گئے۔ لیکن ان کے پائے استقلال میں جنبش نہیں آئی۔

حضرت شاہ جیؒ کا تحریری سرمایہ

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے کہا گیا کہ کوئی تحریری سرمایہ چھوڑ جایئے۔ قلم سے اتنی دوری کاغذ اور قلم سے محرومی تصور کی جارہی ہے۔ فرمایا کہ میری کتابیں قاضی احسان احمدؒ اور آغا شورش کشمیریؒ ہیں۔

اشعار

حضرت قاضی صاحبؒ کو سینکڑوں اشعار ازبر تھے جنہیں آپ تقریر کے دوران نگینوں کی طرح جڑتے چلے جاتے اور یہی حال عام مجلس کا بھی تھا۔ اکبر الہ آبادی مرحوم اور علامہ اقبال مرحوم کے حافظ تھے۔ پنجابی میں وارث شاہ مرحوم اور سرائیکی میں خواجہ غلام فرید مرحوم یاد تھے۔

حضرت شاہ جیؒ کے روحانی فرزند

حضرت قاضی صاحبؒ فکر ونظر اور چہرے مہرے کے اعتبار سے ہو بہو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تصویر تھے۔ افکار ونظریات اور شکل وصورت کے اعتبار سے حضرت شاہ جیؒ کے روحانی فرزند تھے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت

تقسیم سے پہلے حضرت قاضی صاحبؒ نے مجلس احرار اسلام کے اسٹیج سے اور تقسیم کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے اسٹیج سے ملک کے چپہ چپہ پر پیغام پہنچایا۔ ۱۹۴۹ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت بنی تو اس کے بنیادی ارکان میں حضرت

قاضی صاحبؒ شامل تھے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں آپ نے پروانہ وار حصہ لیا۔ گرفتار ہوئے اور جیل میں حضرت لاہوریؒ کے ساتھ آپ کو بھی زہر دیا گیا۔ اشاعت دین اسلام اور تبلیغ ختم نبوت کے لئے آپ نے یہ کچھ تک گوارا کرلیا۔ اسی طرح جب حضرت قاضی صاحبؒ کے والد محترم کا انتقال ہوا تو ایک لاکھ روپے پیرول پر ضمانت کے لئے پیش کئے گئے۔ لیکن اس وقت کے جابر ظالم سفاک اور چنگیز خان اور ہلاکو خان کے جانشین حکمرانوں نے یہ کہا کہ اگر قاضی صاحبؒ معافی مانگ لیں تو نہ صرف رہائی عمل میں آئے گی۔ بلکہ تمام کیس واپس لے لئے جائیں گے۔ راقم الحروف نے حضرت شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ سے اٹک میں خود سنا۔ فرمایا کہ خواجہ ناظم الدین' جنرل اعظم دولتانہ کو بتلا دو کہ یہ میرے والد محترم کا جنازہ پڑا ہے۔ میری والدہ' بیوی' بچیاں' خاندان' دوست احباب' کنبہ اور قبیلہ تمام کے تمام فوت ہو جائیں برداشت کرلوں گا۔ لیکن رحمت دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت کی تحریک کے ساتھ غداری کے تصور کو کفر سمجھتا ہوں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موجودہ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ راوی ہیں کہ امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی وفات کے بعد چھ ماہ کا وقت ایسا گزرا کہ والد محترم حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ فرماتے قاضی صاحبؒ! مجلس کی امارت سنبھال لیں۔ حضرت قاضی صاحبؒ یہی بات حضرت جالندھریؒ سے کہتے کہ آپ امیر بن جائیں۔ چنانچہ چھ ماہ کے لئے عارضی طور پر حضرت جالندھریؒ امیر بنائے گئے۔ لیکن حضرت جالندھریؒ کی خواہش تھی کہ حضرت قاضی صاحبؒ مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر بن جائیں۔ لیکن قاضی صاحبؒ نہیں مانتے تھے۔ چنانچہ حضرت جالندھریؒ نے حضرت قاضی صاحبؒ کو خط لکھا کہ اپنے ترکش سے آخری تیر نکال رہا ہوں۔ انشاء اللہ العزیز نشانہ پر لگے گا۔ چنانچہ لکھا کہ میں آپ کو واسطہ دیتا ہوں آپ کے محسن و مربی حضرت شاہ جی کا آپ کو واسطہ دیتا ہوں' آپ کے پیرومرشد حضرت رائے پوریؒ کا' واسطہ دیتا ہوں شیخ الہندؒ کی روح گرامی کا' واسطہ دیتا ہوں حضرت شاہ ولی اللہؒ کا' حضرت مجدد الف ثانیؒ کا' حضرت سیدنا خالد ابن ولیدؓ کا' حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی روح مبارک کا اور خود صاحب ختم نبوت ﷺ کی ختم نبوت کا کہ آپ مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت قبول فرمائیں۔ جب یہ خط ملا تو حضرت قاضی صاحبؒ زاروقطار رو دیئے اور فرمایا کہ واقعتاً بھائی محمد علیؒ! نے میرے لئے فرار کی کوئی راہ نہیں چھوڑی۔ یوں حضرت قاضی صاحبؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دوسرے امیر بن گئے۔ آپ تازیست مجلس کے امیر رہے۔ بلاشبہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے بعد آپ بڑے خطیب تھے۔ وہی انداز خسروانہ' وہی حاضر جوابی' وہی عشق رسول ﷺ میں ڈوبا ہوا دل' وہی سوز و گداز جو حضرت شاہ جیؒ میں موجود تھا سمٹ کر حضرت قاضی صاحبؒ میں آ گیا اور حضرت شاہ جیؒ کے جانشین کی حیثیت سے آپ نے عوام و خواص میں حضرت شاہ جی کا پیغام پہنچایا۔

علالت اور بیماری

حضرت قاضی صاحبؒ پر یرقان کا حملہ ہوا۔ لاہور کے معالج، میانوالی کے حکیم، نشتر کے ڈاکٹر، ملتان کے طبیب آپ کا علاج معالجہ کرتے رہے۔ لیکن موت کا ایک وقت مقرر ہے۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ دوائیں اور دعائیں ایک ساتھ جاری رہیں۔ احباب بارگاہ الٰہی میں منتیں مان رہے تھے۔ گڑگڑا کر صحت وعافیت کی دعائیں کی جارہی تھیں۔ مگر قضاء وخدا کو یہی منظور تھا کہ سفارت اسلام کے فرائض سرانجام دینے والا یہ دھڑکتا ہوا دل ڈوب جائے، چمنستان ختم نبوت کے چہکتے ہوئے عندلیب کی مترنم آواز خاموش ہو جائے۔

آخری لمحات

آغا شورش کشمیریؒ لکھتے ہیں کہ حضرت قاضی صاحبؒ نے جماعت اور گھر کے افراد کو اکٹھا کر کے انگشت شہادت سے اشارہ کیا کہ وہ دیکھو جنت الفردوس کا دروازہ کھلا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے بلا رہے ہیں۔ تم دیکھ سکتے ہو تو دیکھ لو۔ ورنہ مجھ پر اعتبار کرو۔ فرشتے جنت کے دروازے پر میرے منتظر ہیں۔ مجھے ہنسی خوشی رخصت کرو اور پھر کلمہ شہادت پڑھا اور چارپائی پر آہستہ آہستہ لیٹ گئے اور آنکھیں بند ہو گئیں۔ یوں حضرت قاضی صاحب کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

حضرت قاضی صاحبؒ کی وفات پر ملک بھر میں سوگ منایا گیا۔ اخبارات نے اداریئے لکھے۔ رسائل وجرائد نے آپ کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔ لکھنے والوں نے دل کھول کر خراج عقیدت پیش کیا۔ بعض مضامین ہمیں مرثیے معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ جیل اور ریل کے آپ کے چھتیس سالہ رفیق مرزا غلام نبی جانباز رقمطراز ہیں کہ:

"سر راہ شام کے پانچ بجے اطلاع ملی کہ حضرت قاضی صاحبؒ انتقال فرما گئے ہیں۔ صبح خیبر میل کے ذریعہ شجاع آباد کا سفر شروع کیا۔ خیبر میل اپنے مسافروں کو ٹھیک وقت پر پہنچا رہی تھی۔ جیسے جیسے شجاع آباد قریب آرہا تھا راستے کی ہر شے غمناک اور دکھی دکھائی دے رہی تھی۔ سرسوں کے پھول زرد چہرے لئے کھیتوں کے کنارے مرجھائے کھڑے تھے۔ آموں کے درخت شجاع آباد آنے والوں کو آخری نظر سے دیکھ رہے تھے۔ گاڑی سواتین بجے شجاع آباد پہنچی۔ تانگہ پر بیٹھتے ہی سوگواروں کا ایک دستہ ملا۔ انہوں نے کہا کہ اب کہاں جارہے ہو۔ خاک کی امانت خاک کے سپرد کر دی گئی۔ دل دھک سے رہ گیا۔ زندگی کے چھتیس سال ساتھ گزارنے والے نے آدھ گھنٹہ بھی انتظار نہ کیا۔ قبرستان پہنچے۔ لاکھوں دلوں کو سلانے والا منوں مٹی کے نیچے سو گیا۔ گردو پیش کو دیکھا کہ کہیں پھول ہوں تو یار کی قبر پر چڑھاؤں لیکن وہ سب مرجھا چکے تھے۔ آخر آنسوؤں نے ساتھ دیا اور خشک دریا سے وہ دو قطرے نکل آئے کہ قبر پر پانی کے چھڑکاؤ کی حاجت نہ رہی:

خدا تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

جماعتی سرگرمیاں!

﴿ادارہ﴾

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عاملہ کا اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کا اجلاس خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری‘ حضرت مولانا اللہ وسایا‘ جناب صاحبزادہ عزیز احمد‘ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی‘ جناب صاحبزادہ خلیل احمد نے شرکت کی۔ اجلاس میں ملکی حالات‘ زلزلہ اور اس سے پیدا ہونے والے حالات پر غور وفکر کیا گیا اور کئی اہم فیصلے کئے گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سینئر مبلغین میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد کو کراچی‘ حضرت مولانا محمد طیب فاروقی کو اسلام آباد اور نئے مبلغ حضرت مولانا فیاض مدنی کو گوجرانوالہ سے گھبٹ‘ خیر پور میرس سندھ میں مبلغ مقرر کر دیا گیا۔ مجلس عاملہ کے اجلاس میں یہ عہد کیا گیا کہ قادیانیت کے خاتمہ تک ختم نبوت کی تحریک جاری رہے گی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ حکمرانوں سمیت باشندگان ملک سود‘ رشوت‘ زنا‘ فحاشی‘ بے پردگی‘ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی نافرمانی سے گستاخان رسول کے قلع قمع کرنے کا عہد کریں اور گناہوں سے توبہ تائب ہوں۔ تاکہ ملک اللہ رب العزت کے عذاب سے محفوظ رہ سکے۔

دفتر مرکزیہ ملتان میں ردقادیانیت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ سہ ماہی ردقادیانیت کورس دفتر مرکزیہ میں شروع ہو گیا ہے۔ کورس کا آغاز عالمی مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی دعا سے ہوا۔ کورس میں مدارس عربیہ کے فارغ التحصیل علمائے کرام ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ کورس تیس ذی الحجہ تک جاری رہے گا۔ شرکائے کورس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانیت دجل وفریب‘ کذب وافتراء کا نام ہے۔ قادیانیوں کے پاس عقیدہ ختم نبوت‘ حیات مسیح علیہ السلام کے خلاف ایک بھی دلیل نہیں۔ قادیانیت کی پوری عمارت تاویلات‘ استعارات‘ مجاز اور بروز کے دجل پر قائم ہے۔ حضرت مولانا نے شرکائے کورس سے کہا کہ وہ قادیانیت کے شبہات اوران کا رد سمجھ کر میدان عمل میں آئیں اور اپنے براہین اور دلائل سے قادیانیوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں۔

قادیانی جماعت کی طرف سے پمفلٹ کی تقسیم

حکومت پنجاب نے قادیانی جماعت کی طرف سے بغیر پرنٹ لائن ایک پمفلٹ ’’جماعت احمدیہ کے عقائد

بانی جماعت احمدیہ کے الفاظ میں ’’غیر قانونی طور پر فیصل آباد کے چنیوٹ بازار میں مسلمانوں کی دکانوں پر زبردستی تقسیم کرنے پر تحقیقات کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہوم سیکرٹری پنجاب نے ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس سپیشل برانچ پنجاب سے رپورٹ طلب کر لی گئی ہے۔ اس کی روشنی میں قصوروار قادیانیوں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔ یہ کارروائی عالمی مجلس کے سیکرٹری اطلاعات جناب مولوی فقیر محمد کی یادداشت پر عمل میں لائی گئی۔

اسلام قبول کرنے والے نوجوان کو زبردستی مرتد بنانے کیخلاف کارروائی کیجائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور نے حکومت سے پشاور کے نواحی علاقہ اچینی پایاں میں اسلام قبول کرنے والے پندرہ سالہ نوجوان خالد محمود کو زبردستی مرتد بنانے والے خاندان کے افراد کے خلاف سخت کارروائی کا فیصلہ کیا ہے۔ پشاور پولیس تھانہ پشتخرہ کی حدود میں اچینی پایاں کے رہائشی اور ریڈیو پاکستان پشاور کے ملازم محمود احمد کے پندرہ سالہ نوجوان بیٹے خالد محمود کے اسلام قبول کرنے کے بعد خاندان کے افراد کی جانب سے مبینہ طور پر زبردستی فیصلہ واپس لینے پر مجبور کرنے کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے زیراہتمام رنگ روڈ پر ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس بھی منعقد کی گئی۔ کانفرنس سے پشاور کے صوبائی امیر حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی‘ حضرت مولانا ڈاکٹر اکرام اللہ جان‘ حضرت مولانا نورالحق نور‘ جناب حسین احمد مدنی‘ حضرت مولانا امام شاہ اور جناب قاری عبدالبصیر سمیت دیگر قائدین نے خطاب فرمایا۔

ٹنڈوآدم میں سہ ماہی تربیتی کنونشن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈوآدم کے زیراہتمام گزشتہ ماہ سہ ماہی تربیتی کنونشن جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈوآدم میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت عالمی مجلس ٹنڈوآدم کے رہنما حضرت علامہ احمد میاں حمادی نے کی۔ کنونشن سے جناب حافظ محمد فرقان‘ جناب مفتی محمد طاہر مکی‘ جناب محمد انور رانا‘ جناب منظور احمد ایڈووکیٹ‘ حضرت علامہ محمد راشد مدنی‘ جناب حافظ محمد زاہد‘ جناب حکیم حفظ الرحمن‘ جناب محمد اعظم قریشی‘ جناب ماسٹر محمد سلیم‘ جناب ڈاکٹر محمد خالد سمیت دیگر رہنماؤں نے خطاب فرمایا۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنماؤں حضرت مولانا خدابخش شجاع آبادیؒ حضرت مولانا حافظ احمد بخش شجاع آبادیؒ شاعر ختم نبوت جناب سید محمد امین گیلانیؒ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

اظہار تعزیت

☆...... اوکاڑہ کے مولانا زبیر احمد کے والد مولانا محمد اسماعیل بصیرپوریؒ مولانا کفایت اللہ کے والد مولانا علیم الدینؒ حکیم عبدالحمید کی والدہ ماجدہ گزشتہ ماہ انتقال فرماگئی۔

☆...... جامعہ اشرفیہ مانکوٹ کے مہتمم مولانا محمد اشرف شاد کے والد ماجد گزشتہ ماہ انتقال فرماگئے۔

احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

تبصرہ کتب!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے.........ادارہ

جریدہ علم: مولف: حضرت مولانا محمد صدیق اراکانی: صفحات: ۳۲۰: قیمت درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتبہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی!

کراچی میں حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ کی جامع مسجد کے خطیب آپ کے صاحبزادہ حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی ہیں۔ جامع مسجد سے ملحق انہوں نے جامعہ احتشامیہ قائم کیا ہے۔ جس میں حفظ وقرأت اور کتب کی تعلیم ہوتی ہے۔ دارالافتاء بھی قائم ہے۔ ماہنامہ حق نوائے احتشام بھی یہاں سے شائع ہوتا ہے۔ حضرت مولانا محمد صدیق اراکانی اس ماہنامہ کے مدیر اور جامعہ کے استاد ہیں۔ آپ کے مقالات جو ماہنامہ حق نوائے احتشام میں شائع ہوئے تھے۔ ان سے اس کتاب میں ۱۸ منتخب شدہ مقالات کو شائع کیا گیا ہے۔ بہت ہی معلومات افزاء ہے۔

منظر عالم: مرتب: حضرت مولانا محمد صدیق اراکانی: صفحات: ۴۸۰: قیمت درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتبہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی!

ماہنامہ حق نوائے احتشام میں حضرت مولانا محمد صدیق اراکانی کے مقالات شائع شدہ کو کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ بہت گرانقدر معلومات کی حامل دستاویز ہے۔

اشرف التفاسیر: مولف: حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ: صفحات: ۲۲۰: قیمت درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتبہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی!

عالمی شہرت یافتہ خطیب حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ کی ذات گرامی سے ایک زمانہ واقف ہے۔ آپ صاحب طرز خطیب تھے۔ ایوب خان مرحوم کے زمانہ میں ریڈیو پاکستان پر آپ کا درس قرآن ہوتا تھا۔ اسے مرتب کر کے آپ روزنامہ جنگ کراچی کو بھجوا دیتے تھے۔ وہ شائع کرنے کا اعزاز حاصل کرتے۔ آپ کے صاحبزادہ حضرت مولانا احترام الحق صاحب نے اسے مرتب کر کے کتابی شکل میں محفوظ کر دیا ہے۔ تعوذ' تسمیہ اور فاتحہ تک کی تفسیر آ گئی ہے۔ حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ نے مقالہ تحریر کیا ہے۔ معلومات افزاء اور عام فہم ہے۔ عوام وخواص اس سے اپنے قلوب کو منور کر سکتے ہیں۔ خطباء حضرات کے لئے خاصہ کی چیز ہے۔

تاریخ العرب والقدس: مولف: حضرت مولانا محمد صدیق اراکانی: صفحات: ۱۹۲: قیمت درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتبہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی

حضرت مولانا محمد صدیق اراکانی نے عرب کی تاریخ پر ۵۷ عنوانات اور بیت المقدس کی تاریخ پر ۵۹ عنوانات قائم کر کے معلومات کا ڈھیر لگا دیا ہے۔ عرب اور قدس کی تاریخ جاننے کے لئے یہ کتاب قابل قدر معلوماتی دستاویز ہے۔

نیرنگ عالم: مولف: حضرت مولانا محمد صدیق اراکانی: صفحات: ۲۵۶: قیمت درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتبہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی

حضرت مولانا محمد صدیق اراکانی کے مقالات جریدہ علم' منظر عالم کے بعد تیسرا مجموعہ نیرنگ عالم ہے۔ اس میں آپ کے ۳۷ مقالات کو یکجا کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ متنوع موضوعات پر خوبصورت اضافہ ہے۔

تھالی کا بینگن: مولف: جناب الحاج اشتیاق احمد: صفحات: ۱۲۸: قیمت درج نہیں: ملنے کا پتہ: عالم اشاعتی ادارہ دارالاسلام!

تھالی کا بینگن جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش سے مرنے تک کی کہانی کو انتہائی خوبصورت انداز اور اچھوتے طرز سے ہمارے مخدوم جناب حاجی اشتیاق احمد صاحب نے مرتب کیا ہے۔ ہمارے اہل حدیث بھائیوں نے دارالسلام اشاعتی ادارہ قائم کیا ہے۔ پاکستان بھر میں اس کی شاخیں قائم ہیں۔ یورپ وامریکہ اور عرب میں بھی اس کی شاخیں ہیں۔ ان کی شائع شدہ کتب میں اشاعت کی تمام تر دلاویز خوبیاں جمع ہوتی ہیں۔ کتاب کو دیکھتے ہی صاحب ذوق کی روح وجد میں آ جاتی ہے۔ زیر نظر کتاب خصوصیات کی حامل ہے۔ بلکہ آئینہ دار امید ہے کہ اسے قدر کی نظروں سے دیکھا جائے۔ واقعتاً قابل قدر اور قابل نظر چیز ہے۔

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے سوانح وافکار: ترتیب وتبویب: حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی: صفحات: ۴۳۲: قیمت: ۲۰۰: ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان: سناکت: مکتبہ ختم نبوت یوسف مارکیٹ اردو بازار لاہور!

زیر نظر کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پانچویں امیر محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کے سوانح وخطبات کا مجموعہ ہے جو کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی تازہ تصنیف ہے۔ حضرت بنوریؒ کی ذات گرامی کو اللہ پاک نے گوناگوں خوبیوں سے سرفراز فرمایا تھا۔ آپ بیک وقت محدث' مفسر' فقیہہ' صوفی' جامع طریقت وشریعت شیخ' قائد تحریک ختم نبوت' محافظ ناموس صحابہؓ واہل بیتؓ حجیت وعظمت حادیث کے نگہبان تھے۔ ہر اٹھنے والے فتنہ کا تعاقب اپنا فرض منصبی سمجھتے تھے۔ قادیانیت کے خلاف نفرت انہیں اپنے شیخ

امام العصر حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیریؒ سے ورثہ میں ملی تھی۔ قادیانیت سے متعلق جب گفتگو فرماتے تو ان کے چہرہ سے غیظ وغضب ٹپکتا ہوا نظر آتا۔ یہی چیز انہیں تحریک ختم نبوت کی قیادت کے لئے لی آئی۔ ۱۹۷۳ء میں حضرت بنوریؒ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی زمام قیادت سنبھالی۔ چند ماہ کے بعد سانحہ ربوہ ہوا۔ جس کے بعد تمام مکاتب فکر اور تمام دینی وسیاسی حتیٰ کہ سیکولر تنظیموں نے بھی حضرت بنوریؒ کو تحریک ختم نبوت کا قائد تسلیم کر لیا۔ حضرت بنوریؒ کی بے لوث قیادت میں قادیانیوں کو ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ کافر قرار دیا گیا۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور انشاء اللہ! لکھا جائے گا۔ لیکن زیر نظر کتاب کی یہ انفرادیت ہے کہ حضرت بنوریؒ کی شخصیت کے مختلف پہلو اجاگر کئے گئے ہیں۔ اگرچہ کتاب میں عقیدہ ختم نبوت سے متعلق آپ کی خدمات کو اہمیت اور اس سے متعلق خطبات ومقالات کو اولیت دی گئی ہے۔ لیکن دوسرے موضوعات بھی تشنہ نہیں رہے۔ کتاب کو کئی ایک ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں حضرت بنوریؒ کے سوانح وخدمات کا تذکرہ ہے۔ دوسرے باب میں حضرت بنوریؒ کے خطبات ہیں اور تیسرے باب میں حضرت بنوریؒ کے مقالات ہیں۔ چوتھا باب انٹرویوز پر مشتمل ہے۔ پانچویں باب میں چند مکتوبات اور آخری باب منظوم خراج تحسین پر مشتمل ہے۔ یوں کتاب میں بہت سی اہم چیزیں جمع ہوگئی ہیں۔ کمپیوٹر کتابت' خوبصورت چار رنگ کا ٹائٹل اور پائیدار جلد۔ اللہ پاک مرتب کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت سے سرفراز فرماتے ہوئے خدام ختم نبوت کے لئے مشعل راہ بنائیں۔ قائد تحریک ختم نبوت شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے پیش لفظ نے کتاب کی اہمیت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ قریبی بکسٹالوں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر سے طلب فرمائیں۔

امریکہ میں قادیانی کا قبول اسلام

یوسٹن امریکہ میں ریڈیو اسٹیشن صراط مستقیم کے مینجنگ ڈائریکٹر جناب عاطف صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مرکزیہ ملتان میں فون پر اطلاع دیتے ہوئے انکشاف کیا کہ یاسر احمد نامی قادیانی نوجوان نے صراط مستقیم پروگرام سن کر قادیانیت ترک کر کے ریڈیو پر اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ یاد رہے کہ یہ ریڈیو اسٹیشن مسلمانوں نے قائم کیا ہے۔ اس پر قادیانیت کے خلاف اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ پر مبنی پروگرام ہوتے ہیں۔ پاکستان اور امریکہ کے علمائے کرام کے پروگرام اس نے سنے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کے بھی سوالات وجوابات اور خطبات کی گفتگو بھی ریڈیو سے سنی اور پھر مولانا حافظ محمد اقبال رئیس مدرسہ اسلامیہ یوسٹن کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے کا ریڈیو پر اعلان کیا۔ نومسلم یاسر صاحب کراچی سے تعلق رکھتے ہیں۔ تعلیم کے لئے امریکہ گئے ہوئے ہیں۔ اس کے قادیانی والدین کراچی میں رہتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے صراط مستقیم ریڈیو کے ذمہ داران کی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خدمات پر ان کو خراج تحسین پیش کیا اور نومسلم کے لئے استقامت کی دعا کی اور دنیا بھر میں عقیدہ ختم نبوت کے لئے کام کرنے والے افراد واداروں کی کاوشوں میں برکت کی دعا فرمائی۔

جنات کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطِ مبارک

تکلیف دہندہ جنات کے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

تہدیدی نامۂ مبارک

بدست ابو دجانہ رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ اِلٰى مَنْ يَّطْرُقُ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ

یہ مکتوب (حضرت) محمد (ﷺ) کی طرف سے ہے جو اللہ رب العالمین کے رسول ہیں ان جنات کے نام جو انسانی آبادیوں میں داخل ہوتے ہیں رہائش پذیر ہوتے ہیں

وَالزُّوَّارِ الْاَطَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَاعَةً فَاِنْ كُنْتَ

یا زائر بن کر آتے ہیں مگر وہ جو خیر کے ساتھ رات کے وقت آتے ہیں اما بعد (یاد رکھو) ہمارے لئے اور تمہارے لئے حق کے سامنے ایک گھڑی ہے اگر تو

عَاشِقًا مُّوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا فَهٰذَا كِتَابٌ يَّنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ

عاشق فریفتہ ہے یا گنہ گار ہے (بہر صورت) یہ کتاب الٰہی ہم پر اور تم پر ناطق ہے حق کے ساتھ بے شک ہم لکھواتے ہیں

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا

جو کچھ تم کرتے ہو اور ہمارے فرستادہ لکھتے ہیں جو تم مکر کرتے ہو چھوڑ دو میرے لئے اس رقعہ بذا کے حامل کو اور چلے جاؤ

اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا

بتوں کے پجاریوں کی طرف اور ان کی طرف یہ زعم رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور الٰہ بھی ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہر شے فنا ہونے والی ہے

وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اٰمِيْنَ لَا يُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ

مگر اسکی ذات (جل و علی شانہ) اسی کا حکم چلتا ہے اور اسکی طرف تم دوبارہ لوٹائے جاؤ گے آمین (خدا کرے) انکی مدد نہ ہو حم عسق پراگندہ ہوگئے اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اللہ تعالیٰ کی

حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

حجت تمام ہوگئی نہیں ہے برائی سے پھرنے اور نیکی کی طاقت اور نہیں ہے نیکی کے کرنے کی طاقت مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بلند اور عظیم ہے پس کفایت کریگا اللہ تعالیٰ تیرے لئے انکی طرف سے وہ سننے والا جاننے والا ہے

سیدنا حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج رات میں نے ایک آواز چکی کی آواز جیسی سنی جو مکھی کی بھنبھناہٹ کی صورت میں سنائی دیتی تھی اور بجلی جیسی چمک دیکھی، میں نے سر اٹھا کر دیکھا کہ ایک سیاہ سایہ میرے گھر کے صحن کے اوپر کی جانب بڑھ رہا ہے، میرے دیکھنے پر اس نے میری جانب انگارہ پھینکا جیسے کہ آگ کی چنگاری ہو، تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ قلم دوات لاؤ اور یہ دعا لکھو۔ سیدنا حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کو لے کر تعویذ بنا کر اپنے سر کے نیچے رکھ لیا اور سو گیا، پوری رات جن کے رونے کی آواز آتی رہی اور کہتے ہوئے سنا کہ اے ابو دجانہ رضی اللہ عنہ! تم نے مجھ کو اس تعویذ سے جلا دیا اسے ہٹا لو، میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی تمہارے گھر بلکہ تمہارے پڑوس میں بھی نہیں آؤں گا اور نہ ہی اس جگہ جہاں یہ تعویذ ہوگا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نئی مطبوعات

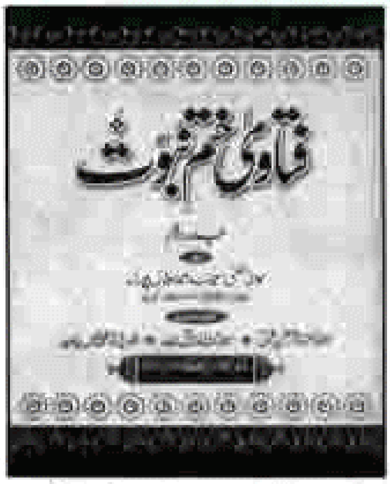

محض اللہ رب العزت کے فضل و کرم، احسان و توفیق، عنایت و رحمت سے فتاویٰ ختم نبوت کی دوسری جلد پیش خدمت ہے۔ پہلی جلد میں تقریباً میں متداول فتاویٰ جات سے قادیانیت کے خلاف ہزاروں فتاویٰ کو جمع کیا گیا تھا اس جلد ثانی میں ان رسائل کو جمع کر دیا گیا ہے جو مختلف اوقات میں قادیانیت کے خلاف فتاویٰ جات رسائل کی شکل میں شائع ہوتے رہے۔ اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم کی بارش نازل فرمائیں ان حضرات کی ارواح طیبہ پر جنہوں نے قادیانیت کےخلاف فتویٰ کے میدان کو سر کیا۔ اس جلد میں چھوٹے بڑے ۲۱ رسائل شامل ہیں۔ ہم نے تاریخ ترتیب فتویٰ یا تاریخ اشاعت کو سامنے رکھ کر ''اسلامی تقویم تاریخ'' کی کتاب کے مطابق (تقریباً) ترتیب قائم کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سہو نسیان سے درگزر فرمائیں۔ مزید رسائل ایسے بھی ہیں جو قادیانی کفریات کی شرعی حیثیت متعین کرنے کے نقطہ سے لکھے گئے۔ انہیں ہم انشاء اللہ العزیز فتاویٰ ختم نبوت کی تیسری جلد میں شائع کریں گے۔ یوں قادیانی فتنہ سے متعلق امت مسلمہ کی فتاویٰ جات کی تمام جدوجہد ان تین جلدوں میں جمع ہو جائے گی۔ حق تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس سعی کو بھی اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں، آمین۔ بحرمۃ النبی الامی الکریم!

قیمت -/150 روپے ڈاک خرچ -/60 روپے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۴۵۱۴۱۲۲

مطالعہ حدیث مراسلاتی کورس نمبر 8

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، آٹھویں مطالعہ حدیث مراسلاتی کورس کا آغاز فروری 2006ء سے کر رہی ہے۔ یہ کورس ایک سال دورانیے کا ہے۔ دین کے بنیادی عقائد و تعلیمات پر مشتمل یہ کورس مسلکی اور گروہی اختلافات سے صرف نظر کرتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر ساٹھ فیصد نمبر حاصل کرنے والے شرکاء کو کورس مکمل کرنے پر دعوۃ اکیڈمی کی جانب سے ایک خوشنما سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔ یوں اس کورس کے ذریعے ہر عمر اور طبقے کے خواتین و حضرات جو اردو لکھ پڑھ سکتے ہوں گھر بیٹھے حدیث پاک کی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

طریقہ داخلہ

(۱) داخلہ فارم منگوانے کے لئے سادہ کاغذ پر ایک درخواست اور جوابی لفافہ زیر دستخطی کو ارسال کریں۔

(۲) داخلہ فارم و معلوماتی خط ویب سائٹ سے بھی (Download) حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(۳) ہر لحاظ سے مکمل داخلہ فارم 31 دسمبر 2005ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔

فیس

(۱) فیس اندرون ملک مبلغ تین سو روپے اور بیرون ملک ایک ہزار روپے ہے جو بصورت بنک ڈرافٹ/منی آرڈر/پوسٹل آرڈر بنام دعوۃ اکیڈمی جمع کرائی جا سکتی ہے۔

(۲) نقد فیس اکاؤنٹس سیکشن، دعوۃ اکیڈمی میں جمع کرائی جا سکتی ہے۔

(۳) کسی بھی دوسرے طریقے سے یا کسی اور پتہ یا شخص کے نام داخلہ فارم و فیس وصول نہیں کی جائے گی اور داخلہ نہ ملنے کی صورت میں شعبہ ہذا پر کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی۔

(۴) داخلہ فارم مع فیس ''اکاؤنٹ سیکشن، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی (فیصل مسجد) اسلام آباد'' کے پتہ پر ارسال کریں۔

نوٹ جو خواتین و حضرات اس سے قبل مطالعہ حدیث کورس کر چکے ہیں وہ درخواست نہ دیں کیونکہ یہ انہیں اسباق پر مشتمل کورس ہے۔

محمد احمد زبیری

انچارج شعبہ اسلامی مراسلات دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی پوسٹ بکس نمبر 1485 (فیصل مسجد) اسلام آباد

فون 9261751/317 فیکس 92-51-2261648 ویب سائٹ www.dawahacademy.org ای میل icc@dawahacademy.org

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموس رسالت اور فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیجئے

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

۱۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔
۲۔ اشاعت اسلام خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے
۳۔ مجلس کے پاکستان اور بیرون پاکستان ۲۷ دفاتر ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت تعلیمی و تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔
۴۔ مجلس کے تین مبلغین ضلع کی سطح پر تعینات ہر وقت تبلیغ دین اور تردید قادیانیت کے سلسلہ میں دورے پر رہتے ہیں۔
۵۔ رد قادیانیت پر اردو، عربی، انگریزی کتب رسائل اور لٹریچر چھاپ کر پوری دنیا میں فری تقسیم کیا جاتا ہے۔
۶۔ مجلس کے زیر اہتمام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی سے اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔
۷۔ ختم نبوت خط و کتابت کورس کے ذریعے امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا جاتا ہے۔
۸۔ مجلس کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں، رقوم دیتے وقت مد کی صراحت کر دیں تا کہ اسے شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے۔

تمام پروگرام حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحب دامت برکاتہم کی سرپرستی میں ترتیب دیئے جاتے ہیں۔

اسلام آباد G-6-1-3 2829186	گوجرانوالہ 4215663	لاہور جامع مسجد 5862404	ملتان حضوری باغ روڈ 4514122	سرگودھا 3710474	چناب نگر مسلم کالونی 6212611	جھنگ 7620730	ٹوبہ ٹیک سنگھ اقبال نگر 510711	چیچہ وطنی Mob:0300 7832358	خانیوال 51786
سیالکوٹ 0300-7442857	بہاولپور 2876295 0300-6851586	بہاولنگر 74682 0333-6305355	رحیم یار خان 70418 0320-4061000	کراچی 27780337	حیدرآباد 3869948	سکھر 5625463	مخدوم آوم 571613	کوئٹہ 2841995	Mob:0301 7819466

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان